کی حکومت کے لیڈروں اور اس کے مذہب کے مناظروں کا ایک وفد اس کے بیٹے شانجہ کے خلاف مدد مانگنے کے لئے ملا' جس نے نصاریٰ کی ایک پارٹی کے ساتھ اس کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور انہوں نے اسے حکومت کے معاملے میں مغلوب کر لیا تھا پس اس نے امیر المسلمین سے مدد مانگی اور اُسے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے پکارا اور اسے ان کے ہاتھوں سے اپنی حکومت واپس لینے کی امید دلائی' تو امیر المسلمین نے اس کے داعی کو جواب دیا کہ وہ ان کے افتراق کی وجہ سے ان پر حملہ کرے گا اور وہ کوچ کر کے قصر المجاز تک پہنچ گیا اور لوگوں میں طبل جہاد بجا دیا اور خضراء کی طرف چلا گیا اور ربیع الثانی ۶۸۱ھ میں وہاں اتر گیا اور اندلس کی سرحدوں کے پہرے داروں نے اس پر اتفاق کر لیا اور وہ چلتے چلتے صخرہ عباد تک پہنچ گیا اور وہاں اسے طاغیہ اسلام کے غلبے کے سامنے ذلیل ہو کر اور سلطان کی مدد کی آرزو رکھے ہوئے ملا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اسے مسلمانوں کے مال سے اخراجات کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا جس کے بدلہ میں اس نے اس کے اسلاف کے پاس جو تاج پڑا تھا بطور ضمانت طلب کیا جو ان کے گھروں میں اس دور کی اولاد کے لئے باعث فخر تھا اور وہ غازی بن کر اس کے ساتھ دار الحرب میں داخل ہوا یہاں تک کہ اس نے قرطبہ سے جنگ کی جہاں اس کا بیٹا شانجہ بن طاغیہ ایک پارٹی کے ساتھ اس کے خلاف بغاوت کئے ہوئے تھا پس اس نے کئی روز تک اس سے جنگ کی پھر وہاں سے چلا گیا اور اس کے نواح و جہات میں پھرتا رہا اور طلیطلہ کی طرف کوچ کر گیا اور اس کی جہات میں فساد کیا اور آبادی کو برباد کیا یہاں تک کہ وہ قلعہ مجریط تک پہنچ گیا جو سرحد کے کنارے پر ہے پس مسلمانوں کے ہاتھ بھر گئے اور جو غنائم وہ لائے تھے ان سے ان کی چھاؤنی تنگ ہو گئی اور وہ الجزیرہ کی طرف واپس آ گیا اور اسی سال کے شعبان میں وہاں اترا اور عمر بن محلی سلطان کی اطاعت کی طرف آ گیا' پس ابن الاحمر نے اس کا قصد کیا اور اس کے عہد کو توڑ دیا اور المنکب کو اس کے قبضے سے واپس لے لیا اور اس سال کے شروع میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس سے جنگ کی' پس سلطان نے اس کے جزیرہ پر اپنا بحری بیڑہ اس کی طرف بھیجا اور ابن الاحمر بھاگ گیا اور اس نے سلطان کی اطاعت اختیار کرنے میں اور شلوبانیہ کی بیعت پہنچانے میں جلدی کی اور اس کے رجوع کو قبول کیا اور اس کے بدلے میں اسے المنکب دیا یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جسے ہم بیان کریں گے۔

فصل

ابن الاحمر کے ساتھ مصالحت کرنے اور اس کی خاطر سلطان کے مالقہ سے دستبردار ہونے اور اس کے بعد از سر نو جنگ ہونے کے حالات

جب سلطان اور طاغیہ کی ہتھ جوڑی ہوگئی تو ابن الاحمر اس کے حملے سے ڈر گیا اور شانجہ سے دوستی کرنے کی طرف مائل ہوا جس نے اپنے باپ کے خلاف بغاوت کی ہوئی تھی اور اس کا اس کے ساتھ اتحاد ہو گیا اور اس نے اس سے پختہ معاہدہ کیا اور اندلس اس کے لئے فتنہ و جنگ سے بھڑک اٹھا مگر شانجہ نے ابن الاحمر کو کچھ فائدہ نہ دیا اور سلطان طاغیہ کی جنگ سے واپس آ گیا اور اس نے اپنے بیٹے پر غلبہ پا لیا پس اس نے مالقہ سے جنگ کرنے کا عزم کر لیا اور اس نے ۶۸۲ھ میں وہاں سے الجزیرہ پر حملہ کیا اور غربیہ کے تمام قلعوں پر قبضہ کر لیا پھر اس نے مالقہ کی طرف توجہ کی اور وہاں اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ کیا اور ابن الاحمر کا گھیراؤ تنگ ہو گیا اور مالقہ کے بارے میں اسے اپنی بدانجامی اور اس کے ساتھ ابن محلی کی بغاوت کا حال معلوم ہو گیا اور اس نے اس کے بھنور سے نکلنے پر غور و فکر کیا اور اُسے اس کام کے لئے سلطان کے ولی عہد بیٹے ابو یوسف کے سوا کوئی آدمی نظر نہ آیا تو اس نے اپنے مغرب کے مقام سے اس خلیج کو پاٹنے اور دشمن کے خلاف مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے مدد مانگتے ہوئے اس سے گفتگو کی تو اس نے اس کی بات کو قبول کیا اور اس نے اپنی کوشش میں اس اچھے کام کو غنیمت جانا اور ماہِ صفر میں گیا اور امیر المسلمین کو مالقہ میں اس کے پڑاؤ میں ملا اور اس سے مالقہ کے بارے میں ابن الاحمر سے صلح کرنے اور اس کی خاطر اس سے دست بردار ہونے کی خواہش کی تو اس نے اپنے بیٹے کی خواہش کو پورا کیا کیونکہ وہ اس میں اپنے دشمن سے جہاد کرنے اور اعلائے کلمۃ اللہ کرنے میں اللہ کی رضا کی اُمید رکھتا تھا اور صلح طے پا گئی اور ابن الاحمر کی آرزو دراز ہو گئی اور مسلمانوں کے عزائم بھی تازہ ہو گئے اور سلطان الجزیرہ کی طرف واپس آ گیا اور اس نے دارالحرب میں فوجیں بھیجیں تو انہوں نے دور تک جا کر خوب خونریزی کی۔

طلیطلہ سے جنگ: پھر اس نے از سر نو بنفس نفیس طلیطلہ سے جنگ شروع کی اور ماہ ربیع الثانی ۶۸۲ھ کو الجزیرہ سے جنگ کے لئے روانہ ہوا یہاں تک کہ قرطبہ پہنچ گیا اور حد سے بڑھ کر خونریزی کی اور غنائم حاصل کیں اور آبادی کو ویران کیا اور قلعوں کو فتح کیا۔

پھر البرت کی طرف کوچ کر گیا اور اپنی چھاؤنی کو ساسہ کے باہر پیچھے چھوڑ گیا اور صحرائی علاقے میں دو راتیں خوب تیزی سے چلتا رہا اور طلیطلہ کے نواح میں البرت پہنچ گیا اور اس نے میدانوں میں سواروں کو آزاد چھوڑ دیا یہاں تک کہ جو

کچھ ان میں تھا تلاش کرلیا اور وہ کثرتِ غنائم کے باعث لوگوں کے سست ہو جانے کی وجہ سے طلیطلہ نہ پہنچ سکا اور اس نے بے حد خونریزی کی اور کسی دوسرے راستے سے واپس آ گیا اور اس میں بھی خونریزی اور بربادی کی پھر ساسہ میں اپنی چھاؤنی میں واپس آ گیا اور تین دن اس کے آثار کو مٹاتا اور اس کے اشجار کو اکھیڑتا رہا اور الجزیرہ کی طرف واپس آ گیا اور ماہ رجب میں وہاں فروکش ہوا اور غنائم کو تقسیم کیا اور خمس سے حصہ دیا اور الجزیرہ پر اپنے پوتے عیسیٰ بن امیر ابو مالک کو امیر مقرر کیا اور وہ اپنی ولیت کے دو ماہ بعد المعری میں شہید ہو کر فوت ہو گیا اور سلطان نے اپنے بیٹے ابو زیان مندیل کے ساتھ ماہِ شعبان میں مغرب کی طرف گیا اور تین دن طنجہ میں آرام کیا اور جلدی سے فاس کی طرف گیا اور شعبان کے آخر میں وہاں اترا اور جب اس نے اپنے روزے اور قربانیاں ادا کر لیں تو مراکش کو ٹھیک ٹھاک کرنے اور اس کے احوال کو معلوم کرنے کے لئے کوچ کر گیا اور خود سلا اور ازدرد کی نگرانی کرنے لگا اور رباط الفتح میں دو ماہ تک قیام کیا اور ۶۸۳ھ کے آغاز میں مراکش اترا۔

طاغیہ کی وفات: اور اُسے طاغیہ ابن اوفونش کی وفات اور نصاریٰ کے اس کے باغی بیٹے شانجہ پر متفق ہو جانے کی اطلاع ملی۔ پس اس نے جہاد کے لئے اپنے عزم کو حرکت دی اور اپنے ولی عہد امیر ابو یعقوب کو فوج کے ساتھ بلادِ سوس کی طرف عربوں کے ساتھ جنگ کرنے اور ان کی زیادتیوں کو روکنے اور حکومت کے باغی خوارج کے آثار مٹانے کے لئے بھیجا' پس وہ اس کے آگے بھاگ اٹھے اور اس نے بلادِ سوس کی آخری آبادی الساقیۃ الحمراء تک ان کا تعاقب کیا تو ان جنگلات میں بہت سے عرب بھوک اور پیاس سے مر گئے اور جب اسے امیر المومنین کی علالت کی خبر ملی تو واپس آ گیا اور اونٹوں کے رکھ رکھاؤ کا ماہر بن کر مراکش پہنچ گیا اور اس نے جنگ اور جہاد کا عزم کیا اور اللہ کا شکر ادا کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان ابو یوسف کے چوتھی بار اندلس جانے اور شریش کے محاصرہ کرنے اور اس دوران میں ہونے والے غزوات کے حالات

جب امیر المسلمین نے اندلس جانے کا عزم کیا اور اپنی فوجوں اور مددگاروں سے ملا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور قبائل مغرب میں عام لام بندی کا پیغام بھیج دیا اور جمادی الآخرۃ ۶۸۳ھ میں مراکش سے اٹھ کھڑا ہوا اور نصف شعبان کو رباط الفتح میں اترا جہاں اس نے اپنے روزے اور قربانیاں ادا کیں پھر قصر معمورہ کی طرف کوچ کر گیا اور تنخواہ دار اور رضا کار فوجوں کو اس سال کے آخر میں بھیجنا شروع کیا اور اس کے بعد ماہ صفر ۶۸۴ھ میں بنفس نفیس سمندر کو پار کر کے اس کے باہر اتر پڑا پھر الخضراء سے چلا اور تین دن آرام کیا پھر جنگ کرتے ہوئے نکلا یہاں تک کہ وادی لک تک پہنچ گیا اور سواروں کو دشمن

کے بلاد اور میدانوں میں آگ لگاتے اور تباہی کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ پس جب اس نے بلادِ نصرانیہ کو ویران اور ان کے علاقے کو تباہ کر دیا' تو شہر شریس کا قصد کیا اور اس کے میدان میں اترا اور وہاں پڑاؤ کیا اور اس کے تمام نواح میں غارت گر دستے بھیجے اور سرحدوں میں جو میگزین تھے وہ اس کے پاس لائے گئے اور اس کا پوتا عمر بن ابو مالک اہل مغرب کی بہت بڑی سوار اور پیدل فوج کے ساتھ اسے ملا اور پانچ سو سے زیادہ تیر انداز غازی جو سبتہ میں الغرفی کے حصے میں تھے وہ بھی اسے آ ملے اور اس نے اپنے ولی عہد امیر ابو یعقوب کو اندلس کے کنارے کے بقیہ لوگوں کو بھی جنگ کے لئے جمع کرنے اور جھنڈا عطا کرنے کا اشارہ کیا۔

اشبیلیہ سے جنگ: اور اسے اسی سال کے آخر صفر میں اشبیلیہ سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے غنیمت حاصل کی اور واپسی پر قرمونہ سے گزرے اور اسے لوٹ لیا اور خوب قتلام کیا اور قیدی بنائے اور واپس آ گئے اور ان کے ہاتھ غنائم سے بھرے ہوئے تھے اور اس نے اپنے وزیر محمد بن عطو اور محمد بن عمران بن عبلہ کو جاسوس بنا کر بھیجا اور وہ القناطر کے قلعہ اور اس کے باغات میں آئے اور انہیں محافظوں کی کمزوری اور سرحدوں کی ابتری کا حال معلوم کر لیا تو اس نے ۳ ربیع الاوّل کو اپنے پوتے عمر بن عبدالواحد کو اپنے ہی سواروں پر دوسری بار سالار مقرر کیا اور اسے جھنڈا عطا کیا اور اسے وادی لک کے میدانوں میں بھیجا اور وہ حد سے زیادہ قتلام کرنے اور کھیتوں اور پھلوں کو اجاڑنے اور جلانے کے بعد اس قدر غنائم لے کر لوٹے جنہوں نے فوجوں کو پُر کر دیا اور انہوں نے اس کی آبادی کو تباہ کر دیا' پھر اس نے ۸ ربیع الاوّل کو ارکش کے قلعہ پر حملہ کرنے کے لئے ایک فوج بھیجی تو وہ وہاں اچانک آئے اور انہوں نے ان کے اموال لوٹ لئے پھر اس نے ۹ ربیع الاوّل کو اپنے بیٹے ابو معروف کو ایک ہزار سواروں پر سالار مقرر کیا اور اسے اشبیلیہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا پس وہ گئے یہاں تک کہ انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے محافظ اس کا مقابلہ کرنے سے رک گئے پس اس نے اس کی آبادی کو برباد کر دیا اور اس کے درختوں کو کاٹ دیا اور اس کی فوج کے ہاتھ اموال اور قیدیوں سے بھر گئے اور وہ سلطان کی چھاؤنی کی طرف تھیلے بھر کر واپس آ گیا پھر اس نے تیسری بار اپنے پوتے عمر کو نصف ربیع الاوّل میں قلعے سے جنگ کرنے کے لئے سالار مقرر کیا' جو اس کی چھاؤنی کے مغرب میں تھا اور اس نے پیادہ تیر انداز اور آلات سے کام لینے والے بھیجے اور معاہدہ کے پیادوں سے بھی اس کی مدد کی اور اس نے اسی سال اس سے جنگ کی اور بزور قوت اس کے باشندوں پر حملہ کر دیا اور جانبازوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا اور اُسے ذلیل کر دیا اور ۷ ربیع الاوّل کو سلطان نے اپنی چھاؤنی کے قریب قلعہ سقوط پر حملہ کر دیا اور اسے برباد کر کے آگ سے جلا دیا اور لوٹ لیا اور جانبازوں کو قتل کر دیا اور اس کے باشندوں کو قید کر لیا اور ۲۰ ربیع الاوّل کو اس کا ولی عہد امیر ابو یعقوب' اہل مغرب اور تمام قبائل کو جنگ کے لئے اکٹھا کر کے بے شمار فوجوں کے ساتھ پہنچ گیا اور امیر المسلمین ان کے خیر مقدم اور ملاقات کے لئے نکلے اور اس دن آنے والی فوج میں تیرہ ہزار مصامدہ اور آٹھ ہزار مغرب کے بربری جہاد کے لئے رضا کار تھے اور سلطان نے اُسے پانچ ہزار تنخواہ دار' دو ہزار رضا کار' تیرہ ہزار پیادہ اور دو ہزار تیر اندازوں پر سالار مقرر کیا اور اسے اشبیلیہ کے ساتھ جنگ کرنے اور اس کے نواح میں خوب خونریزی کرنے کے لئے بھیجا' پس اس نے اپنے دستوں کو تیار کیا اور سیدھا کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنے آگے غارت گر دستے بھیجے تو انہوں نے خوب خونریزی کی اور اس قیدی بنائے ... اور قتل کئے اور قلعوں پر حملہ کیا اور اموال کو لوٹا اور

اس نے اشبیلیہ کی زمین میں مشرق اور الغابہ پر حملہ کیا اور اس کی بستیوں کو تباہ و برباد کر دیا اور اس کے قلعوں میں گھس گیا اور امیر المسلمین کے پڑاؤ کی طرف واپس لوٹ آیا اور اس نے اس کی آمد کے دوسرے دن سالار مقرر کیا اور ایک دوسری فوج سے اسے قرمونہ اور وادی الکبیر جنگ کے لئے روانہ کیا۔

قرمونہ پر غارت گری: پس اس نے قرمونہ پر غارت گری کی اور اس کے محافظوں نے مدافعت کی خواہش کی اور انہوں نے اس کے مقابلہ میں نکل کر ڈٹ کر جنگ کی تو وہ منتشر ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے انہیں شہر میں روک دیا پھر انہوں نے برج کا گھیراؤ کر لیا جو شہر کے قریب ہی تھا پس انہوں نے دن کی ایک گھڑی اس سے جنگ کی اور اس میں بزور قوت گھس گئے اور وہ مسلسل منازل اور آبادی کو تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ اشبیلیہ کے میدان میں کھڑا ہو گیا اور حملہ کیا اور اس بُرج میں داخل ہو گیا جو مسلمانوں کی جاسوسی کر رہا تھا اور اسے آگ سے جلا دیا اور اس کی فوجوں کے ہاتھ بھر گئے اور وہ امیر المسلمین کے پڑاؤ کی طرف واپس آیا۔

جزیرہ کیوثر سے جنگ: اور ۱۳ ربیع الثانی کو اس نے امیر ابو یعقوب کو جزیرہ کیوثر سے جنگ کرنے پر سالار مقرر کیا پس اس نے اس کا قصد کیا اور اس سے جنگ کی اور بزور قوت اس میں داخل ہو گیا اور ۲ جمادی الاوّل کو اس نے طلحہ بن یحییٰ بن محلی کو امیر مقرر کیا اور وہ ۶۷۵ھ میں اپنے بھائی عمر سے مالقہ کے متعلق سازش کر کے حج کو چلا گیا تو اس نے اپنا فرض ادا کیا اور واپس آ گیا اور راستے میں تونس سے گزرا اور الداعی بن عمارہ نے جوان دنوں وہاں تھا اس پر تہمت لگائی تو اس نے ۶۸۲ھ میں اسے قید کر لیا پھر اُسے چھوڑ دیا اور مغرب میں اپنی قوم کے پاس آ گیا پھر وہ سلطان کی رکاب میں جنگ کرتے ہوئے اندلس گیا تو اس نے اسے اس جنگ میں دو سو سواروں پر سالار مقرر کیا اور اُسے اشبیلیہ کی طرف بھیجا تا کہ چھاؤنی کے لئے رتبہ ہو اور اس نے طاغیہ شانجہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے اس کے ساتھ یہودیوں اور معاہد نصاریٰ کے جاسوس بھیجے اور اس اثناء میں امیر المسلمین صبح و شام شریش سے جنگ کرتے رہے اور اس کے آثار کو تباہ و برباد کرتے رہے اور اس نے ہر رات اور دن کو دشمن کے علاقے میں فوجیں بھیجیں پس وہ کسی دن لشکر کے تیار کرنے اور اسے جنگ کے بھیجنے یا جھنڈا باندھنے یا سریہ بھیجنے سے فارغ نہ رہتا۔ یہاں تک کہ اس نے تمام بلاد نصرانیہ کی آبادی کو برباد کر دیا اور اشبیلیہ لیلہ قرمونہ استجہ جبال مشرق اور الغرنیترہ کے تمام علاقے کو تباہ کر دیا اور ان غزوات میں جشم عباد العاصمی اور کردوں کے امیر خضر الغزی نے بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا اور ان غزوات میں ان کی بڑی شہرت ہوئی اور اسی طرح سبتہ کے غازیوں اور باقی مجاہدین اور جشم کے عربوں نے بھی بڑی شجاعت دکھائی پس جب اس نے انہیں اچھی طرح تباہ و برباد کر دیا اور لوٹ مار کر کے ان کے اموال لے گیا اور موسم سرما نے تنگی پیدا کر دی اور فوج کی خوراک رک گئی تو اس نے واپسی کا عزم کر لیا اور رجب کے آخر میں شریش سے چلا گیا اور غازیوں کی فوج میں سے غرناطہ کی فوج اسے ملی اور ان کا سالار یعلی بن ابی عباد بن عبدالحق وادی بردہ میں تھا پس اس نے انہیں خوش آمدید کہا اور وہ اپنے گھروں کی طرف پلٹ گئے اور اُسے اطلاع ملی کہ دشمن نے اپنے بحری بیڑوں کو زقاق کے گھیرنے اور الفراض سے ورے حائل ہونے کا اشارہ کیا ہے پس امیر المسلمین نے اپنے تمام ساحلوں سبتہ طنجہ المنکب جزیرہ طیف بلاد الریف اور رباط الفتح کو اطلاع دے کر اپنے بحری بیڑے منگوائے تو وہاں سے پوری تیاری کے ساتھ چھتیس بحری بیڑے آئے پس دشمن کے بحری بیڑے وہاں جانے سے رک گئے اور الٹے پاؤں واپس آ گئے اور ماہ

رمضان میں وہ الجزیرہ میں اترا اور طاغیہ شانجہ اور اس کے ہم مذہبوں کو یقین ہو گیا کہ ان کے بلاد اور زمین تباہ و برباد ہو چکی ہے اور ان پر واضح ہو گیا کہ وہ مدافعت اور حمایت کرنے سے عاجز ہیں تو جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ امیر المسلمین کی طرف اس کی زیادتیوں کی رکاوٹ کے لئے مصالحت کے لئے مائل ہوئے اور سلطان جس جگہ شریش میں جنگ کر رہا تھا' وہاں اس کے پاس عمر بن ابو یحییٰ' اس کی اطاعت اختیار کرتے ہوئے گیا تو اس نے اس کے ساتھ جو پہلے تلاعب کیا تھا اس کے بارے میں اُسے متہم کیا اور اس کے بھائی طلحہ کو حکم دیا تو اس نے اُسے ایک طرف کر دیا اور اُسے طریف لے آیا اور اُسے وہاں قید کر دیا گیا اور طلحہ المنکب کی طرف چلا گیا اور اس نے اپنے بھائی عمر کے اموال اور ذخائر کا صفایا کر دیا اور سلطان کے پاس چلا آیا اور سلطان نے موسیٰ کو المنکب کا امیر مقرر کیا اور پیادہ فوج سے اسے مدد دی پھر اس نے عمر کو قید کی چند راتوں کے بعد رہا کر دیا اور طلحہ اور عمر سلطان کی رکاب میں چلے اور سلطان کا پوتا منصور بن ابی مالک غرناطہ کی طرف آ گیا پھر وہاں سے المنکب چلا گیا اور موسیٰ بن یحییٰ بن محلی کے ساتھ قیام کیا پس سلطان نے اسے ٹھہرایا اور اس کے قیام کرنے کو پسند کیا۔

فصل

طاغیہ شانجہ کے آنے اور صلح کے طے ہونے اور اس کے زیر سایہ سلطان کے وفات پانے کے حالات

بلادِ نصرانیہ بلاد ابن اوفونش پر' ان کی بستیوں کی تباہی اور اموال کی لوٹ اور عورتوں کو قیدی بنانے اور جانبازوں کے تباہ کرنے اور پہاڑوں کے برباد کرنے اور آبادیوں سے کے اکھیڑنے کا جو عذاب امیر المسلمین کی جانب سے نازل ہوا' اس سے آنکھیں پھر گئیں اور دل گلوں میں اٹک گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ انہیں امیر المسلمین سے بچانے والا کوئی نہیں تو وہ اپنے طاغیہ شانجہ کے پاس نگاہیں جھکائے ہوئے جمع ہوئے ان پر ذلت چھائی ہوئی تھی اور خدائی فوجوں نے انہیں جو دردناک عذاب دیا تھا اس سے وہ تکلیف محسوس کر رہے تھے اور انہوں نے اسے امیر المسلمین سے صلح کرنے اور اس کے متعلق نصرانیہ کے بڑے بڑے لیڈروں کو اس کے پاس بھیجنے پر آمادہ کیا' وگرنہ ہمیشہ اس کی جانب سے انہیں آفت پہنچتی رہے گی اور ان کے گھر کے قریب نازل ہوتی رہے گی تو اس نے انہیں اپنے دین کی ذلت کی وجہ سے ان کی بات قبول کر لی اور اس نے اپنے جرنیلوں سرکشوں اور پادریوں کا ایک وفد بھیجا امیر المسلمین کے پاس صلح کرنے اور جنگ کے ہتھیار پھینکنے کی دعوت دیتا ہوا بھیجا تو امیر المسلمین نے ان پر فخر کرتے ہوئے انہیں واپس کر دیا پھر طاغیہ نے انہیں دوبارہ رغبت دلانے کے لئے واپس کیا کہ وہ اپنے دین اور قوم کی عزت کے لئے جو چاہے شرط عائد کر دے تو امیر المومنین نے ان کی حاجت پوری کر دی اور صلح

کی طرف مائل ہوا کیونکہ اسے ان کے خواص کے اس کے پاس آنے اور عزت اسلام کے آگے ان کے ذلیل ہونے کا یقین ہو گیا تھا اور اس نے ان کے مطالبہ کو قبول کیا اور اس نے ان پر شرط عائد کی جسے انہوں قبول کیا کہ وہ اپنی قوم اور غیر قوم کے تمام مسلمانوں سے صلح کریں گے اور اس کے پڑوسی ملوک کی دوستی اور دشمنی میں اس کی رضامندی چاہیں گے اور یہ کہ وہ اپنے ملک کے دارالحرب میں مسلمان تاجروں سے ٹیکس اٹھا دیں گے اور مسلمان بادشاہوں کو آپس میں لڑانے پر اکسانا اور ان میں فتنہ پیدا کرنا چھوڑ دیں گے اور اس نے ان شرائط کے طے کرنے اور اس معاہدہ کو پختہ کرنے کے لئے اپنے چچا عبدالحق بن الترجان کو بھیجا پس اس نے اچھی طرح بات پہنچا دی اور وفائے عہد کی تاکید کی۔

ابن الاحمر کے ایلچیوں کا طاغیہ کے پاس جانا: اور ابن الاحمر کے ایلچی طاغیہ کے پاس آئے اور وہ امیر المسلمین کی مدافعت کئے بغیر اس کے ساتھ صلح کرنے کے لئے اس کے پاس موجود تھا پس اس نے ابن الترجان کی موجودگی میں انہیں بلایا اور امیر المسلمین نے اس کی قوم اور اہل ملت کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا انہیں سنا دیا اور انہیں کہا تم میرے آباء کے غلام ہو اور تم میرے ساتھ صلح اور جنگ کے مقام پر نہیں اور یہ امیر المسلمین ہیں اور میں اس کے مقابلہ کی اور اس کو تم سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا' تو وہ واپس چلے گئے اور جب عبدالحق نے دیکھا کہ اس کے خواص سلطان کی رضا کے خواہاں ہیں تو اُسے معاہدہ اور الفت کو مستحکم کرنے کے لئے اس کے پاس جانے کا خیال آیا اور اس نے انجام کو ناراضگی دور کرنے' غصے کو ٹھنڈا کرنے اور الفت کو مضبوط کرنے والا پایا تو وہ اس کے وفاق کی طرف مائل ہوا اور اس نے اس سے پہلے اس کے ولی عہد امیر ابو یعقوب کو ملنے کو پوچھا تاکہ وہ اس پر مطمئن ہو جائے پس وہ اس کے پاس گیا اور شریش سے کچھ فراخ پر اس سے ملاقات کی اور دونوں نے وہاں مسلمانوں کے پڑاؤ میں رات گزاری پھر دونوں دوسرے دن امیر المسلمین کی ملاقات کو گئے اور اس نے طاغیہ اور اس کی قوم کے ملاقات کے لئے لوگوں کو اکٹھا ہونے اور شعار اسلام اور اس کی تیاری کے اظہار کا حکم دیا پس وہ اکٹھے ہوئے اور تیاری کی اور انہوں نے ملت کی قوت و شوکت اور محافظوں کی کثرت کا اظہار کیا۔

امیر المسلمین اور طاغیہ کی ملاقات: اور امیر المسلمین نے نہایت عزت اور تپاک سے اس سے ملاقات کی جیسے کہ وہ اس جیسے عظمہائے ملل سے ملتے تھے اور طاغیہ سے امیر المسلمین اور ان کے بیٹے کو اپنے ملک کے ظروف کے تحائف دیئے جن میں ایک وحشی نما جانوروں کا جوڑا تھا جس کا نام ہاتھی اور جنگلی گدھی تھا اور اس کے علاوہ بھی کچھ برتن تھے پس سلطان اور اس کے بیٹے نے انہیں قبول کیا اور انہوں نے بھی اس کے بالمقابل اسے دگنی چیزیں دیں اور معاہدہ صلح مکمل ہو گیا اور طاغیہ نے بقیہ شرائط بھی قبول کر لیں اور اسلامی قوت اس سے راضی ہو گئی اور وہ خوشی و مسرت سے بھرپور ہو کر اپنی قوم کی طرف لوٹا اور امیر المسلمین نے اس سے مطالبہ کیا کہ جب سے نصاریٰ نے اسلامی شہروں پر قبضہ کیا ہے اس وقت سے جو علمی کتابیں ان کے پاس ہیں وہ انہیں بھجوائے تو اس نے بہت سی اقسام کی کتب تیرہ بوجھوں میں سلطان کے پاس بھیجیں تو سلطان نے طلب علم کے لئے فاس میں جس مدرسہ کی بنیاد رکھی تھی انہیں اس کے لئے وقف کر دیا اور امیر المسلمین رمضان شروع ہونے سے دو رات قبل الجزیرہ واپس آ گئے اور اپنے روزے اور قربانیاں ادا کیں اور اپنی رات کا ایک حصہ اہل علم سے گفتگو کے لئے مقرر کیا اور شعراء نے امیر المسلمین کی مجلس میں سرداروں کی موجودگی میں عیدالفطر کے روز تیار کردہ اشعار سنائے اور اس میدان میں سب سے بازی لے جانے والا حکومت کا شاعر عزوز المکناسی تھا اس نے اس میں امیر المسلمین کے سفروں اور جنگوں کا

ترتیب کے ساتھ ذکر کیا تھا۔ پھر امیر المسلمین نے سرحدوں کے بارے میں غور وفکر کیا اور وہاں میگزین بنائے اور اپنے بیٹے امیر ابوزیان مندیل کو ان کا نگران مقرر کیا اور اسے مالقہ کے قریب رکوان میں اتارا اور اسے حکم دیا کہ وہ ابن الاحمر کے بلاد میں کوئی نیا واقعہ نہ کرے اور عباد بن عیاض العاصمی کو ایک دوسرے میگزین پر نگران مقرر کیا اور اسے البونہ میں اتارا اور اپنے بیٹے امیر ابو یعقوب کو مغرب کے احوال کی تفتیش کرنے اور اس کے امور کو سنبھالنے کے لئے بھیجا تو وہ سبتہ کے لیڈر قائد محمد بن القاسم کے بحری بیڑے میں گیا اور اس نے اشارہ کیا کہ وہ اس کے باپ ابوالملوک عبدالحق کی قبر تعمیر کرے اور تافرطینت میں ادریس نے اس سے ملاقات کی جس نے وہاں پڑاؤ کی حدبندی کی اور ان کی قبروں پر سنگ مرمر کی کوہانیں بنائیں اور ان پر تحریر کھدوائی اور تلاوت قرآن کے لئے قاریوں کو ان پر مقرر کیا اور اس کام کے لئے جاگیریں اور زمینیں وقف کیں اور اس دوران میں اس کا وزیر یحییٰ بن ابی مندیل العسکری نصف رمضان کو فوت ہو گیا پھر اس کے بعد ذوالحجہ میں امیر المسلمین بیمار ہو گئے اور ان کی تکلیف بڑھ گئی اور آخر محرم ۶۸۵ھ میں فوت ہو گئے۔

فصل

سلطان کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات اور اس کی حکومت کے آغاز میں خوارج کے حالات

جب امیر المسلمین ابو یوسف الجزیرہ میں بیمار ہو گئے تو ان کی بیویوں نے ان کا علاج کیا اور ان کے ولی عہد امیر ابو یعقوب کو مغرب میں اپنی جگہ پر اس کی اطلاع ملی تو وہ جلدی سے چلا اور امیر المسلمین نے اس کی آمد سے قبل وصیت کی اور اس کے باپ کے وزراء اور اس کی قوم کے عظماء نے لوگوں سے اس کی بیعت لی اور وہ سمندر پار کر کے ان کے پاس گیا تو انہوں نے ماہ صفر ۶۸۵ھ میں از سر نو اس کی بیعت کی اور انہوں نے تمام لوگوں سے یہ بیعت لی اور اس دن خالص سلطان کی حکومت ہو گئی تو اس نے اموال کو تقسیم کیا اور عطیات دیئے اور قیدیوں کو رہا کیا اور لوگوں سے خطرانہ لینا چھوڑ دیا اور اس بارے میں انہیں ان کی نظامت کے سپرد کیا اور گورنروں کے ہاتھوں کو رعایا پر ظلم و جور کرنے سے روکا اور ٹیکس اٹھا دیا اور مالی یافت کی عادت مٹا دی اور اپنی توجہ راستوں کی درستی کی طرف پھیر دی اور اس نے اپنی حکومت میں سب سے پہلی بات یہ کی کہ اس نے ابن الاحمر کو پیغام بھیجا اور اس کی ملاقات کے لئے جگہ مقرر کی پس وہ جلدی سے اس کے پاس آیا اور یکم ربیع الاوّل کو اسے مربالہ سے باہر ملا اور یہ اسے نہایت تپاک اور عزت سے ملا اور اس کے لئے الجزیرہ اور طریف کے سوا ان تمام اندلسی سرحدوں سے جو اس کی حکومت میں تھیں دستبردار ہو گیا اور دونوں اپنی جگہ سے تعلق اور دوستی کے شاندار حالات میں جدا

ہوئے اور سلطان الجزیرہ کی طرف واپس آ گیا تو وہاں اسے طاغیہ شانجہ کا وفد اس معاہدہ صلح کو کی تجدید کرتے ہوئے ملا جو امیر المسلمین نے اس سے طے کیا تھا تو اس نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور جب اندلس کا معاملہ درست ہو گیا اور اس پر نظر کرتے ہوئے گزرا تو اس نے اپنے بھائی عطیۃ العباس کو مغربی سرحدوں کا امیر مقرر کیا اور علی بن یوسف کو اس کے میگزینوں کا افسر مقرر کیا اور اسے اپنی تین ہزار فوج سے مدد دی اور وہ مغرب جا کر ۷ ربیع الثانی کو قصر معمودہ میں اترا پھر فاس کی طرف چلا گیا اور ۱۲ جمادی الاوّل کو وہاں اترا۔

محمد بن ادریس کی بغاوت: اور جونہی وہ اپنے دارالخلافے میں ٹھہرا تو محمد بن ادریس نے اپنے بھائیوں اور بیٹوں اور رشتہ داروں سمیت اس کے خلاف بغاوت کر دی اور جبل درعہ میں چلا گیا اور اپنی دعوت دینا شروع کر دی اور سلطان نے اس کے بھائی ابوالمعروف کو اس کے پاس بھیجا تو اسے بھی ان کے پاس جانے کا شوق ہوا اور وہ ان کے پاس چلا گیا' پس سلطان نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان سے جنگ کی اور بار باران کی طرف فوجیں روانہ کیں اور اس کے بھائی سے دستبرداری کے بارے میں نرمی کی تو وہ مخالفت سے باز آ گیا اور اس نے دوبارہ اچھی طرح اطاعت اختیار کر لی اور ادریس کے لڑکے تلمسان کی طرف بھاگ گئے اور انہیں راستے ہی میں پکڑ لیا گیا اور سلطان نے اس کے بھائی ابوزیان کو تازی کی طرف بھیجا اور اسے اشارہ کیا کہ وہ انہیں رجب ۶۸۵ھ میں تازی سے باہر قتل کر دے اور اس موقع پر شریف الاصل لوگ سلطان کی جلد بازی سے خوف زدہ ہو گئے اور ابوالعلاء ادریس بن عبدالحق اور یحییٰ بن عبدالحق اور عثمان ابن بزدل کے لڑکے غرناطہ چلے گئے اور ابو یحییٰ کے لڑکے سلطان کے عہد اور امان کے گزرنے کے بعد سلطان کی طرف واپس آ گئے اور اس کا بھائی محمد بن یعقوب بن عبدالحق اسی سال کے شعبان میں فوت ہو گیا اور اس کے بھائی ابو مالک کا بیٹا عمر طنجہ میں فوت ہو گیا۔

عمر بن عثمان کی بغاوت: پھر عمر بن عثمان بن یوسف العسکری نے قلعہ قندلاوہ میں سلطان کے خلاف بغاوت کر دی اور اطاعت کو خیر باد کہہ دیا اور اعلانِ جنگ کر دیا اور سلطان نے بنی عسکر اور ان کے قرب و جوار میں رہنے والے قبائل کو اشارہ کیا تو انہوں نے اس کے لئے اکٹھ کیا اور اس سے جنگ کی پھر وہ اپنے سواروں اور فوجوں کے ساتھ اس کے ساتھ جنگ کرنے کو گیا اور سدورہ میں اترا اور عمر کو اس سے اپنی جان کا خوف پیدا ہو گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو اس نے امان طلب کی تو سلطان نے تلمسان چلے جانے کی شرط پر اسے امان دے دی' پس اس نے قوم کے افضل لوگوں میں سے ایک آدمی کو اس کے ساتھ امان کی پختگی کے واسطے بھیجا تو سلطان نے اس سے اپنا عہد پورا کیا اور وہ اپنے اہل اور بچوں کے ساتھ تلمسان چلا گیا پھر اسی سال کے رمضان میں سلطان نے مراکش کی طرف اس کی اطراف کو درست کرنے کے لئے کوچ کیا اور شوال میں وہاں اترا اور اس کے مصالح میں غور و فکر کیا اور اس دوران میں طلحہ بن محلی بطوی' معقل کے بنی حسان کے پاس آیا اور سلطان کے خلاف بغاوت کر دی اور اپنی دعوت دینا شروع کر دی اور سلطان نے اپنے بھائی ابو مالک کے بیٹے منصور کو فوجوں کا سالار مقرر کیا اور اسے سوس کا والی بنانے کی وصیت کی اور اسے خوارج کے اتارنے اور فساد کے آثار مٹانے کے لئے بھیجا اور اسے اپنے بھائی عمر کے مقام سے شبہ پیدا ہو گیا تو اس نے اُسے غرناطہ کی طرف جلاوطن کر دیا اور جس روز وہ وہاں پہنچا ابوالعلاء کے لڑکوں نے اسے قتل کر دیا اور امیر منصور' فوجوں کے ساتھ گیا اور معقل کے عربوں سے جنگ کی اور انہیں خوب قتل کیا اور ۱۳ جمادی الاوّل ۶۸۶ھ کو ایک جنگ میں طلحہ بن محلی قتل ہو گیا اور اس کے سر کو سلطان کے دارالخلافہ میں بھجوایا

گیا تو اس نے اسے تازی میں لٹکا دیا پھر وہ رمضان میں معقل سے جنگ کرنے کے لئے صحرائے درعہ میں گیا کیونکہ انہوں نے آبادی کو نقصان پہنچایا تھا اور راستوں کو برباد کر دیا تھا اور وہ بارہ ہزار سواروں کے ساتھ ان کی طرف گیا اور جبل درن کو آڑ بنا کر بلاد ہسکورہ سے گزرا اور انہیں صحرا میں چراگاہیں تلاش کرتے ہوئے پکڑ لیا پس اس نے ان میں خوب خونریزی کی اور قیدی بنائے اور ان کے بے شمار سروں کو مراکش' سجلماسہ اور فاس کی برجیوں پر لٹکا دیا اور شوال کے آخر میں جنگ سے مراکش واپس آ گیا اور اس کے قدیم عامل محمد بن علی بن محلی کو' جو موحدین کے غلبے سے وہاں مقرر تھا برطرف کر دیا' کیونکہ جب اولادعلی کا سردار طلحہ ان کے پاس آیا تھا تو اُسے اولادعلی کے متعلق شک پیدا ہو گیا تھا' پس وہ ماہِ محرم ۶۷۰ھ میں برطرف ہو گیا اور اس کے بعد ماہ صفر میں اس کے قید خانے میں فوت ہو گیا اور المزوار قاسم بن عتو نے اس کی خواہش کی اور سلطان نے مراکش اور اس کے مضافات پر محمد بن عطوالجاناتی کو امیر مقرر کیا جو ان کی حکومت کے پروردہ معاہد مددگاروں میں سے تھا اور اس کے ساتھ اپنے بیٹے ابو عامر کو بھی چھوڑا اور فاس کے دارالخلافے کی طرف کوچ کر گیا اور نصف ربیع الاوّل میں وہاں اترا اور وہیں اس کی بیوی بنتِ موسیٰ بن رحو بن عبداللہ بن عبدالحق غرناطہ سے ابن الاحمر کے اربابِ حکومت اور وزراء کے ایک وفد میں آ کر ملی پس اس نے وہاں اس سے شادی کی اور اس نے اس سے قبل اس کے باپ کو اس کے رشتہ کا پیغام بھیجا تھا اور اس کے ساتھ ابن الاحمر کے ایلچی اس سے وادی آش سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کرتے ہوئے آئے تو اس نے ان کی حاجت کو پورا کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

وادی آش کے سلطان کی اطاعت میں داخل ہونے اور پھر اس کے ابن الاحمر کی اطاعت میں واپس جانے کے حالات

ابوالحسن بن اشقیلولہ' سلطان ابن الاحمر کی حکومت کا مددگار اور اس کے کاموں کا معین تھا اور اُسے اس وجہ سے حکومت میں بڑا مقام حاصل تھا اور جب وہ فوت ہوا تو اس نے دو بچے ابومحمد عبداللہ اور ابواسحاق ابراہیم اپنے پیچھے چھوڑے تو ابن الاحمر نے ابومحمد کو مالقہ پر اور ابواسحاق کو قمارش اور وادی آش پر امیر مقرر کیا اور جب سلطان ابن الاحمر فوت ہو گیا تو ان دونوں اور اس کے درمیان ناراضگی اور حسد پیدا ہو گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے یہ بات فتنہ تک پہنچ گئی۔

اور ابومحمد' سلطان ابو یوسف کی اطاعت میں شامل ہو گیا پھر وہ فوت ہو گیا اور ابن الاحمر نے قلعہ قمارش پر قبضہ کر لیا اور رئیس ابواسحاق نے اپنے بیٹے ابوالحسن کو وادی آش اور اس کے قلعوں پر امیر مقرر کیا اور اس کے اور ابن الاحمر کے درمیان

مسلسل جنگ جاری رہی اور ابوالحسن نے طاغیہ کی مدد کی اور اس کے بھائی ابومحمد اور ابن الدلیل نے اس کے ساتھ غرناطہ پر حملہ کیا اور ان دونوں اور ابن الاحمر کے درمیان طویل جنگ ہوئی' پھر مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان مصالحت ہوگئی اور ابو محمد بن اشقیلولہ کو ابن الاحمر کی زیادتی سے اپنی جان کا خوف پیدا ہوگیا تو وہ حاکم مغرب کی اطاعت میں چلا گیا اور ۶۸۶ھ میں وادی آش میں اس کی دعوت کو قائم کیا پس ابن الاحمر اس سے متعرض نہ ہوا یہاں تک کہ اس کے اور سلطان ابویعقوب کے بیٹے کے درمیان تعلق پیدا ہوگیا اور اس قرابت کا معاملہ اس کے ہاتھ میں تھا' اس نے اپنے ایلچیوں کو سلطان کی طرف بھیجا کہ وہ اس سے وادی آش سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کریں تو وہ اس کے لئے اس سے دستبردار ہوگیا اور اس نے ابوالحسن بن اشقیلولہ کے پاس بھی اسی کام کے لئے ایلچی بھیجا تو اس نے اُسے چھوڑ دیا اور ۶۸۷ھ میں اس کی طرف کوچ کر گیا اور سلا میں اس سے ملاقات کی تو اس نے اُسے کمائی کے ذریعے کے طور پر قصر کبیر اور اس کے مضافات دیے پھر وہ ان کی حکومت کے آخر تک آباد رہے اور ابن الاحمر نے وادی آش اور اس کے قلعوں پر غلبہ پالیا اور اندلس میں اس کے قرابت داروں میں سے کوئی اس سے جھگڑا کرنے والا باقی نہ رہا۔

فصل

امیر ابوعامر کے بغاوت کرنے اور مراکش کی طرف جانے اور پھر اطاعت کی طرف واپس آنے کے حالات

جب سلطان فاس میں اترا اور وہاں قیام کیا تو اس کے بیٹے ابوعامر نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور مراکش چلا گیا اور آخر شوال ۶۸۷ھ میں اپنی دعوت دینا شروع کر دی اور اس کے عامل محمد بن عطوا نے مخالفت میں اس کی مدد کی اور سلطان اس کے پیچھے مراکش کی طرف گیا تو وہ اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اور انہیں شکست ہوئی اور سلطان نے مراکش میں کئی روز تک ان کا محاصرہ کئے رکھا پھر ابوعامر بیت المال کی طرف گیا اور جو کچھ اس میں تھا اس کا صفایا کر دیا اور المشرف بن ابی البرکات کو قتل کر دیا اور جبال مصامدہ میں چلا گیا اور سلطان عرفہ کے روز' شہر کی طرف چلا گیا اور معاف کیا اور ٹھہرا اور امیر ابو مالک کے بیٹے منصور نے سوس سے حاجہ پر حملہ کیا اور اس کی اطراف پر قبضہ کر لیا پھر اس نے اس کی طرف مراکش سے فوج بھیجی تو انہوں نے برابرہ سوس کے مرکز پر حملہ کر دیا اور ان کے چالیس سے زیادہ سردار قتل ہوگئے اور ان مقتولین میں ان کا شیخ حیون بن ابراہیم بھی تھا۔ پھر اس کے بیٹے ابوعامر کا اپنے باپ کی ناراضگی اور اس کی مخالفت سے دل تنگ ہوگیا تو وہ ۶۸۷ھ کے آغاز میں اپنے وزیر ابن عطوا کے ساتھ تلمسان چلا گیا پس عثمان بن یغمراسن نے انہیں پناہ دی اور ان کے لئے مکان تیار

کیا اور وہ کئی روز تک اس کے ہاں ٹھہرے رہے پھر سلطان کو اپنے بیٹے پر اسی طرح رحم آ گیا جیسے بیٹے کو اس پر رحم آ گیا تھا تو وہ اس سے راضی ہو گیا اور اُسے اس کی جگہ پر واپس کر دیا اور عثمان بن یغمراسن نے مطالبہ کیا کہ وہ ابن عطوا کو اس کے سپرد کر دے جو اس کے بیٹے کے ساتھ نفاق پیدا کرنے والا ہے تو اس نے اپنی پناہ کے ضائع کرنے اور اپنے عہد کے توڑنے سے انکار کیا اور ایلچی نے اس سے سخت کلامی کی تو اس نے اس پر حملہ کیا اور اسے قید کر دیا تو سلطان کے دل میں پوشیدہ اور قدیم کینے اور متوارث خیالات جوش مارنے لگے اور اس نے تلمسان سے جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

فصل

عثمان بن یغمراسن کے ساتھ از سرِ نو فتنہ کے پیدا ہونے اور سلطان کے شہر تلمسان کے ساتھ جنگ اور مقابلہ کرنے کے حالات

ان دونوں قبیلوں کے درمیان جب سے انہوں نے صحرا میں حمراء ملویہ سے لے کر صافیلیک تک جولانگاہیں بنائی تھیں، قدیم فتنہ پایا جاتا ہے اور جب یہ تلول چلے آئے اور مغرب اوسط اور اقصیٰ کے مضافات پر قابض ہو گئے تو بھی ان میں مسلسل جنگیں ہوتی رہیں اور موحدین کی حکومت اپنے اختلال والتیام کے وقت ان کے درمیان جنگ بھڑکا کر ان سے مدد طلب کرتی رہی جس کی وجہ سے ان کے احوال فریب کھاتے رہے اور ان کی جنگیں مسلسل ہوتی رہیں اور یغمراسن بن زیان اور ابو یحییٰ بن عبدالحق کے درمیان وہاں ایسی جنگیں ہوئیں جن میں سے ہم نے بعض کا حال بیان کیا ہے اور ان میں سے بعض جنگوں میں موحدین نے یغمراسن پر فتح پائی اور ابو یحییٰ بن عبدالحق کو اپنے قبیلے کی کثرت کی وجہ سے اکثر غلبہ حاصل رہا' ہاں یغمراسن اپنی بقیہ جنگوں میں اس کی مقاومت کے درپے رہا اور جب بنی عبدالمومن کا نشان مٹ گیا اور یعقوب بن عبدالحق ان کی حکومت پر مسلط ہو گیا اور ان کی فوجیں اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئیں اور وہ دگنی ہو گئی تو اس کی حکومت نے یغمراسن کی حکومت پر افسوس کیا اور تلاغ میں اس پر حملہ کر دیا جہاں مشہور جنگ ہوئی پھر اس نے دوسری اور تیسری بار اس پر حملہ کیا اور جب یعقوب بن عبدالحق کے قدم اس کی حکومت میں استوار ہو گئے اور اس نے مغرب اور اس کے بقیہ شہروں کو مکمل طور پر فتح کر لیا اور اس نے یغمراسن کو اس کی مقامت کی طرف بڑھنے سے روک دیا اور اس کی فوج کو شکست دے کر اور اس کے گھر میں مقابلہ کر کے اور بنی توجین اور مغراوہ میں سے جو اس کے ہمسر زناتہ تھے اور ان کی مدد کر کے اس کے قویٰ کو کمزور کر دیا پس اس کے بعد وہ جہاد کی طرف لوٹ گیا اور جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اُسے ان کاموں کی نسبت اس میں دلچسپی تھی اور جب وہ واپس آیا تو اندلس میں سلطان یعقوب بن عبدالحق کو جو مقام حاصل تھا اس سے ابن الاحمر کو شک پیدا ہوا

اور اسے اپنی حکومت کے بارے میں اس سے خوف پیدا ہو گیا اور اس نے اسے اپنے کنارے کی طرف آنے سے روکنے کے لئے طاغیہ کی مدد کی پھر انہیں خدشہ ہوا کہ وہ اس کی مدافعت پر ٹھہر نہ سکیں گے تو انہوں نے اُسے روکنے کے لئے یغمر اسن سے خط و کتابت کی اور اس نے انہیں اس کا جواب دیا اور اس کے لئے اپنے عزائم کو کھلم کھلا بیان کیا اور پھر وہ اس کے خلاف متحد ہو گئے پھر ابن الاحمر اور طاغیہ کے درمیان حالات خراب ہو گئے اور اسے یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ دوستی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا' پس اس نے اس کے بیٹے یوسف بن یعقوب کے واسطہ سے دوستی کی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور انہوں نے اسے ان کی مدد کے بارے میں یغمر اسن کی پوشیدگی کی اطلاع دی تو اس نے ۶۷۹ھ میں اس سے جنگ کی اور خرزونہ میں اُسے شکست دی اور اس نے تلمسان میں اس سے جنگ کی اور اس کے میدان میں اپنے دشمن کو جوبنی توجین میں سے تھا خوب لتاڑا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پھر وہ اپنے جہاد کے کام کی طرف واپس آ گیا۔

یغمر اسن بن زیان کی وفات: اور ۶۸۱ھ میں واپسی پر یغمر اسن بن زیان فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے عثمان کو ولی عہد مقرر کیا' ان کا خیال تھا کہ وہ بنی مرین سے جنگ کرنے اور ان پر غالب آنے کا خیال نہیں کرے گا اور نہ ہی صحرا میں ان کے مقابلہ کو نکلے گا اور جب وہ اس کی طرف آئیں گے تو یہ ان کے مقابلہ میں دیواروں کی پناہ لے گا' ان کا خیال تھا کہ وہ مراکش پر بنو مرین کے غالب آ جانے اور موحدین کے سلطان کے ان کے سلطان کے ساتھ مل جانے سے ان کی قوت بڑھ جائے گی اور ان کے خیال میں اس نے اپنی وصیت میں اسے کہا کہ یہ بات تجھے دھوکہ نہ دے کہ میں نے اس کے بعد ان کی طرف رجوع کرنا اور ان کے مقابلہ کو چھوڑنا پسند نہیں کیا اور لوگ اس بات کو جانتے ہیں مگر تجھے ان کے مقابلے سے پیچھے ہٹنے میں کوئی نقصان نہیں کیونکہ اس بارے میں تجھے کوئی معین مقام حاصل نہیں اور نہ کوئی پرانی عادت ہے اور اپنے پیچھے افریقہ پر غالب آنے کے لئے پوری جدوجہد کر اور اگر تو نے یہ کام کر لیا تو یہی مقابلہ اور یہی وصیت ہے' ان کا خیال ہے کہ اس کے بعد اسی بات نے عثمان اور اس کے بیٹوں کو افریقہ کی حکومت کو طلب کرنے اور بجایہ سے جنگ کرنے اور موحدین کے ساتھ لڑنے کے لئے آمادہ کیا تھا اور جب یغمر اسن فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا بنی مرین سے مصالحت کرنے گیا تو اس نے اپنے بھائی محمد کو سلطان یعقوب بن عبدالحق کے پاس بھیجا اور وہ سمندر پار کر کے اس کے پاس اندلس گیا اور اس چوتھی آمد پر ۶۸۴ھ میں اُسے ارکش میں ملا' تو اس نے اس سے مصالحت کا معاہدہ طے کیا اور اسے خوشی خوشی اپنے بھائی اور اس کی قوم کی طرف لوٹا دیا۔

یعقوب بن عبدالحق کی وفات: اور اس کے بعد ۶۸۵ھ میں یعقوب بن عبدالحق فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے یوسف بن یعقوب نے امارت سنبھالی اور ہر جہت سے خوارج نے اس پر حملہ کر دیا تو اس نے ان کے لئے تیاری کی اور ان کا قلع قمع کیا' پھر آخر میں اس کے بیٹے نے سلطان کے وزیر محمد بن عطوا کی مدد سے اس کے خلاف بغاوت کر دی جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے پھر وہ اپنے باپ کی اطاعت میں لوٹ آیا اور وہ اس سے راضی ہو گیا اور اسے اپنے دارالخلافے میں دوبارہ وہی مقام دے دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عثمان بن یغمر اسن نے ابن عطوا کا مطالبہ کیا جس نے اس کے بیٹے کے ساتھ اس کے خلاف بغاوت کی تھی تو عثمان نے اس کے سپرد کرنے سے انکار کیا اور سلطان کو غصہ آ گیا اور اس نے ان سے جنگ کرنے کا عزم کر لیا اور صفر ۶۸۷ھ کو مراکش سے کوچ کر گیا اور وہاں اپنے بیٹے امیر ابو عبدالرحمٰن کو حاکم مقرر کیا پھر اسی سال کے ربیع الاوّل میں فاس سے اپنی فوجوں اور تمام اہل مغرب کے ساتھ اس سے جنگ کرنے کو گیا اور تلمسان میں اترا' جہاں عثمان اور

اس کی قوم قلعہ بند ہو گئے اور انہوں نے اس کی دیواروں میں اس سے پناہ لی تو اس نے اس کے نواح میں آبادیوں اور کھیتوں کو جا کر برباد کر دیا پھر ذراع الصابون کے میدان میں اترا پھر تامہ گیا اور چالیس روز تک اس کا محاصرہ کیا اور اس کے درختوں اور سبزوں کو برباد کیا اور جب وہ فتح نہ ہو سکا تو وہاں سے چلا گیا اور مغرب لوٹ آیا اور بلاد بنی یرناتن میں عین الفصا پر عید الفطر کی عبادت کی اور عید الاضحیٰ کی قربانی تازی میں دی اور وہاں ٹھہرا رہا اور وہیں سے وہ طاغیہ کی بغاوت کے وقت جنگ کے لئے گیا۔

فصل

طاغیہ کے بغاوت کرنے اور سلطان کے اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے جانے کے حالات

جب سلطان تلمسان سے جنگ کر کے واپس لوٹا تو اسے اطلاع ملی کہ طاغیہ شانجہ نے بغاوت کر دی ہے اور عہد توڑ دیا ہے اور سرحدوں سے آگے گزر گیا ہے اور سرحدوں پر حملہ کر دیا ہے تو اس نے میگزین کے قائد یوسف بن برناس کو دار الحرب میں داخل ہونے اور شریش سے جنگ کرنے اور طاغیہ کے بلاد پر غارت گری کرنے کے لئے اشارہ کیا پس وہ ربیع الآخر ۶۹۰ھ میں اس کے لئے تیار ہوا اور اس میں گھس گیا اور اس کی اطراف میں دور تک چلا گیا اور بہت قتلام کیا اور سلطان تازی سے جنگ کرتے ہوئے جمادی الاوّل میں اس کے پیچھے گیا اور قصر معمورہ میں اترا اور اہل مغرب اور اس کے قبائل اور نفراوہ کو جنگ کے لئے جمع کیا اور انہیں سمندر پار لے جانے میں مشغول ہو گیا اور طاغیہ نے اپنے بحری بیڑوں کو روانگی میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے آبنائے جبرالٹر کی طرف بھیجا اور سلطان نے اپنے سواحل کے بحری بیڑوں کے افسروں کو اشارہ کیا اور انہیں جنگ کے لئے بھیجا اور شعبان میں آبنائے جبرالٹر میں بحری بیڑوں کی جنگ ہوئی اور مسلمان منتشر ہو گئے اور اللہ نے انہیں آزمایا پھر اس نے دوبارہ ان سے جنگ کی اور دشمن کے بحری بیڑوں نے جنگ سے بزدلی دکھائی اور آبنائے جبرالٹر سے چلے گئے اور سلطان کے بحری بیڑوں نے اس پر قبضہ کر لیا پس وہ رمضان کے آخر میں گیا اور طریف میں اترا پھر جنگ کرتا ہوا دار الحرب میں داخل ہو گیا اور تین ماہ تک قلعہ بجیر سے جنگ کرتا رہا اور ان کی ناکہ بندی کر دی اور دشمن کی زمین میں فوجیں بھیجیں اور شریش اشبیلیہ اور اس کے نواح پر غارت گردستے بھیجے یہاں تک کہ اس نے حد درجہ تک قتلام کیا اور جہاد کی ضرورت کو پورا کیا اور موسم سرما میں اسے تنگ کیا اور فوج سے غلہ روک لیا تو وہ قلعہ سے چلا گیا اور الجزیرہ کی طرف لوٹ آیا پھر ۶۹۱ھ کے آغاز میں مغرب کو گیا اور ابن الاحمر اور طاغیہ نے اُسے روکنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی جیسا کہ ہم بیان

کریں گے۔

فصل

ابن الاحمر کے بغاوت کرنے اور طریف کے معاملے میں اس کے طاغیہ کی مدد کرنے کے حالات

جب سلطان ۶۹۱ھ کے شروع میں اپنی جنگ سے واپس آیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس نے دشمن کو حد درجہ زخمی کیا اور اس کے بلاد میں خوب خونریزی کی پس طاغیہ کو اس کے معاملے نے پریشان کیا اور اس کا دباؤ اس پر سخت ہو گیا تو اس نے اس کے سوا کوئی اور راز دار تلاش کیا اور ابن الاحمر اس کے شر سے خوف زدہ ہو گیا اور اس نے دیکھا کہ اس کے حالات کا انجام اندلس میں غلبہ کی صورت میں ہوگا اور وہ اس کے امر پر غالب آ گیا' پس اس نے طاغیہ سے گفتگو کی اور وہ مشورہ کے لئے الگ ہو گئے اور انہوں نے بیان کیا کہ اُس کا ان کی طرف آنے میں کامیاب ہونا' وہ آبنائے جبرالٹر کی مسافت کے قریب ہونے سے ہے اور اس کے دونوں کناروں پر مسلمانوں کی سرحدوں کا انتظام ان کے دشمنوں اور جہازوں کے تصرف میں ہے' وہ جب چاہیں بحری بیڑوں کے بغیر بھی ان کا انتظام کر سکتے ہیں اور ان سرحدوں کی اصل' طریف' ہے اور جب وہ اس پر قابو پالیں گے تو وہ آبنائے جبرالٹر میں ان کے لئے نگہبان ہو گی اور ان کا بحری بیڑا اپنی بندرگاہ پر حاکم مغرب کے بحری بیڑوں کی گھات میں تھا جو اس سمندر کی موجوں میں گھسے ہوئے تھے پس طاغیہ نے طریف سے جنگ کرنے کا عزم کر لیا اور اسے خیال تھا کہ ابن الاحمر اس بارے میں اس کی مدد کرے گا اور اس نے جنگ کے ایام میں اس کے ساتھ فوج کی خوراک کے لئے مدد اور غلہ دینے کی شرط کی اور انہوں نے اس معاملے میں ان سے تعاون کیا اور طاغیہ نے نصرانی فوجوں کو راستے میں بٹھا دیا اور اس سے پُرزور جنگ کی اور آلات نصب کئے اور مدد اور غلہ کو روک لیا اور اس کے بحری بیڑے آبنائے جبرالٹر میں اتر پڑے اور سلطان اور ان کے مسلمان بھائیوں کی مدد میں حائل ہو گئے اور ابن الاحمر نے مالقہ میں اس کے قریب پڑاؤ کیا اور اسے ہتھیاروں' نوجوانوں اور غلہ کی مدد دی۔

قلعہ اصطبونہ سے جنگ: اور قلعہ اصطبونہ سے جنگ کرنے کے لئے فوج بھیجی اور محاصرہ لمبا کرنے بعد اس پر غلبہ پالیا اور مسلسل چار ماہ تک یہی حال رہا' یہاں تک کہ اہل طریف کو تکلیف پہنچی اور محاصرہ سے تنگ آ گئے تو انہوں نے شہر سے دست بردار ہونے اور صلح کے بارے میں طاغیہ سے خط و کتابت کی پس اس نے ان سے صلح کر لی اور انہیں ۶۹۱ھ میں دست بردار کر دیا اور ان سے اپنا عہد پورا کیا اور جب انہوں نے معاہدہ کر لیا تو ابن الاحمر نے اس سے طاغیہ کے دست بردار ہونے پر

نظر کی تو اس نے اس سے اعراض کیا اور اُسے مخصوص کرلیا حالانکہ وہ اس سے پہلے اس کے لئے اس کے عوض چھ قلعوں سے دست بردار ہو چکا تھا' پس ان دونوں کے درمیان حالات خراب ہو گئے اور ابن الاحمر نے سلطان سے تمسک کرنے اور اس کے اہل ملت کی طاغیہ کے خلاف مدد مانگنے کی طرف رجوع کیا اور اپنے عم زاد رئیس ابوسعید فرج بن اسمٰعیل بن یوسف اور اپنے وزیر ابوسلطان عزیز الدانی کو اپنے دارالخلافے کے باشندوں کے وفد میں تجدید عہد اور تاکید مودت اور طریف کے معاملے میں زبردست معذرت کرنے کے لئے بھیجا پس وہ اسے تازوطا کی جنگ میں اس کے مقام پر اسے ملے جیسا کہ ابھی بیان ہوگا' پس انہوں نے صلح کا پختہ معاہدہ کیا اور وہ ۶۹۲ھ میں ابن الاحمر کی مواخات اور ہتھ جوڑی کی غرض کو پورا کر کے اس کے پاس واپس آ گئے اور اس دوران میں اندلس کے میگزینوں کا افسر علی بن یز کاسن ربیع الاوّل ۶۹۲ھ میں فوت ہو گیا اور سلطان نے اس کے ولی عہد بیٹے امیر ابوعامر کو اندلس کی مطیع سرحدوں پر امیر مقرر کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ ان کے مصالح پر غور وفکر کرے اور اس نے اسے فوجوں کے ساتھ قصر المجاز کی طرف بھیجا' جہاں اسے سلطان ابن الاحمر ملا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے و اللہ اعلم۔

فصل

ابن الاحمر کے سلطان کے پاس آ جانے اور طنجہ میں ان دونوں کے ملاقات کرنے کے حالات

جب ایلچی اپنی پزیرائی اور ضروریات کی تکمیل اور مواخات کے مقاصد کی استواری کے بعد ابن الاحمر کی طرف واپس آئے تو ابن الاحمر کو یہ بہت اچھا موقع ہاتھ آیا اور وہ خوشی سے جھوم اٹھا تو اس نے محبت کے پختہ کرنے اور واقعہ طریف کے بارے میں مکمل طور پر معذرت کرنے اور مسلمانوں کی امداد کرنے اور انہیں دشمن کے مقابلہ میں کامیاب کرنے کے لئے سلطان کے پاس جانے کا پختہ عزم کرلیا' پس وہ ارادہ کر کے ذوالقعدہ ۶۹۲ھ میں سمندر پار کر گیا اور سبتہ کے کناروں پر بنیونش میں اترا پھر طنجہ چلا گیا اور اپنی گفتگو سے قبل سلطان کے پاس تحائف بھیجے جن میں سب سے شاندار تحفہ وہ مصحف کبیر تھا جو ان مصاحف میں سے ایک تھا جو حضرت عثمان بن عفان نے مخصوص علاقوں میں بھیجے تھے ان میں سے یہ مصحف مغرب کے لئے مختص تھا جیسا کہ سلف نے نقل کیا ہے اور بنو اُمیہ قرطبہ میں اس کے یکے بعد دیگرے وارث ہوتے تھے پس سلطان کے دونوں بیٹوں امیر ابوعامر اور اس کے بھائی امیر ابوعبدالرحمٰن نے اسے حاصل کیا اور اس کے اعزاز میں جلسہ کیا پھر سلطان اپنے دارالخلافے سے ان دونوں کے پیچھے اُسے حاصل کرنے اور اس کے خیر مقدم کرنے کے لئے آیا اور وہ طنجہ میں اس کے پاس آیا اور اس کی حد درجہ تکریم کی۔

اور ابن الاحمر نے طریف کے معاملے میں بڑی لمبی چوڑی عذر خواہی کی تو سلطان نے ملامت سے عدول و اعراض

کیا اور اس کے عذر کو قبول کیا اور اس سے حسن سلوک کیا اور بہت کچھ دیا اور ابن الاحمر اس کے لئے الجزیرہ' رندہ' غربیہ اور اندلس کی سرحدوں کے بیس قلعوں سے دست بردار ہو گیا جو قبل ازیں حاکم مغرب کی اطاعت میں شامل تھے اور اس کی فوجوں کی فرودگاہ تھے اور ابن الاحمر ۶۹۲ھ کے آخر میں اندلس کی طرف شاد کام واپس آیا اور سلطان کی فوجیں اس کے ساتھ طریف کے محاصرے کے لئے گئیں اور اس نے اس کے ساتھ جنگ کے لئے اپنے مشہور وزیر عمر بن السعود بن الخرباش جشمی کو سالار مقرر کیا پس اس نے ایک عرصہ تک اس سے جنگ کی مگر اسے سر نہ کر سکا اور وہ وہاں سے چلا گیا اور سلطان نے تلمسان کے ساتھ جنگ کرنے اور اس کا محاصرہ کرنے کا ارادہ کر لیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

ریف کی جہات میں وزیر وساطی کے قلعہ تازوطا کو روندنے اور سلطان کے اس سے دستبردار ہونے کے حالات

یہ بنو وزیر' بنی مرین کی طرف سے بنی واطاس کے روسا تھے اور ان کا خیال ہے کہ ان کا نسب بنی مرین میں دخیل ہے اور یہ کہ وہ علی بن یوسف بن تاشفین کی اس اولاد میں سے ہیں جو صحرا میں چلی گئی تھی اور بنی واطاس کے ہاں اتری تھی اور ان کی رگیں ان میں جذب ہو گئیں یہاں تک کہ ان کے مشابہ ہو گئے اور اس وجہ سے السرو ہمیشہ ہی ان کی آنکھوں کے سامنے چار زانو ہو کر بیٹھے اور ریاست نے ان کی ناک چڑھا دی اور وہ اولاد عبدالحق سے اچانک حکومت حاصل کرنا چاہتے تھے مگر انہوں نے اس کی سکت نہ پائی۔

اور جب سعید تلمسان سے جنگ کرنے کے لئے تازی میں اترا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق ان کے شہر میں گیا تو انہوں نے اس پر اچانک حملہ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا اور ان کے معاملے میں چوکنا ہو گیا اور کوچ کر گیا تو وہ بھی بلاد بنی یرناسن میں غوار اور عین الصفا کی طرف بھاگ گئے اور وہاں پر اسے سعید کی وفات کی خبر ملی اور جب سے بنی مرین مغرب میں داخل ہوئے تھے اور اس کی عملداریوں کو باہم تقسیم کیا تھا۔ بلاد الریف' بنی واطاس کے حصے میں آئے تھے اور اس کے مضافات میں ان کے اترنے کے لئے اور اس کے شہر اور رعایا ان کے ٹیکس کے لئے تھے اور مغرب میں اس جگہ پر تازوطا کا قلعہ سب سے مضبوط تر تھا اور اولاد عبدالحق کے ملوک اس کے بارے میں فکر مند رہتے تھے اور اسے اپنے با اعتماد دوستوں میں شمار کرتے تھے تا کہ وہ اس قبیلے کے لوگوں کی پیشانی کو پکڑنے والا ہو اور جب وہ اس کی طرف دیکھتے تھے تو ان کے دلوں میں اس سے غم پیدا ہوتا تھا اور سلطان نے منصور کو جو اس کے بھائی ابو مالک کا بیٹا تھا' اس کے بیٹے امیر

المسلمین یعقوب بن عبدالحق کے فوت ہو جانے کے بعد اس کا امیر مقرر کیا تھا اور اس عہد میں عمر بن یحییٰ بن الوزیر اور اس کا بھائی واطاس کے رئیس تھے پس انہوں نے اس کے باپ کی وفات کے بعد سلطان کے حکم کو حقیر سمجھا اور انہیں تازوطا میں بغاوت کرنے اور خود مختار بن جانے کا خیال آ گیا۔

عمر کا منصور پر حملہ: پس عمر نے سلطان کے بھتیجے منصور پر شوال ۶۹۱ھ میں حملہ کر دیا اور اس کے آدمیوں اور رشتہ داروں کو اچانک پکڑ لیا اور اسے وہاں سے ہٹا دیا اور اس کے محل میں ٹیکس کا جو مال پڑا تھا اس پر قابو پا کر اس کا صفایا کر دیا اور خود مختار بن بیٹھا اور قلعے کو اپنے جوانوں' مددگاروں اور اپنی قوم کے سرداروں سے بھر لیا اور منصور' سلطان کے پاس پہنچ گیا اور جو زک اسے پہنچی تھی اس کے صدمے سے نجات پا کر چند راتوں میں فوت ہو گیا اور سلطان نے اپنے مشہور وزیر عمر بن السعود بن عرباش کو فوجوں کے ساتھ اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اس کا محاصرہ کر لیا پھر سلطان بھی اس کے پیچھے گیا اور اس سے جا ملا اور اس نے بھی اس کے میدان میں اپنا پڑاؤ کر لیا اور عمر کا بھائی عامر' اس معاملے کے انجام کے خوف سے اپنی قوم کے ساتھ سلطان کے پاس چلا آیا اور عمر' محاصرے کی شدت سے ڈر گیا اور بچنے سے نا اُمید ہو گیا اور اسے اپنے محصور ہونے کا یقین ہو گیا اور اس نے اپنے بھائی عامر سے سازش کی اور اس نے سلطان سے قلعے میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور اس نے اپنا ذخیرہ اٹھایا اور تلمسان کی طرف بھاگ گیا اور عامر جب قلعے میں گیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس کے بھائی عمر کے لئے فضا صاف ہو گئی ہے اور وہ سلطان کے شر سے ڈر گیا اور اُسے خدشہ ہوا کہ وہ اس سے اپنے بھتیجے کا بدلہ لے گا تو وہ قلعہ میں قلعہ بند ہو گیا۔ پھر نادم ہوا اور اس دوران میں اندلس کا وفد پہنچ گیا اور انہوں نے اپنے بحری بیڑوں کو عساسہ کی بندرگاہ پر ٹھہرا دیا اور عامر نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ سلطان کے ہاں اپنی وجاہت کے باعث اس کے پاس اس کی سفارش اس شرط پر قبول کر لی گئی کہ وہ اندلس چلا جائے اور اس نے اسے ناپسند کیا اور اس کا ایک خاص آدمی انہیں دھوکہ دینے کے لئے بحری بیڑے کو اس کے سامنے لے گیا اور وہ رات کو تلمسان چلا گیا تو سلطان نے کچھ وقت کے لئے اس کے بیٹے کو پکڑ لیا اور اس کے خواص میں جو لوگ بحری بیڑے والوں کے پاس تھے ان کو انہوں نے چھوڑ دیا اور وہ ان کے سلطان کے پاس جانے سے الگ رہے کیونکہ ان کے ساتھ عامر نے فریب کیا تھا' پس ان کے اتباع' قرابت داروں اور اولاد میں سے جو لوگ قلعے میں تھے وہ سلطان کے حکم سے قتل کئے گئے اور سلطان نے قلعہ تازوطا پر قبضہ کر لیا اور وہاں اپنے کارندے اور پہرے دار اتارے اور ۶۹۲ھ کے جمادی الاوّل کے آخر میں اپنے دارالخلافے فاس میں واپس آ گیا۔

فصل

سلطان کے بیٹے ابو عامر کے بلاد الریف اور جہات غمارہ کی طرف آنے کے حالات

ابن الاحمر کے سلطان کے پاس جانے اور اس کے ساتھ راضی ہو جانے اور اس کے ساتھ پختہ مواخات کرنے اور اپنے وزیر کو طریف سے جنگ کرنے پر آمادہ کرنے اور قلعہ تازوطا سے وزیر کی باغی اولاد کو اتارنے کے بعد ابو عامر قصر معمورہ سے بلاد الریف کی طرف آ گیا کیونکہ اس کا باپ اپنے احوال کی تسکین کے لئے اس کا محتاج تھا اور امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق کے لڑکے تلمسان چلے آئے کیونکہ سلطان کے دل میں ان کے متعلق چغلی کے باعث کینہ تھا پس وہ کئی روز تک وہاں ٹھہرے رہے پھر انہوں نے سلطان سے مہربانی کی درخواست کی اور اُسے راضی کرنا چاہا تو وہ راضی ہو گیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قوم اور حکومت میں اپنا مقام پر واپس چلے جائیں اور امیر ابو عامر کو بھی اطلاع پہنچ گئی جب کہ وہ ریف میں اپنے پڑاؤ میں تھا' پس اس نے راستے میں ان کے قتل کرنے کی ٹھان لی۔ اس کا خیال تھا کہ اس طرح وہ اپنے باپ کو راضی کرے گا۔

اور اس نے ۶۹۵ھ میں ملویہ کی وادی قطف میں انہیں روکا اور قتل کر دیا اور سلطان کو بھی اس کی اطلاع مل گئی تو وہ پریشان ہو گیا اور اپنے بیٹے کی عہد شکنی' اس کے فعل اور ناراضگی سے بیزاری کا اظہار کیا اور اسے دور کر دیا پس وہ ناراض ہو کر چلا گیا اور بلادِ الریف میں پہنچ گیا پھر جبل غمارہ کی طرف چلا گیا اور ہمیشہ ہی ان کے درمیان دھتکارا ہوا پھرتا رہا اور اس کے باپ کی فوجوں نے میمون بن ورداد حشمی کی نگرانی اور پھر یزریکن بن الولاۃ کی نگرانی کے لئے تامیمونت میں اس سے جنگ کی اور اس نے کئی بار ان پر حملہ کیا اور آخری حملہ ۶۹۷ھ میں یزیکن پر کیا اور ان کی حکومت کے مؤرخ الریحی نے بیان کیا ہے کہ جبل غمارہ سے اس کا خروج ۶۹۴ھ میں ہوا اور اس کے بعد اس نے امیر ابو یحییٰ کی اولاد کو ۶۹۵ھ میں قتل کیا' اس نے ان کی بغاوت کی جگہ پر ان سے جنگ کی اور انہیں قتل کیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور مسلسل اس کی یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ جبال غمارہ میں بنی سعید میں ۶۹۸ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے اعضاء فاس میں لائے گئے اور اُسے باب الفتوح میں اس کی قوم کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور اس نے دو لڑکے پیچھے چھوڑے جنہیں ان کا دادا سلطان لے گیا جو اس کے بعد خلیفہ ہوئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

تلمسان کے بڑے محاصرے اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

عثمان بن یغمراسن نے ۶۸۹ھ میں سلطان کے چلے جانے اور طاغیہ اور ابن الاحمر کے اس کے خلاف بغاوت کرنے کے بعد اپنی توجہ ان دونوں کی حکومت کی طرف پھیر دی اور ۶۹۲ھ میں اپنی حکومت کے پروردہ ابن بریدی کو طاغیہ کے پاس بھیجا اور طاغیہ نے اسے اپنی قوم کے بڑے ایلچی الریک ریکس کے ساتھ بھیجا پھر اس کے خواص میں سے الحاج مسعود اس کے پاس واپس آیا اور اس کی اس سے ہتھ جوڑی ہوگئی جس سے خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے بچاؤ کے لئے ایسا کیا اور سلطان نے اسے اپنے پر زیادتی سمجھا اور اپنے دل میں اس کے لئے کینہ رکھا یہاں تک کہ وہ اندلس کے معاملے سے فارغ ہوگیا۔

<u>طاغیہ شانجہ کی وفات</u>: اور طاغیہ شانجہ اپنی حکومت کے گیارہویں سال ۶۹۳ھ میں فوت ہوگیا اور ۶۹۴ھ میں سلطان اندلس کے حالات کے مشاہدہ کے لئے طنجہ کی طرف کوچ کر گیا تو سلطان ابن الاحمر کے پاس گیا اور طنجہ میں اس سے ملاقات کی اور مواخات کو اس سے مستحکم کیا اور جب اسے اندلس کے حالات کے پرسکون ہونے کا یقین ہوگیا اور ابن الاحمر ان تمام سرحدوں سے دستبردار ہوگیا جن پر طاغیہ کا قبضہ تھا اور اس نے تلمسان سے جنگ کی ٹھان لی اور اس سے قبل ثابت بن مندیل مغراوی' ابن یغمراسن کے خلاف فریادی بن کر اور اس کی قوم سے کمک مانگتے ہوئے اس کے پاس گیا تو اس نے اُسے قبول کیا اور اُسے پناہ دی اور لوگوں کو ۶۹۲ھ میں قحط نے آلیا اور ایک سال وہ تکلیف برداشت کرتے رہے اور کمزور ہوگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحم کیا اور بافراغت نعمتیں دیں اور لوگ اپنی پہلی خوشحالی کی طرف واپس آگئے اور ۶۹۴ھ میں امیر مغراوہ ثابت بن مندیل' عثمان بن یغمراسن مدد مانگتے ہوئے اس کے پاس گیا تو اس نے اپنی قوم کے بڑے آدمی موسیٰ بن ابی حمو کو ثابت بن مندیل کے بارے میں سفارشی بنا کر تلمسان کی طرف بھیجا تو عثمان نے اُسے نہایت بری طرح واپس کیا اور نہایت برا جواب دیا' پس اس نے اس کے بارے میں انہیں دوبارہ پیغام بھیجا۔ مگر وہ اصرار میں بڑھ گئے تو اس نے ان کے ملک سے جنگ کرنے کا عزم کرلیا اور اس کے لئے تیاری کی اور ۶۹۴ھ میں تیار ہو کر بلاد تادرپرت تک پہنچ گیا جو بنی مرین اور بنی عبدالواد کی ملحقہ سرحد ہے اس کی ایک جانب سلطان ابو یعقوب کا عامل تھا اور دوسری جانب عثمان بن یغمراسن کا عامل تھا پس سلطان نے ابن یغمراسن کے عامل کو نکال دیا اور اس عہد میں جو قلعہ وہاں موجود ہے اس کی حد بندی کی اور خود اس کی ذمہ داری لی وہ صبح و شام کاریگروں کو وہاں لے جاتا اور اسی سال کے ماہِ رمضان میں اس کی تعمیر کو مکمل کیا اور اُسے اپنے ملک کی سرحد بنایا اور بنی عسکر کو اس کی حفاظت اور اس کے شگافوں کو بند کرنے کے لئے اتارا اور ان پر اپنے بھائی ابو یحییٰ بن

یعقوب کو امیر مقرر کیا اور الٹے پاؤں الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا۔

تلمسان سے جنگ: پھر وہ ۶۹۵ھ میں فاس سے تلمسان کی طرف جنگ کرنے گیا اور وجدہ کے پاس سے گزرا اور اس کی فصیلوں کو گرا دیا اور مسیفہ اور الزغادۃ پر متغلب ہو گیا اور ندرومہ تک پہنچ گیا اور چالیس روز تک اس سے جنگ کی اور منجنیق کے ساتھ اس پر پتھراؤ کیا اور اس کی ناکہ بندی کر دی مگر وہ اسے سر نہ کر سکا تو عید الفطر کے دوسرے روز وہاں سے چلا گیا پھر اس نے ۶۹۶ھ میں تلمسان سے جنگ کی اور عثمان بن یغمراسن اس کی مدافعت کے لئے نکلا' پس اس نے اُسے شکست دی اور اسے تلمسان میں روک دیا اور اس کے میدان میں اترا اور اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور کئی روز تک اس سے جنگ کرتا رہا پھر وہاں سے چلا گیا اور مغرب کی طرف واپس آ گیا اور اس سال کی عید الاضحیٰ کی قربانی تازی میں ادا کی اور وہاں ابی ثابت بن مندیل کی پوتی کی شادی کی اور اس نے وہاں فاس سے باہر جیرۃ الزیتون میں اپنے دادے کے قتل ہونے سے پہلے رشتہ داری کی تھی جسے بنی ورتاجن کے ایک آدمی نے اپنے خون کے بدلے میں قتل کیا تھا' پس سلطان نے اس کے قاتل سے اس کا بدلہ لیا اور اپنی پوتی کی شادی کی اور قصر تازی کے بنانے کا اشارہ کیا اور ۶۹۷ھ کے شروع میں فاس واپس آ گیا پھر مکناسہ کی طرف کوچ کر گیا اور فاس کی طرف پلٹ آیا پھر جمادی الاوّل میں تلمسان سے جنگ کرنے گیا اور وجدہ سے گزرا اور اس نے اس کے بنانے اور اس کی فصیلوں کو مضبوط کرنے کا حکم دیا اور وہاں ایک قصبہ اور رہائشی گھر اور مسجد بنائی اور تلمسان کی طرف اشارہ کیا اور اس کے میدان میں اترا اور اس کی فوجوں نے چاند کے ہالے کی طرح اس کا محاصرہ کر لیا اور وہاں ایک بہت بڑی دور مار کمان نصب کی جس کا نام قوس الزیار تھا جسے کاریگروں اور انجینئروں نے بنایا اور اسے گیارہ خچروں پر لادا جاتا تھا' پھر بھی وہ تلمسان کو فتح نہ کر سکا تو ۶۹۸ھ کے شروع میں وہاں سے چلا گیا اور وجدہ سے گزرا پس اس نے وہاں پر اپنے بھائی ابو یحییٰ بن یعقوب کی نگرانی کے لئے بنی عسکر کی فوج اتاری جیسا کہ وہ تادرپرت میں اس کی نگرانی کرتے تھے اور اس نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ یغمراسن کے مضافات میں اس کے راستوں کو خراب کرنے اور انہیں تنگ کرنے کے لئے غازی بھیجیں اور وہ اپنے ساتھی کی مدد سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے اپنا ایک وفد امیر ابو یحییٰ کے پاس اپنی بقیہ قوم کے لئے اس شرط پر امان طلب کرنے کے لئے بھیجا کہ وہ اسے اپنے شہر کی قیادت پر قبضہ دیں گے اور سلطان کی اطاعت اختیار کریں گے پس اس نے ان کے لئے اس قدر خرچ کیا کہ وہ راضی ہو گئے اور وہ اپنی فوجوں کے ساتھ شہر میں داخل ہو گیا اور اہل تادونت نے ان کا اتباع کیا اور اس نے ان کے تمام مشائخ کو سلطان کے پاس بھیجا تو وہ اس کے دارالخلافہ میں اس کے پاس آئے اور اپنی اطاعت پیش کی تو اس نے اسے قبول کیا اور اس سے التجا کی کہ وہ انہیں اپنے اور ان کے دشمن ابن یغمراسن کے قبضہ سے چھڑانے کے لئے ان کے بلاد پر حملہ کرے اور انہوں نے اس کے سامنے اس کے ظلم و جور کو بیان کیا نیز یہ بھی بتایا کہ جب سلطان اس کام کے لئے کھڑا ہوگا تو وہ ان بلاد کی حفاظت سے درماندہ ہوگا۔

فصل

تلمسان کے بڑے محاصرے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات

جب سلطان نے تلمسان پر چڑھائی کرنے اور اس کا طویل محاصرہ کرنے کا عزم کر لیا تا کہ اس پر فتح پائے اور اُسے سیدھا کر دے اور اسے یقین ہو گیا کہ اسے اس کام سے کوئی روکنے والا نہیں تو وہ اپنی فوج کو مکمل طور پر اکٹھا کرنے کے بعد رجب ۶۹۸ھ میں فاس سے اٹھا اور اس نے اپنی قوم میں اعلان کیا اور اپنی فوجوں کو ملا اور انہیں خوب عطیات دیے اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور پوری تیاری کے ساتھ کوچ کر گیا اور دو شعبان کو تلمسان کے میدان میں اترا اور وہاں پڑاؤ کر لیا اور اس کی چھاؤنی اس کے صحن میں متحرک ہو گئی اور اس نے عثمان بن یغمراسن اور اس کی قوم کے محافظوں کو روک دیا اور اس کی تمام آبادی کے اردگرد فصیلوں کی باڑ بنا دی اور اس کے پیچھے ایک بہت گہری خندق کھود دی اور اس کے دروازوں اور شگافوں پر پہرے دار مقرر کر دیے اور اپنی فوجوں کو اس کے محاصرہ کے لئے بھیجا تو وہ اس میں گھس گئے تو انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور اس نے وسط شعبان میں ان کے مشائخ کو بھیجا۔

<u>محاصرۂ دھران</u>: پھر اس نے دھران کے محاصرہ اور میدانوں کی تلاش اور شہروں سے جنگ کرنے کے لئے اپنی فوجوں کو بھیجا پس انہوں نے جمادی الآخرہ ۶۹۹ھ میں مازونہ اور اس کے بعد شعبان میں تنس اور رمضان میں تالموت' قصبات اور تامزدکت کو قابو کر لیا اور اسی مہینے میں دھران فتح ہوا اور اس کی فوجیں جہات میں چلی گئیں یہاں تک کہ بجایہ پہنچ گئیں جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور نواح کے لوگوں کے دلوں میں رعب چھا گیا اور اس نے مغراوہ اور توجین کے مضافات پر قبضہ کر لیا اور ان میں اس کی فوجوں نے گشت کی اور اس کے دوستوں نے انہیں مغلوب کر لیا اور ملیانہ' مستغانم' شرشال' بطحاء' وانشریس' المریہ اور تافرکنیت جیسے شہروں میں داخل ہو گئیں۔

<u>زیری باغی کی اطاعت</u>: اور برشک میں بغاوت کرنے والے زیری نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اطاعت کنندوں سے دوستی کی جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور ان کے پیچھے موحدین نے افریقہ سے ملوک بجایہ اور ملوک تونس کو اس سے خوف زدہ کیا تو انہوں نے اس سے تعلقات پیدا کرنے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے تحائف وغیرہ دے کر اس سے ملاطفت کی' جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور اس نے دیار مصر کے ترکی بادشاہ سے گفتگو کی اور اُسے تحائف دیے اور بات چیت کی جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور بنی نمی کے شرفاء مکہ اس کے پاس گئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور وہ اس دوران میں جنگ سے کنارہ کشی کر کے محاصرہ کو لمبا کرنے اور تنگ کرنے کی نیت کئے ہوئے تھا' ہاں چند یوم اس نے جنگ بھی کی اور ابھی اسے انہیں غلہ دینے والوں پر شدید عذاب نازل کرنے اور پوشیدہ طور پر انہیں خوراک پہنچانے والوں کی گھات

لگانے پر چار پانچ دن نہیں گزرے تھے کہ اس نے گرداگرد فصیلوں کے شامیانوں کو اپنے حکم کا سہارا بنالیا پس ان کی طرف خیال بھی نہیں جا سکتا تھا اور نہ ہی وہاں پر اس کے قیام کی مدت میں خرابی پہنچ پاتی تھی یہاں تک کہ وہ ایک سو ماہ کے بعد فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے' اور اس نے چھاؤنی کے خیمہ کی جگہ پر اپنی رہائش کے لئے ایک محل کی حد بندی کی اور وہاں نماز کے لئے ایک مسجد بنائی اور اس کے گرداگرد فصیل بنائی اور لوگوں کو مکان تعمیر کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے وسیع مکانات اور کشادہ منازل اور شاندار محلات تعمیر کئے اور باغات بنائے اور پانی جاری کئے پھر اس نے ۷۰۲ھ میں اس کے گرداگرد فصیل بنانے کا حکم دیا اور اسے شہر بنا دیا اور وہ بڑے بڑے وسیع اور آباد اور گرم بازار اور بھرپور عمارات اور مضبوط شہروں میں سے بن گیا اور اس نے حمام اور شفاخانے بنانے کا حکم دیا اور ایک جامع مسجد بنائی اور اس کے لئے بلند اذان گاہ تعمیر کی اور وہ شہروں کی مساجد میں سب سے بھرپور اور بڑی مسجد تھی جس کا نام اس نے منصورہ رکھا اور اس کی آبادی بڑھ گئی اور بازار چالو ہو گئے اور آفاق سے تاجر وہاں سامان لے کر آنے لگے اور وہ جنوب کا ایک بے مثال شہر تھا اور آل یغمراسن نے اس کی وفات اور اس کی فوجوں کے چلے جانے پر اسے برباد کر دیا تھا حالانکہ اس سے قبل بنو عبدالواد تباہی کے کنارے پر تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس اللہ کی مہربانی نے انہیں آلیا جس کی شان یہ ہے کہ وہ ہلاکت کے بھنور میں پھنسنے والوں کو آملا کرتا تھا۔

فصل

بلادِ مغراوہ کے فتح ہونے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات

جب سلطان نے تلمسان میں پڑاؤ کیا اور بنی عبدالواد کے نواح پر متغلب ہو گیا اور ان کے شہروں کو فتح کر لیا تو وہ مغراوہ اور بنی توجین کے مقبوضات کی طرف بڑھا اور ثابت بن مندیل سلطان کے دارالخلافہ فاس میں ۶۹۴ھ میں اس کے پاس گیا اور اپنی پوتی کا اس سے رشتہ کیا تو اس نے اسے اس کا ذمہ دار بنا دیا اور ثابت ان کی حکومت میں اپنے ایلچی کے فرائض ادا کرتے ہی وفات پا گیا اور سلطان نے اس کی پوتی سے ۶۹۶ھ میں شادی کی جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں۔

اور جب سلطان نے بنو عبدالواد کے مال پر قبضہ کیا تو اس نے اپنی فوجوں کو بلاد مغراوہ کی طرف بھیجا اور بنی ورتاجن کے عظماء میں سے علی بن محمد کو اُن کا سالار مقرر کیا' پس انہوں نے میدانوں پر قبضہ کر لیا اور مغراوہ کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھگا دیا اور سلطان کے رشتہ دار' راشد بن محمد بن ثابت بن مندیل نے ملیانہ میں پناہ لی تو انہوں نے ملیانہ میں اس سے جنگ کی پھر انہوں نے ۶۹۹ھ میں اسے امان دے کر اتارا اور اسے سلطان کے پاس بھیجا تو وہ اسے تپاک اور عزت سے ملا اور اسے اس کے دیگر رشتہ داروں سے ملا دیا پھر انہوں نے تدلس' مازونہ اور شرشال کے شہروں کو فتح کیا اور ان کے بلاد

میں سے برشک کے باغی زیری بن حماد نے اطاعت اختیار کر لی اور اس نے ان پر اور ان کے تمام بلاد پر عمر بن دیفرن بن مندیل کو امیر مقرر کیا' پس اس بات سے راشد بن محمد ناراض ہو گیا کیونکہ وہ اپنے آپ کو اس کا حق دار سمجھتا تھا اور یہ کہ اس کی بہن سلطان کی پیاری لونڈی تھی اور عمر بن دیفرن نے اپنی قوم کی امارت کے بارے میں حسد کیا اور جبال متیجہ میں چلا گیا اور سلطان کے جو عمال اور فوج وہاں تھی اس پر حملہ کر دیا اور اس کی قوم کے مریض دل لوگ اس کے پاس آ گئے اور اس کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

اہل مازونہ کی بغاوت: اور انہوں نے اہل مازونہ سے سازش کی تو انہوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کر دی اور ربیع الاوّل ۷۰۰ھ میں انہوں نے اسے اپنی امارت پر قابض کروا دیا پھر عمر بن دیفرن نے اس کی ازمور کی چھاؤنی میں شب خون مارا اور اسے قتل کر دیا اور سلطان تک خبر پہنچی تو اس نے بنی مرین کی فوجیں بھیجیں اور علی بن حسین بن ابی الطلاق کو اپنی قوم بنی عسکر پر اور علی بن محمد الخیری کو اپنی قوم بنی ورتاجن پر سالار مقرر کیا اور ان دونوں کو آپس میں مشورہ کا حکم دیا اور ان دونوں کے ساتھ اپنی حکومت کے پروردہ علی الحسانی اور ابو بکر بن ابراہیم بن عبدالقوی کو شامل کیا جو بنی توجین کے شریف الاصل لوگوں میں سے تھا اور مغراوہ پر محمد بن عمر بن مندیل کو سالار مقرر کیا اور اسے بھی ان کے ساتھ شامل کیا اور انہوں نے راشد کی طرف مارچ کیا اور جب اس نے فوجوں کو دیکھا تو وہ اپنے مغراوہ مددگاروں کے ساتھ بنی بوسعید کے پہاڑ میں چلا گیا اور اس نے اپنے چچا یحییٰ بن ثابت کے بیٹوں علی اور حمو کو مازونہ میں اتارا اور انہیں شہر کو کنٹرول کرنے کا حکم دیا اور وہ پہاڑ پر سے ان کی نگرانی کرنے لگا اور سلطان کی فوجوں نے بلادِ مغراوہ میں آ کر اس کے میدانوں پر قبضہ کر لیا اور مازونہ میں قیام کیا اور اس کے میدانوں میں اپنی چھاؤنی میں متحرک ہو گئے اور اس کی ناکہ بندی کر دی اور علی اور اس کی قوم نے بنی مرین کے پڑاؤ پر اچانک حملہ کرنے کو غنیمت جانا پس انہوں نے ۷۰۱ھ میں ان پر شب خون مارا اور پڑاؤ منتشر ہو گیا اور علی نے محمد بن الخیری کو گرفتار کر لیا پھر وہ اس کے سامنے ڈٹ گئے اور پڑاؤ پھر اپنے محاصرے کی جگہ پر آ گیا اور ان کی حالت خراب ہو گئی تو حمو بن یحییٰ سلطان کے حکم کے مطابق ان کے پاس گیا تو انہوں نے اسے اس کے پاس بھیج دیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا' پھر علی دوسری بار بغیر کسی عہد کے اترا تو انہوں نے اسے گرفتار کر لیا' پھر علی دوسری بار بغیر کسی عہد کے اترا تو انہوں نے اسے واپس سلطان کے پاس بھیج دیا تو وہ راشد کو مانوس کرنے کے لئے جو اپنے پہاڑ میں بغاوت کئے ہوئے تھا اس کے ساتھ نہایت عزت واحترام سے پیش آیا اور ۷۰۳ھ میں بزورِ قوت وہاں کے باشندوں پر حملہ کر دیا تو ان میں سے ایک عالم مر گیا اور ان کے سر کے سلطان کے دارالخلافے میں لائے گئے اور انہیں محصور شہر کی خندقوں میں انہیں خوفزدہ کرنے اور جنگ بند کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے پھینک دیا گیا اور جب سلطان نے اپنے بھائی ابو یحییٰ کو بلادِ مشرق پر امیر مقرر کیا اور اسے سرحدوں پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا۔

راشد کی جنگ: تو راشد نے بنی سعید کے اپنے قلعے سے جنگ کی اور ایک شب راشد نے ان کے پڑاؤ پر شب خون مارا تو وہ پراگندہ ہو گئے اور اس نے بنی مرین کی ایک جماعت کو قتل کر دیا جس سے سلطان کو دکھ ہوا تو اس نے اپنے چچا یحییٰ کے بیٹوں علی اور حمو کو اور ان کی قوم کے جو لوگ ان کے ساتھ قید تھے انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیا اور انہیں تنوں پر چڑھا دیا گیا اور انہیں تیر مارے گئے اور اس کے بعد راشد اپنے قلعے سے اتر آیا اور متیجہ چلا گیا اور منیف بن ثابت اور مغراوہ کے اوباش لوگ

اس کے پاس جمع ہو گئے اور دوسرے لوگ اپنے امیر محمد بن عمر بن مندیل کے پاس چلے گئے جسے سلطان نے ان کا امیر مقرر کیا تھا پھر راشد اور منیف سے ثعالبہ اور ملیکش کے خوارج نے کھلم کھلا جنگ کی اور امیر ابو یحییٰ دوبارہ اپنی فوجوں کے ساتھ ان کی طرف گیا اور ان کے پہاڑوں میں ان کے ساتھ جنگ کی اور انہوں نے مصالحت کی خواہش کی تو سلطان نے ان سے مصالحت کر لی اور منیف بن ثابت اپنے بیٹوں اور خاندان کے ساتھ اندلس چلا گیا اور وہ آخری ایام تک وہیں رہے اور راشد بلاد موحدین میں چلا گیا اور محمد بن عمر بن مندیل ۷۰۵ھ میں سلطان کے پاس گیا تو اس نے اس کی بہت عزت کی اور بلادِ مغراوہ درست ہو گئے اور سلطان ان کا خود مختار حاکم بن گیا اور اس نے ان کی طرف عمال کو بھیجا اور مسلسل اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ وہ ۷۰۶ھ میں فوت ہو گیا۔

فصل

بلادِ توجین کے فتح ہونے اور اس سے ملے جلے واقعات کے حالات

جب یوسف بن یعقوب نے تلمسان سے جنگ کی اور اس کا گھیراؤ کر لیا اور بنی عبدالواد پر متغلب ہو گیا اور بلادِ توجین پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھا تو عثمان بن یغمراسن نے انہیں ان کے مواطن پر مغلوب کر لیا تھا اور جبل وانشریس پر قبضہ کر لیا تھا اور ۷۰۱ھ میں بنی عبدالواد میں حکومت اور عزل اور ٹیکس لینے پر متصرف ہو گیا تھا اور سلطان نے اسے بطحاء کی تعمیر کا حکم دیا جسے محمد بن عبدالقوی نے برباد کر دیا تھا تو اس نے اسے تعمیر کر دیا اور مشرق کی جہت میں دور تک چلا گیا پھر اپنے بھائی کے دارالخلافے کی طرف پلٹا اور ۷۰۲ھ میں بلاد بنی توجین پر حملہ کر دیا اور بنو عبدالقوی صحرا میں اپنے مضافات میں بھاگ گئے اور وہ جبل وانشریس میں داخل ہو گیا اور وہاں کے قلعوں کو مسمار کر دیا اور الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا پھر ۷۰۳ھ میں تافرکنیت کے باشندوں نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور انہوں نے بعد ازاں ان کی اطاعت کو توڑ دیا۔ پھر المریہ کے باشندوں نے سلطان کو اپنی اطاعت بھیجی جسے اس نے قبول کر لیا اور اس کے قصبہ کے بنانے کا اشارہ کیا اور اس کے بعد بنو عبدالقوی نے غور و فکر کیا تو سلطان کی اطاعت میں شامل ہو گئے اور ۷۰۳ھ میں اس کے شہر منصورہ میں اس کے پاس گئے جس نے تلمسان کا گھیراؤ کیا ہوا ہے تو اس نے ان کی اطاعت کو قبول کر لیا اور ان کی سابقت کا لحاظ کیا اور انہیں ان کے بلاد کی طرف واپس کر دیا اور انہیں جاگیریں دیں اور علی بن الناصر بن عبدالقوی کو ان کا امیر مقرر کیا اور ۷۰۴ھ میں اسے المریہ کے قصبے کی تعمیر کا اشارہ کیا جو ۷۰۵ھ میں مکمل ہو گیا اور اس دوران میں علی بن الناصر فوت ہو گیا تو اس نے محمد بن عطیہ اصم کو ان کا امیر مقرر کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پس وہ اطاعت پر قائم رہا پھر اس نے ۷۰۶ھ میں بغاوت کر دی اور اپنی قوم کو مخالفت پر آمادہ کیا اور وہ وطن سے نکل گئے یہاں تک کہ یوسف بن یعقوب فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

تونس اور بجایہ کے افریقی ملوک کی زناتہ سے

خط وکتابت کرنے کے حالات وواقعات

ملوک افریقہ بنی ابی حفص کے اہل مغرب کے زناتہ بنی مرین اور بنی عبدالواد کے ساتھ مشہور پرانے تعلقات تھے اور یغمراسن اور اس کے بیٹے ان کی معروف اطاعت و بیعت کرتے تھے اور امیر ابوزکریا بن عبدالواحد کے تلمسان پر متغلب ہونے اور وہاں پر اس کے یغمراسن کو امیر مقرر کرنے سے وہ اپنے منابر پر ان کی دعوت دیتے تھے اور لگاتاران کا یہی حال رہا اور اسی طرح ان کے بنی مرین کے ساتھ بھی تعلقات اور دوستانہ تھا کیونکہ بنومرین اپنی امارت کے آغاز سے ہی امیر ابوزکریا سے گفتگو کرتے تھے اور جن بلاد پر جیسے مکناسہ' قصر اور مراکش پر وہ متغلب ہوتے تھے ان کی بیعت بھی اسے بھیجتے تھے اور المستنصر اور یعقوب بن عبدالحق کے عہد سے لے کر اس کی ان سے مخلصانہ دوستی تھی اور وہ حاکم مراکش کے خلاف بطور مدد انہیں مال اور تحائف دیتے تھے اور ہم نے اس سفارت کا ذکر کیا ہے جو ۶۶۵ھ میں دونوں کے درمیان ہوئی تھی اور یعقوب نے عامر بن ادریس' عبداللہ بن کندوز اور محمد الکنانی کا وفد بھیجا تھا اور اس کے بعد المستنصر نے ۶۶۷ھ میں موحدین کے سردار یحییٰ بن صالح الہنتانی کو موحدین کے مشائخ کے وفد میں اس کے پاس قیمتی تحائف دے کر بھیجا تھا پھر ۶۷۹ھ میں الواثق نے اپنے بیٹے قاضی بجایہ ابوالعباس احمد القاری کو قیمتی تحائف دے کر بھیجا اور مسلسل ان کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ آل ابی حفص کی حکومت پراگندہ ہوگئی اور امیر ابوزکریہ بن امیر ابی اسحاق بن یحییٰ بن عبدالواحد اپنے تلمسان کے گھونسلے سے اڑ کر عثمان بن یغمراسن کے گھونسلے میں چلا گیا اور بجایہ کے قریب ہو کر ۶۸۳ھ میں اس پر قابض ہو گیا اور اس کے ساتھ قسطنطنیہ اور بونہ کو بھی شامل کر لیا اور ان دونوں کو اپنی حکومت کی عملداری بنا لیا اور انہیں اپنی حکومت کا تخت گاہ بنا لیا اور عثمان بن یغمراسن اس کے اپنے ملک سے فرار ہونے پر متاسف ہوا' کیونکہ اسے اس کے چچا ابوحفص حاکم تونس کی دعوت سے وابستہ رہنا لازم تھا۔ پس اسے یہ بات گراں گزری اور اس نے اسے ناپسند کیا اور مسلسل یہی حالت قائم رہی۔

سلطان یوسف بن یعقوب کا تلمسان کی ناکہ بندی کرنا: اور جب سلطان یوسف بن یعقوب تلمسان کی ناکہ بندی کے لئے آیا اور اس نے اس کے میدان میں اپنی حکومت کی بنیادیں استوار کیں اور اپنی فوجوں کو شہروں اور جہات کو نگلنے کے لئے بھیجا اور موحدین نے بھی اپنے اوطان کے بارے میں اس سے خوف محسوس کیا اور امیر ابوزکریا تدلس کی جہات میں اس کے دارالخلافے اور اس کی عملداری کا حمایتی تھا اور راشد بن محمد نے' سلطان ابویعقوب سے علیحدہ ہو کر اس سے رابطہ کیا پھر اس کے تعاقب میں ان جہات میں فوجیں آ گئیں تو موحدین کی فوج نے ۶۹۹ھ میں جبل الزاب کی جانب حملہ کیا' پس انہوں نے اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور اس پر حملہ کیا اور اس کی فوجوں کو قتل کیا اور لگاتاران میں قتل عام ہوتا رہا اور سالوں تک

ان کی ہڈیاں ان کے مقتل میں عبرت کے طور پر باقی رہیں اور امیر ابوزکریا بجایہ واپس آ کر بجایہ واپس آ کر محصور ہو گیا اور اسی واپسی پر ساتویں صدی کے شروع میں فوت ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے اور امیر زوادذہ کے درمیان عثمان بن سباع بن یحییٰ بن درید بن مسعود البلاط کے مقرر کرنے پر ناراضگی ہو گئی' پس وہ ۷۰۱ھ کے آخر میں سلطان کے پاس گیا اور اسے بجایہ کی حکومت کا لالچ دیا اور اس پر حملہ کرنے کے لئے اس سے مدد مانگی پس اس نے اپنے بھائی امیر ابویحییٰ کو جہاں وہ مغراوہ' ملیکش اور ثعالبہ سے برسر پیکار تھا' اشارہ کیا کہ وہ موحدین کی عملداریوں پر حملہ کر دے اور عثمان بن سباع اور اس کی قوم اس کے آگے آگے راستہ تلاش کرتے چلے یہاں تک کہ امیر ابویحییٰ اپنی فوجوں کے ساتھ بجایہ سے آگے گزر گیا اور بجایہ کے مضافات میں اوطان سدویکش میں تاکرارت میں اترا اور اس نے بلاد سدویکش پر جھانکا اور الٹے پاؤں واپس آ گیا' پس اس کی فوجوں نے بجایہ کے میدان کو پامال کیا اور وہاں پر امیر خالد بن یحییٰ موجود تھا اور اس نے ایک دن ان سے کھلم کھلا جنگ کی' جس میں سلطان ابوالبقاء کے مددگاروں نے اپنے دلوں کے اور اپنے سلطان کے معاملے کو آشکار کر دیا اور اس نے سلطان کے باغ جسے بدیع کہتے تھے کے متعلق حکم دیا تو اس نے اسے برباد کر دیا اور وہ نہایت ہی پر رونق اور گھنا باغ تھا اور وہ شہروں پر قبضہ کر کے اپنی جگہ پر واپس آ گیا اور موحدین کے مضافات سے اعراض کیا اور اس زمانے میں تونس کا حاکم محمد بن المستنصر تھا جس کا لقب ابوعصیدہ بن یحییٰ الواثق تھا' اس نے اپنی حکومت کے شیخ الموحدین بن اکماز کو جو دوستی اور روابط کے اسباب کو مضبوط کرنے والا اور سلف کے تعلقات کو مستحکم کرنے والا تھا' سلطان کے پاس بھیجا' پس وہ اپنی قوم کے مشائخ کے ساتھ شعبان ۷۰۳ھ کو گیا اور حاکم بجایہ امیر ابوالبقاء خالد نے اس سے بات چیت کی اور اسی طرح اس نے بھی اپنی حکومت کے مشائخ کو بھیجا اور سلطان نے ان کی آمد و رفت پر ان سے حسن سلوک کیا پھر ۷۰۴ھ میں ابن اکماز یہ واپس لوٹا اور اس کے ساتھ شیخ الموحدین اور سلطان کا مصاحب ابوعبداللہ بن یزریکن بھی عظمائے موحدین کے وفد میں شامل تھا اور حاکم بجایہ نے اپنے حاجب ابومحمد الرخامی اور اپنی حکومت کے شیخ الموحدین عیاد بن سعید عثمٰن کو بھیجا اور یہ سب کے سب ۳ جمادی الاوّل کو سلطان کے پاس گئے تو سلطان نے ان کی بہت عزت افزائی کی اور انہیں اپنے گھر میں اپنے آپ تک پہنچایا اور انہیں اپنی حکومت کا تخت دکھایا اور انہیں محلات و باغات میں آرائش و زیبائش کرنے کے بعد گھمایا تو ان کے دل جلال و عظمت سے لبریز ہو گئے پھر اس نے انہیں مغرب کی طرف بھیجا تاکہ وہ فاس اور مراکش میں بادشاہ کے محلات کا چکر لگائیں اور اپنے سلف کے آثار کا مشاہدہ کریں اور اس نے عمال مغرب کو اشارہ کیا کہ وہ انہیں خوب تحائف دیں اور ان کی حد درجہ تعظیم و تکریم کریں پس انہوں نے اس بارہ میں حد کر دی اور وہ جمادی الاوّل کے آخر میں اس کے دارالخلافے کی طرف واپس آ گئے اور اپنی پیغامبری اور اپنے وفد کی عزت افزائی کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے اپنے ملک کو لوٹ گئے پھر اس کے بعد ان کے ملوک نے ۷۰۵ھ میں دوبارہ سلطان سے خط و کتابت کی' پس ابوعبداللہ بن اکماز پر تونس سے اور عیاد بن سعید بجایہ سے گیا اور سلطان نے اپنے ایلچی کے ساتھ جو اس کے دارالخلافے کا مفتی تھا' فقیہ ابوالحسن تونسی اور علی بن یحییٰ البرکشی کو بھیجا دونوں ایلچی اس کے بحری بیڑے کی مدد کا مطالبہ کرنے گئے تھے پس انہوں نے اپنی پیغامبری کا فرض ادا کیا اور ۷۰۵ھ میں واپس لوٹ آئے اور اس کی خبر موحدین کے مشائخ میں سے ابوعبداللہ المزدوری نے پہنچائی اور اس کے متصل ہی حسون بن محمد بن حسون مکناسی کی آمد بھی ہوئی جو سلطان کا پروردہ تھا جیسا کہ اس نے اُسے ابن عثمٰن کے ساتھ امیر البقاء حاکم بجایہ کے ساتھ بحری

بیڑے کے مطالبہ کے لئے خط وکتابت کرنے کو بھیجا تھا تو انہوں نے اسے معذرت کے ساتھ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے ساتھ عبداللہ بن سلیمان کو بھیجا تو سلطان نے انہیں خوش آمدید کہا اور اپنے عامل وہران کو اشارہ کیا کہ وہ بحری بیڑے کے ارادے کی حد درجہ تکریم کرے پس اس نے اس بارے میں اس کے طریق کو اختیار کیا اور سب نہایت اچھی طرح واپس لوٹے اور سلطان کو ان کے بحری بیڑے کی ضرورت نہ رہی کیونکہ بلاد سواحل سے جنگ کا وقت گزر چکا تھا' اس لئے کہ اس نے ان کی ٹال مٹول کے دنوں میں اس پر قبضہ کر لیا تھا اور امیر ابوزیان بن عثمان حاکم تلمسان کو بھی خبر پہنچ گئی جس نے ۷۰۳ھ کے آخر میں اپنے باپ عثمان بن یغمراسن کی وفات کے وقت محاصرہ کے ایام میں بیعت کی تھی اور موحدین نے اس کے دشمن سلطان یوسف بن یعقوب کی دوستی میں جو کچھ کیا اور اپنے بحری بیڑوں کے ساتھ جو اس کی مدد کی' اس کی خبر بھی اسے پہنچ گئی تو اس بات نے انہیں غصہ دلایا اور یغمراسن کے عہد سے ان کے منابر پر جو دعا ہوتی تھی انہوں نے اسے بند کروا دیا اور ابھی تک انہوں نے اپنی دعوت کو نہیں دہرایا اور اس رجوع کے بعد سلطان فوت ہو گیا۔ والبقاء للہ وحدہ.

فصل

مشرقِ اقصیٰ کے ملوک کی خط وکتابت' تحائف اور سلطان کے پاس امرائے ترک کی آمد کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات

جب سلطان نے مغرب اوسط کے مقبوضات اور مضافات پر قبضہ کیا اور اطراف کے ملوک اور مضافات اور جنگلات کے اعراب نے اسے مبارک باد دی اور راستے درست ہو گئے اور مسافر آفاق تک جانے لگے اور اہل مغرب نے اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے از سرنو عزم کیا اور سلطان سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حاجیوں کے قافلے کو مکہ کی طرف سفر کرنے کی اجازت دے اور ان کا عہد بھی راستوں کی خرابی اور حکومتوں کو برا جاننے کے لحاظ سے اس جیسا ہی تھا' پس اسی اثنا میں سلطان سوچ بچار کر رہا تھا کہ اس کے دل میں حرم الٰہی اور روضۂ نبوی ﷺ کا شوق پیدا ہوا تو اس نے ایک نہایت خوش خط مصحف لکھنے کا حکم دیا اور اسے بہترین کاتب احمد بن الحسن نے لکھا اور اس کے حجم کو بڑا بنایا اور ایک شان دار پردے پر کام کیا اور اس میں موتی اور یاقوت کے گھونگھوں میں پروئے ہوئے سونے کے بہت سے چھلے بنائے اور ان میں چھلے کے درمیان پتھر بنائے جو دوسرے پتھروں سے مقدار' شکل اور خوبصورتی میں بڑھ کر تھے اور بہت سے محفوظ کرنے والے برتن لئے اور اسے حرم شریف کے لئے وقف کر دیا اور ۷۰۳ھ میں اسے حاجیوں کے ساتھ بھیجا اور اس قافلے کے بارے میں فکر مند ہوا اور ان کے ساتھ زناتہ کے پانچ سو سے زیادہ جانباز محافظوں کو بھیجا اور اہل مغرب کے سردار محمد بن رغبوش کو ان کا قاضی بنایا اور

دیارِ مصر کے حاکم سے گفتگو کی اور اسے اپنی مملکت کے مغرب کے حاجیوں کے بارے میں وصیت کی اور اسے اپنے ملک کی عمدہ چیزیں تحفہ دیں جن میں خالص عربی گھوڑے اور چار سو سبک رفتار سواریاں دیں جنہیں مطایا کہا جاتا ہے' یہ بات مجھے اس شخص نے بتائی جسے میں ملا تھا جو مغرب کی عمدہ اور ضروری استعمال کی چیزوں کی خوبیاں بیان کرتا تھا اور انہیں اہل مغرب کے حاجیوں کے ساتھ لے گیا پس انہوں نے اس کے بعد ۷۰۴ھ میں حج کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا اور سلطان نے ان کی راہنمائی کے لئے ابوزید غفاری کو مقرر کیا اور وہ ماہ ربیع الاوّل میں تلمسان سے روانہ ہوئے اور اس کے بعد ماہ ربیع الآخر میں روانہ ہوئے اور اولین حاجیوں کے ہراول میں مصحف بردار تھے اور لبیدہ بن ابی نمی ترکی سلطان سے علیحدہ ہو کر ان کے ساتھ سلطان شریف کے پاس گیا کیونکہ اس نے اس کے دو بھائیوں حمیضہ اور رمیثہ کو ان کے باپ ابی نمی حاکم مکہ کی وفات کے بعد ۷۰۱ھ میں گرفتار کرلیا تھا' پس سلطان نے اس کی حد درجہ تکریم کی اور اسے مغرب کی طرف بھیج دیا تاکہ وہ اس کی اطراف میں پھرے اور حکومت کے نشانوں اور محلات میں گھومے اور اس نے عمال کو اشارہ کیا کہ وہ بھی اس کی طرح اس کی تکریم کریں اور اسے تحفے دیں اور ۷۰۵ھ میں وہ سلطان کے دارالخلافے میں واپس آ گیا اور وہاں سے وہ مشرق کو گیا اور مغرب کے سرداروں میں اس کے ساتھ ابوعبداللہ نے حج کے لئے مصاحبت کی اور شعبان ۷۰۵ھ میں دوسرے حاجیوں کے قافلے کا راہنما ابوزید غفاری بھی پہنچ گیا اور اس کے پاس سلطان کے لئے شرفائے اہل مکہ کی بیعت بھی تھی کیونکہ حاکم مصر نے ان کے بھائیوں کو پکڑ کر انہیں ناراض کر دیا تھا اور جب سلطان نے انہیں ناراض کیا تو اس وقت سے ان کی یہ حالت تھی اور المستنصر بن ابی حفص کے حالات میں اس قسم کے واقعات پہلے بیان ہو چکے ہیں اور انہوں نے سلطان کو بیت اللہ کے غلاف کا ایک کپڑا دیا جس سے اسے بہت محبت تھی جس سے اس نے جمعہ اور عیدین کے لئے اپنے پہننے کے کپڑے بنائے جنہیں وہ برکت کے لئے اپنے کپڑوں کے درمیان رکھتا تھا۔

سلطان کے تحائف کا حاکم مصر الناصر محمد بن قلادون الصالحی کے پاس پہنچنا: اور جب سلطان کے تحائف اس دور کے حاکم مصر الناصر محمد بن قلادون الصالحی کے پاس پہنچے تو اس کے ہاں ان کی خوب پذیرائی ہوئی اور وہ ان کا بدلہ لینے لگا تو اس نے اپنے ملک کے عمدہ کپڑے اور عجیب و غریب جنس اور شکل کے جانور جیسے ہاتھی اور زرافے جمع کئے اور انہیں اس کی حکومت کے عظماء میں سے امیر الیلیلی لے کر گیا اور ۷۰۵ھ کے آخر میں قاہرہ سے روانہ ہوا اور اس کے بعد ربیع الاوّل ۷۰۶ھ میں تونس پہنچ گیا اور وہاں سے جمادی الآخرہ میں جدید شہر منصورہ میں سلطان کے دارالخلافے میں پہنچ گیا اور سلطان اس کی آمد سے خوش ہوا اور لوگوں کو اس کی ملاقات کے لئے بھیجا اور اس نے امیر الیلیلی اور اس کے ساتھ ترک امراء کی ملاقات کے لئے جشن کیا اور انہیں خوش آمدید کہا اور ان کی غایت درجہ تکریم اور مہمان نوازی کی اور انہیں دستور کے مطابق عزت افزائی کے لئے مغرب کی طرف بھیجا اور اس دوران میں سلطان کی وفات ہوگئی اور اس کے بعد سلطان نے ایک سال تک ان کی تکریم کی اور انہیں بہت اچھی طرح واپس کیا اور عطیات سے ان کے تھیلوں کو بھر دیا اور وہ ذوالحجہ ۷۰۷ھ میں مغرب سے روانہ ہوئے۔

صحرا میں لوٹ مار: اور جب ربیع الاوّل ۷۰۸ھ میں بلادِ حسن میں پہنچے تو اعراب نے انہیں صحرا میں روک کر لوٹ لیا اور مصر کی طرف چلے گئے پھر اس کے بعد نہ انہوں نے مغرب کی طرف دوبارہ سفر کیا اور نہ اس کی طرف منہ کیا اور اس کے بعد

کبھی کبھی ملوکِ مغرب اپنی حکومت کے آدمیوں کو ان کے پاس بھیجتے رہے اور انہیں تحائف دیتے رہے اور وہ بھی بدلہ دیتے رہے لیکن اس میں گفتگو سے زیادہ کوئی اضافہ نہ کرتے اور ان کے عہد کے لوگ اس بارے میں الزام لگاتے تھے کہ جن لوگوں نے انہیں حاکم تلمسان ابوحمو کی سازش سے لوٹا تھا وہ حصین کے اعراب تھے کیونکہ حاکم تلمسان حاکمِ مغرب سے حسد رکھتا تھا کیونکہ ان کے درمیان پرانی عداوتیں اور کینے پائے جاتے تھے۔

ملک الناصر کا عتاب نامہ: ہمارے شیخ محمد بن ابراہیم الایلی نے مجھے بتایا کہ میں اس وقت سلطان کے حضور حاضر تھا کہ اس کے ملک کا ایک حاجی ملک الناصر کا ایک خط لے کر پہنچا جس میں ان امراء کے بارے میں اور جو تکلیف انہیں اس کے ملک میں راستے میں پہنچی تھی اس پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ملک کے مخصوص بلسان کے تیل کے دو پیالے اور پانچ تیر انداز ترک غلام جو الغز کی پانچ شان دار کمانوں سے جو عربی اور عقب کی بنی ہوئی تھیں' سے تیر اندازی کرتے تھے تحفۃً اس کے پاس بھیجے' پس سلطان نے ان تحائف کی نسبت سے جو انہوں نے مغرب کے بادشاہ کو بھیجے تھے کم سمجھا پھر اس نے قاضی محمد بن حدیہ کو بلایا اور وہ اس کی طرف سے خط لکھا کرتا تھا تو اس نے اُسے کہا کہ اسی وقت ملک الناصر کو وہ کچھ لکھو جو میں تجھے کہتا ہوں اور کسی حرف کو اپنی جگہ سے نہ ہٹاؤ سوائے اس کے کہ اعراب اس کا تقاضا کرتا ہو اور اسے کہو کہ

> ''آپ نے ایلچیوں کے بارے میں اور انہیں راستے میں جو تکلیف پہنچی ہے اس کے متعلق عتاب کیا ہے تو وہ میرے پاس موجود ہیں اور انہیں جو تکلیف پہنچی ہے اس کے خوف سے وہ جلدی میں تھے اور میں نے انہیں اپنے بلاد کے خوف ناک راستوں اور جو کچھ اعراب ان میں مصیبتیں پیدا کر سکتے ہیں ان سے آگاہ کیا ہے تو ان کا جواب یہ ہے کہ ہم مغرب کے بادشاہ کے پاس سے آئے ہیں پس ہم ان لوگوں سے کیسے خوف کھا سکتے ہیں جو اپنے بارے میں دھوکہ خوردہ ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اس کا حکم ہمارے جنگلات کے اعراب میں نافذ ہوتا ہے' اور تحفہ آپ کو واپس کیا جاتا ہے اب رہی بات بلسان کے تیل کی تو ہم صحرائی لوگ ہیں' ہم صرف تیل کو جانتے ہیں اور اسے تیل ہی خیال کرتے ہیں' اب رہے تیر انداز غلام' تو ہم نے ان کے ساتھ اشبیلیہ کو فتح کیا ہے اور انہیں تمہاری طرف بھیج دیا ہے تاکہ تو ان کے ذریعے بغداد کو فتح کرے'' والسلام

ہمارے شیخ نے مجھے بتایا کہ اس وقت لوگ یقین رکھتے تھے کہ ان کا لوٹنا اسی کے حکم سے تھا اور یہ خط اس کے دل کی بات پر دلیل ہے اور تیرا اللہ ان باتوں کو جانتا ہے جو ان کے دلوں میں پوشیدہ اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

فصل

ابن الاحمر کے بغاوت کرنے اور رئیس سعید کے سبتہ پر قبضہ کرنے اور غمارہ میں عثمان بن العلا کے خروج کرنے کے حالات

جب سلطان نے سلطان ابن الاحمر کے ساتھ جو فقیہ کے نام سے مشہور ہے' اس کے ۶۹۲ھ میں طنجہ آنے پر اس کے ساتھ صلح اور دوستی کا پختہ معاہدہ کر لیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اپنے دشمن کے لئے فارغ ہو گیا تو ابن الاحمر نے اس کی اس دوستی سے تمسک کیا یہاں تک کہ وہ ماہِ شعبان ۷۰۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اندلس کی امارت کو اس کے بیٹے محمد نے سنبھالا جو مخلوع کے نام سے مشہور تھا اور اس کے کاتب ابوعبداللہ بن الحکیم نے جو رندہ کے مشائخ میں سے تھا' اس پر قابو پا لیا' اس نے اسے اپنے باپ کے دورِ حکومت میں اپنی کتابت کے لئے منتخب کیا تھا پس اس نے اس کے امور سے قوت حاصل کی اور اس پر غالب آ گیا اور یہ سلطان مخلوع نابینا تھا اور اسے ابن الحکیم کہا جاتا تھا پس اس نے اس پر قابو پا لیا اور اس حد تک خودسر ہو گیا کہ ان دونوں کو اس کے بھائی ابوالجیوش نصر نے ۷۰۸ھ میں قتل کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور جب اس نے اپنے باپ کے بعد امارت پر قبضہ کیا تو شروع شروع میں اس نے سلطان سے دوستی پختہ کرنے اور اس کے ساتھ ہتھ جوڑی کرنے میں جلدی کی تو اس نے اس کی حکمرانی کے دور میں اپنے باپ کے وزیر عزیز الدانی اور اس کے وزیر کاتب ابوعبداللہ بن الحکیم کو اس کے پاس بھیجا پس وہ دونوں سلطان کے پڑاؤ میں پہنچے جہاں وہ تلمسان کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اور وہ انہیں تپاک سے ملا اور اس کے لئے محبت و دوستی کے احکام کی تجدید کی اور وہ اپنے بھیجنے والے کے پاس نہایت اچھی طرح واپس آ ئے۔

سلطان کا اندلس کے پیادوں اور تیر اندازوں سے مدد دینا: اور سلطان نے انہیں اندلس کے پیادوں اور تیر اندازوں کی مدد دی جو قلعوں سے جنگ کرنے اور پڑاؤ کو آواز دینے کے عادی ہیں تو وہ اس کی مدد کو دوڑے اور انہوں نے اپنی واپسی پر اپنا حصہ سلطان کی طرف بھیج دیا جو ۷۰۲ھ میں پہنچ گیا اور انہیں دشمن کے قتل کرنے اور برباد شدہ شہر میں اثر حاصل تھا پھر محمد بن الاحمر المخلوع کو سلطان کی دوستی میں مفاخرانہ مقابلوں سے کچھ بات معلوم ہوئی تو اس نے ھراندہ بمن شانجہ کو اوفونش کے پاس بھیجا اور اس نے اس کے ساتھ معاہدہ صلح کر لیا اور ان دونوں کے درمیان یہ معاہدہ ۷۰۳ھ کو طے پا گیا اور اس کی خبر سلطان کو پہنچی تو سلطان اس سے ناراض ہوا اور ۷۰۳ھ کے آخر میں ان کا حصہ ان کو واپس کر دیا اور سلطان کو اس کی خبر ان کے آنے سے ایک سال پہلے مل گئی' حالانکہ انہوں نے جنگوں میں بڑی شجاعت اور خونریزی کا مظاہرہ کیا تھا اور

اس نے ان سے غم کو پوشیدہ رکھا۔

ابن الاحمر کا سلطان کی مدافعت کے لئے تیاری کرنا: اور ابن الاحمر اور اس کے مددگاروں نے سلطان کی مزاحمت کرنے اور اس پر حملہ کرنے کے لئے گھات لگانے کی تیاری کی اور اس نے اپنے عم زاد رئیس ابوسعید فرج بن اسماعیل بن محمد بن نصر حاکم مالقہ کو اشارہ کیا جو قرابت کے لحاظ سے اس کا مددگار تھا کیونکہ وہ اس کی بہن کا رشتہ دار تھا اور غربیہ کی سرحد میں اس کی وجہ سے طاقت ور تھا' پس اس نے اُسے سلطان کی اطاعت چھوڑنے اور ابن الغرنی سے گرفتار کرنے اور ابن الاحمر کی حکومت کی طرف رجوع کرنے کے بارے میں اہل سبتہ سے سازش کرنے کا اشارہ کیا اور ابراہیم الفقیہ ابوالقاسم الغرنی کے زمانے میں ۷۰۶ھ سے لے کر اہل سبتہ کی امارت اس کے بیٹے ابوحاتم کے پاس تھی اور ابوطالب حکم میں اس کا مددگار تھا مگر اس نے ریاست کی طرف میلان رکھنے اور ابوحاتم کے اپنے بڑے بھائی کے حق کو قبول کرنے کے باوجود گمنامی کو ترجیح دینے اور اس کے الداعی کے پاس گئے بغیر اس کی بات قبول کرنے کی وجہ سے اس کے خلاف سرکشی اختیار کر لی پس ایک عرصہ تک دونوں کا معاملہ درست رہا اور شروع شروع میں ان دونوں کی سیاست میں سلطان کی دعوت سے وابستگی اختیار کرنا اور اس کی اطاعت کرنا اور بادشاہ کے محلات میں رہائش سے کنارہ کشی کرنا اور حتیٰ المقدور سلطان کی نخوت سے بچنا شامل تھا پس انہوں نے قصبہ میں اشراف گھرانوں کے قائد عبداللہ بن مخلص کو اتارا اور شہر کے احکام اور اس کے محافظوں کا کنٹرول اسے سپرد کیا پس وہ اس وجہ سے سالوں مقتدر رہا پھر یحییٰ بن ابی طالب نے اسے ایک ملوکی طعنے سے ناراض کر دیا اور دعوے کی وجہ سے رشتہ داروں میں اس کے احکام کو روک دیا پھر اس نے اس کے باپ کو اس کے خلاف برانگیختہ کیا اور اس سے محافظوں کو عطیات دینے کے لئے ٹیکس کا حساب مانگا اور اس کے مقام اور انس پر اعتماد کے باعث اس کے پیچھے جو بدظنی اور شک پایا جاتا تھا وہ اس سے غافل رہے اور اس کے باوجود وہ پہلے کی طرح سلطان کی دوستی اور اس کی دعوت اور اس کے اوقات میں اس کے پاس جانے کے پابند رہے اور جب سلطان سے ابن الاحمر کی دوستی بگڑ گئی اور اس نے سبتہ سے سازش کا معاہدہ کر لیا تو اس نے حاکم قصبہ کے پوشیدہ غم کی طرف راہ پا لیا۔

رئیس ابوسعید کی سازش: پس رئیس ابوسعید نے جو مالقہ کی سرحد کا حاکم اور سبتہ میں اس کا پڑوسی تھا' اس سے سازش کی اور اس سے بنی الغرنی کے ساتھ خیانت کرنے کا وعدہ کیا اور یہ کہ وہ اپنے بحری بیڑوں کے ساتھ ان کی مصاحبت کرے گا پس رئیس ابوسعید بحری بیڑوں کے بنانے اور لوگوں کو سرحدوں کے بند کرنے کے لئے جمع کرنے میں لگ گیا اور یہ کہ مالقہ کے دشمن گھات میں ہیں اور اس نے انہیں سواروں' پیادوں' تیراندازوں اور خوراک سے بھر دیا اور لوگوں سے اپنے ارادے کو پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ اس کے بحری بیڑوں نے ۲۷ شوال ۷۰۵ھ کو سبتہ کو چھوڑ دیا اور حاکم قصبہ کے مقررہ کردہ وقت کے مطابق اس کے میدان میں لنگرانداز ہو گیا پس اس نے اسے اپنے قلعے میں داخل کر دیا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کی فصیلوں پر اپنے جھنڈے لہرا دیے اور اس نے اپنی فوجوں کو یکے بعد دیگرے شہر میں بھیجا تو وہ ہر طرف سے آ گئیں اور وہ سوار ہو کر بنی الغرنی کے گھروں میں گیا اور انہیں اور ان کے والد اور ان کے خواص کو گرفتار کر لیا اور سلطان کو غرناطہ میں خبر پہنچ گئی اور وزیر ابوعبداللہ بن الحکیم پہنچ گیا اور اس نے لوگوں میں امان کا اعلان کر دیا اور عام انصاف کیا اور ابن الغرنی کو کشتی میں سوار کروا کر مالقہ بھجوا دیا پھر وہ غرناطہ گئے اور ابن الاحمر کے پاس آئے تو اس نے ان کی آمد کو بڑی بات قرار دیا اور لوگوں کو

ان کی پیشوائی کے لئے بھجوایا اور ان کے لئے بڑے بڑے جلسے کئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی بیعت دے دی اور اپنی پیغامبری کا فرض پورا کر دیا اور انہیں محلات میں اتارا گیا اور انہیں بہترین وظائف دیے گئے اور وہ اندلس میں ٹھہر گئے اور اس کے بعد مغرب کی طرف چلے گئے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

رئیس ابوسعید کی خودمختاری: ابوسعید سبتہ کی امارت میں خودمختار ہوگیا اور اس نے اس کی اطراف کو درست کیا اور اس کی سرحدوں کو بند کیا اور اپنے عم زاد حاکم اندلس کی دعوت کو اس کے اکناف میں قائم کیا اور عثمان بن ابی العلا بن عبداللہ بن عبدالحق جو مرینی حکومت کے شریف الاصل لوگوں میں سے تھا' وہ اس کی مصیبت میں مالقہ کے ساتھ جنگ کرنے والوں کا امیر بن کر اور اس کی محبت کے تحت ان کی پارٹی کا قائد بن کر سمندر پار کر گیا پس اس نے اُسے مغرب کا بادشاہ بنانے کے بارے میں طمع سازی کی اور اس بارے میں قبائل غمارہ سے گفتگو کی تو وہ متذبذب ہو گئے اور یہ تمام بات سلطان کو پہنچ گئی جب کہ وہ تلمسان کے محاصرہ میں اپنے پڑاؤ میں تھا تو وہ غضب ناک ہوگیا اور فریادی نے اس سے مدد مانگی تو اس نے اپنے بیٹے امیر ابوسالم کو اس شگاف کے بند کرنے کے لئے بھیجا اور وہ اس کے پاس فوجیں لے کر آیا اور قبائل ریف اور بلاد تازی سے اسے فوجیں جمع کرنے کا حکم دیا پس وہ جلدی سے وہاں گیا اور اس کی فوجوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور مدت تک وہ اس کا محاصرہ کئے رہا پھر عثمان بن ابی العلاء نے اس پر شب خون مارا تو اس کے پڑاؤ میں کھلبلی مچ گئی اور وہ وہاں سے شکست کھا کر بھاگ گیا پس سلطان اس سے ناراض ہو گیا اور عثمان بن ابی العلاء سبتہ کے نواح اور بلادِ غمارہ میں چلا گیا اور تکیاس پر متغلب ہوگیا اور ۷۰۶ھ کے آخر میں سبتہ پر اُن کے غلبہ کے ایک سال بعد' سلطان کے حکم کو قائم کرتا اور اپنے لئے دعا کا اعلان کرتا ہوا قصر ابن عبدالکریم تک پہنچ گیا پس سلطان نے تلمسان کے معاملے میں اس پر حملہ کرنے کا اردہ کر لیا اس لئے کہ اگر اس کی ہلاکت میں قضاوقدر کی رکاوٹ نہ ہوتی تو وہ ہلاکت اور انتشار کے کنارے پر تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

بنی عبدالواد میں سے بنی کمی کے بغاوت کرنے اور ارض سوس میں ان کے خروج کرنے کے حالات

بنی عبدالواد کا یہ قبیلہ بنی علی کے بطون میں سے ہے جو ایت القاسم کی قوم میں سے ہیں اور یہ اپنی ریاست میں کندوز کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جب زیان' علی بن ثابت بن محمد کی اولاد کا جو طاع اللہ کی اولاد میں سے ہیں' بااختیار امیر بن گیا تو اللہ نے اسے جو امارت دی تھی اس کندوز نے اس کے بارے میں اس سے حسد کیا اور اس کی باگ دوڑ کے بارے میں

اس سے کش مکش کی اور زیان نے اس کی پوزیشن کو معمولی خیال کیا اور اس کی پرواہ نہ کی پھر اس کی قوم کے اوباش لوگ اس کے خلاف جمع ہو گئے اور اس سے جنگ کی ٹھان لی اور زیان‘ کندوز کے ہاتھوں مارا گیا اور اولاد علی کی امارت جابر بن محمد بن یوسف نے سنبھال لی پھر امارت ان میں ایک دوسرے کو منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ دوبارہ ثابت بن محمد کے لڑکے کو مل گئی اور ابوعزہ زکرار بن زیان خود مختار امیر بن گیا‘ مگر اس کے دن تھوڑے تھے اور اولادِ بنی کی اور اولاد طاع اللہ کے درمیان اتحاد پیدا ہو گیا اور وہ کینوں کو بھول گئے اور طاع اللہ کی امارت یغمراسن بن زیان کے بیٹوں کو مل گئی اور انہوں نے عبدالواد کے تمام قبائل کو اپنے پیچھے چلا لیا اور یغمراسن نے اپنے باپ زیان کے قاتل کندوز سے بدلہ لینے کی کارروائی کی اور اسے اپنے گھر میں دھوکے سے قتل کر دیا۔

کندوز کا قتل: اس نے اسے ایک دعوت میں بلایا اور اپنے باپ کے بیٹوں کو جمع کیا اور جب وہ المنہان سے ایک جگہ پر بیٹھ گیا تو انہوں نے اس کے سر کو اپنی ماں کے پاس بھیجا تو اس نے اس سے اپنے دل کو ٹھنڈا کرنے کے لئے چولہے کا تیسرا پایہ بنا کر اس پر ہانڈی رکھ دی اور یغمراسن نے بقیہ بنی کندوز سے اپنے حق کا مطالبہ کیا تو وہ اس کے مطالبہ کے آگے بھاگ گئے اور بہت دور چلے گئے اور امیر ابی زکریا بن عبدالواحد بن ابی حفص سے جا ملے اور کئی سال تک اس کی چوپال میں مقیم رہے اور وہ اپنی امارت کے بارے میں عبداللہ بن کندوز کی طرف رجوع کرتے تھے پھر انہوں نے صحرائی دور کو یاد کیا اور زناتہ کے قبیلے کے مشتاق ہوئے اور مغرب کو واپس ہوئے اور اپنے ہمسر بنی مرین سے جا ملے اور عبداللہ بن کندوز‘ یعقوب بن عبدالحق کے ہاں اترا تو وہ اس سے نہایت فراخ دلی اور حسن سلوک کے ساتھ ملا‘ جس سے اس کا دل خوشی سے لبریز ہو گیا اور اس نے اس کی خوشحالی کے متعلق تاکید کی اور اسے مراکش کی جانب اس قدر جاگیر دی جو اس کو اور اس کی قوم کو کفایت کرنے والی تھی اور اس نے انہیں وہاں اتارا اور اس کے اونٹوں اور اونٹنیوں کے لئے چراگاہیں تلاش کرنے کے لئے حسان بن ابی سعید الصبیحی اور اس کے بھائی موسیٰ کو مقرر کیا جو ان کے رشتہ داروں اور مددگاروں میں سے تھے اور اس نے عبداللہ سے مہربانی کی اور اپنی مجلس میں اس کے مقام کو بلند کیا اور اس کے بہت سے امور میں اس کے لئے کافی ہو گیا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس نے ۶۶۵ھ میں اسے اس کے بھائی عامر بن ادریس کے ساتھ حاکم افریقہ المستنصر کے پاس بھیجا اور یہ بنو کندوز مغرب اقصیٰ میں ٹک گئے اور ان کا یہی حال رہا اور یہ بنی مرین کے قبائل کے مددگاروں میں شامل ہونے لگے۔

عبداللہ بن کندوز کی وفات: اور عبداللہ بن کندوز فوت ہو گیا اور اس کی امارت اس کے بعد اس کے بیٹے عمر کو ملی اور جب سلطان یوسف بن یعقوب نے اپنے عزائم کو بنی عبدالواد کی طرف پھیرا اور تلمسان سے مقابلہ کیا اور اس کا طویل محاصرہ کیا اور بنو مرین اور ان کے رشتہ داروں نے بنو عبدالواد پر احسان کیا اور ان سے حسن سلوک کیا تو انہیں غیرت نے گناہ میں لگا دیا اور تکبر نے انہیں آ لیا پس ان بنو کندوز نے سلطان کی مخالفت کرنے اور اس کے خلاف بغاوت کرنے کی ٹھان لی اور ۷۰۳ھ میں حاحہ چلے گئے اور امیر مراکش یعیش بن یعقوب نے ۷۰۴ھ میں ان سے جنگ کرنے کے لئے اجتماع کیا اور انہوں نے تادرت میں اس سے جنگ کی اور ان کی مخالفت پر قائم رہے پھر ۷۰۴ھ میں یعیش اور اس کی فوجوں نے دوسری بار تامطریت میں ان سے جنگ کی اور انہیں ایسی عظیم شکست دی جس نے ان کے بازو توڑ دیے اور ان کی امارت کو کمزور کر دیا اور بنی عبدالواد کی ایک جماعت ازعار اور تاکماتین قتل ہو گئی اور یعیش بن یعقوب نے بلادِ سوس میں خوب قتلام کیا اور اس کے

دارالخلافہ اورام القریٰ تارودانت کو تباہ و برباد کر دیا' جہاں پر عبدالمومن کے سوس پر مقرر کردہ بقیہ امراء میں سے عبدالرحمٰن بن الحسن بن یدر موجود تھا اوران کا تذکرہ پہلے بیان ہو چکا ہے اوراس کے اور معقلی عربوں اور بنی حسان کے جوانوں کے درمیان جب سے موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہوا تھا جنگ جاری تھی جس میں پانسہ پلٹتا رہتا تھا' اوران جنگوں میں سے ایک جنگ میں ۶۶۸ھ میں اس کا چچا علی بن یدر ہلاک ہو گیا اور کچھ وقت کے بعد اس کی امارت اس عبدالرحمٰن کو مل گئی اور وہ مسلسل اس سے برسر پیکار رہے یہاں تک کہ یعیش بن یعقوب نے سوس پر قبضہ کرلیا اوراس کے دارالخلافہ تارودانت کو تباہ و برباد کر دیا' پھراس کے بعد ۷۰۷ھ میں عبدالرحمٰن نے اپنے اور اپنے تارودانت کے لوگوں کے معاملے میں غور وفکر کیا اوران بنو یدر کا خیال ہے کہ وہ اس محل میں پہلے عربوں کے عہد سے قیام پزیر ہیں اور وہ ہمیشہ سے اس کے امیر ہیں اورانہیں اس کی امارت وراثت میں ملتی آ رہی ہے۔

ابن خلدون سے اولاد عبدالرحمٰن کے ایک بڑے شیخ کی ملاقات: اور میں نے سلطان ابی عنان اوراس کے بھائی ابی سالم کے بعد اولاد عبدالرحمٰن کے ایک بڑے شیخ سے ملاقات کی تو اس نے بھی مجھے اسی قسم کی بات بتائی نیز یہ کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں واللہ اعلم اور بنو کندوز ہمیشہ صحرائے سوس میں بھگوڑے رہے یہاں تک کہ سلطان فوت ہو گیا اوراس کے بعد انہوں نے دوبارہ بنی مرین کے ملوک کی اطاعت اختیار کر لی اور جو جرم وہ پہلے کر چکے تھے انہیں معاف کر دیا اورانہیں دوبارہ دوستی کے مقام پر کھڑا کر دیا اور وہ اس دور تک ان کے خیر خواہ اور مخلص دوست ہیں جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

ابوالملیانی کی تلبیس سے مصامدہ کے مشائخ کی وفات کے حالات

مغراوہ ثانیہ کے حالات میں ہم نے ابوالملیانی کی شان اوراس کی اولیت اور ملیانہ میں اس کے بغاوت کرنے اور اسے روند نے پھر وہاں سے اپنے لشکر کو ہٹانے اور سلطان بنی مرین یعقوب بن عبدالحق کے پاس چلے جانے کے حالات بیان کر چکے ہیں اوراس نے اسے جس مقام عزت پر اتارا اس کا بھی ذکر کر چکے ہیں اوراس نے اسے کمائی کے ذریعے کے طور پر اغمات کا شہر جاگیر میں دیا تو وہ وہیں ٹک گیا اور جو کچھ اس نے موحدین کے اعضاء اور قبریں اکھیڑ کر ان کی توہین کی اس سے سلطان اور لوگ اس سے ناراض ہو گئے اور جب اس نے یہ کام کیا تو مصامدہ نے اس پر حملہ کے لئے گھات لگائی اور جب یعقوب بن عبدالحق فوت ہو گیا تو یوسف بن یعقوب نے اسے مصامدہ کے ٹیکس پر عامل مقرر کیا مگر اس نے اس کے جمع کرنے کی سکت نہ پائی اوران کے مشائخ نے سلطان کے پاس اس کی چغلی کی کہ اس نے اپنے لئے مال کو روک رکھا ہے اور انہوں

نے اس کا محاسبہ کیا اور اس کے بارے میں چغلی کی تصدیق کی تو سلطان نے اسے قید کر دیا اور اسے دور بھجوا دیا اور ۶۸۶ھ میں وہ فوت ہو گیا اور سلطان نے اس کے بھتیجے کو منتخب کر لیا اور اسے اپنی خط و کتابت پر مقرر کیا اور اس نے اس کے مددگاروں کے ساتھ اس کے دروازے پر قیام کیا اور سلطان مصامدہ کے مشائخ میں سے ہنتاتہ کے سردار علی بن محمد اور کرمتہ کے سردار عبدالکریم بن عیسیٰ پر ناراض ہوا اور اپنے بیٹے امیر علی کو مراکش میں ان کے قید کرنے کا اشارہ کیا تو اس نے ان دونوں کو بیٹوں اور خواص سمیت قید کر دیا اور اس بات کو احمد بن الملیانی نے محسوس کیا اور بدلہ لینے میں جلدی کی اور حکومت کے خط پر سلطانی علامت ہوتی تھی جو ایک کاتب سے مختص نہ تھی بلکہ ان میں سے ہر کوئی جب اپنے خط کو مکمل کر لیتا تو وہ اس پر وہ علامت لگا لیتا' کیونکہ وہ سب کے سب ثقہ اور امین تھے اور سلطان کے ہاں وہ کنگھی کے دندانوں کی طرح تھے۔

احمد بن الملیانی کا امیر مراکش کو خط لکھنا: پس احمد نے الملیانی نے سلطان کے بیٹے امیر مراکش کو ۶۹۷ھ میں اس کے باپ کے حکم کے بارے میں ایک خط لکھا جس میں اس نے اسے مصامدہ کے مشائخ کے قتل کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ انہیں آنکھ جھپکنے کی بھی مہلت نہ دے اور اس نے اس پر وہ علامت بھی لگائی جس سے احکام نافذ ہوتے تھے اور خط پر مہر لگا دی اور اسے ڈاک کے ساتھ بھیج دیا اور خود بچ کر تلمے شہر میں چلا گیا اور لوگوں نے اس کے معاملے میں تعجب کیا اور جب سلطان کے بیٹے کو مراکش میں خط ملا تو وہ مصامدہ کے مقید لوگوں کو ان کے مقتل میں لے گیا اور اس نے علی بن محمد اور اس کے بیٹوں اور عبدالکریم بن عیسیٰ اور اس کے بیٹوں عیسیٰ' علی' منصور اور بھتیجے عبدالعزیز کو قتل کر دیا اور امیر نے اپنے وزیر کو اپنے باپ کے پاس خبر دے کر بھیجا تو اس نے اسے ناراض ہو کر اسی وقت قتل کر دیا اور ایلچی کو اپنے بیٹے کے قید کرنے کے لئے بھیجا اور اس نے ابن الملیانی کو تلاش کیا تو وہ گم ہو گیا اور تلمسان چلا گیا اور آلِ زیان کے ہاں اترا' اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ پھر وہ اس کے بعد' اسی سال سلطان کے اندلس سے چلے جانے پر اندلس چلا گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور اس دن سے سلطان نے اپنی علامت کے بارے میں اسی پر اکتفا کیا جسے وہ اپنے پروردہ لوگوں میں سے چنتا اور اس کی امانت پر اعتماد کرتا اور اس نے اس دور میں اس کام کے لئے عبداللہ بن ابی مدین کو اپنا خاص آدمی مقرر کیا جو اس کے امورِ مملکت کو سرانجام دیتا تھا پس اس کے بعد یہ اس دور تک مختص ہو گیا۔

سلطان یعقوب کا بچپن: سلطان یعقوب اپنے بچپن میں اپنی لذات کو ترجیح دیتا تھا اور انہیں اپنے باپ یعقوب بن عبدالحق سے اس کے دینی مقام اور وقار کی وجہ سے چھپاتا تھا وہ شراب نوشی کرتا تھا اور ہم نشین شراب نوشوں کے ساتھ ہمیشہ اسے پیتا تھا اور فاس کے معاہد یہودیوں میں سے خلیفہ بن وقاصہ امراء کے دستور کے مطابق اس کے گھر میں اس کی آمدنی و مصارف کا ذمہ دار تھا اور وہ کئی قسم کی خدمات کی وجہ سے اس کے قریب تھا پس اس امیر نے اسے شراب کشید کرنے اور اس کی نگرانی کرنے پر مقرر کر دیا اور اسے اس وجہ سے اس کے ساتھ خلوت کا موقع بھی ملتا تھا جو قسمت نے اس کے لئے مقرر کر دیا تھا' یہاں تک کہ یعقوب بن عبدالحق فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے یوسف نے اس کی حکومت کا بار اٹھا لیا اور بادہ نوشوں کی بادہ نوشی میں بھی مسلسل اس کو خلوتیں حاصل رہیں اور اس وجہ سے ابن وقاصہ اس کی خلوت میں منفرد ہو گیا نیز اس کے وکیلِ آمدنی و مصارف ہونے کی وجہ سے اس کی ریاست کی عظمت بڑھ گئی اور حکومت میں اس کی شان بلند ہو گئی اور خواص اس سے احکام حاصل کرتے پس اسے ان کے درمیان وجاہت حاصل ہو گئی اور حکومت کی بڑائی سے اس کی قدر بڑھ گئی۔

ابن خلدون کے شیخ کا بیان: اور مجھے میرے شیخ الابلی نے بتایا کہ اس خلیفہ کا ایک بھائی ابراہیم نام تھا اور ایک عم زاد خلیفہ کے نام سے موسوم تھا جسے لوگوں نے صغیر کا لقب دیا تھا کیونکہ وہ اس نام سے چھوٹے مقام کا حامل تھا اور بنی السبتی میں اس کی رشتہ داری تھی جن کا سردار موسیٰ تھا جو آمدنی و مصارف کی ذمہ داری میں اس کا نائب تھا' پس سلطان اپنی جوانی اور کھیل کے نشہ سے ہوش میں نہ آیا یہاں تک کہ اس نے انہیں اس حال میں پایا جس میں انہوں نے وزراء' شرفاء' علماء اور ایک پارٹی کو دھوکے سے قتل کرنے کا پروگرام بنایا تو اس بات نے اُسے پریشان کر دیا اور وہ ان کی نگرانی کرنے لگا اور اس نے اس کے مخلص دوست عبداللہ بن ابی مدین تک پہنچنے کا راستہ معلوم کر لیا پس اس نے اس کے ہاں ان کا بندوبست کرنے کے لئے راہ نکالی اور اسے ان پر حملہ کرنے کی راہ بتائی تو اس نے ان پر ایک ہی زبردست حملہ کیا اور وہ شعبان ۷۰۱ھ میں تلمسان کے محاصرہ میں اس کے پڑاؤ میں قید ہو گئے اور اس نے آزمائش میں ڈالنے کے بعد خلیفہ کبیر اور اس کے بھائی ابراہیم اور موسیٰ بن السبتی اور اس کے بھائیوں کو قتل کر دیا اور ان کا مثلہ کیا اور ان کے خواص و اقارب اور رشتہ داروں پر بھی مصیبت آئی اور ان میں سے کوئی باقی نہ بچا اور اس نے ان میں سے خلیفہ اصغر کو اس کی حقارت کے لئے باقی رکھا یہاں تک کہ اس نے جن لوگوں کو بعد میں قتل کیا ہم ان کا ذکر کریں گے اور ان کے بقیہ لوگوں کی توہین کی اور حکومت ان کی گندگی سے پاک ہو گئی اور اس سے ان کی ریاست کی برائی دور ہو گئی۔ والامور بیداللہ سبحانہ.

فصل

سلطان ابو یعقوب کی وفات کے حالات

سلطان کے مددگاروں اور خواص میں ابوالملیانی کے آختہ غلاموں میں سے ایک غلام سعادت نامی تھا اور وہ سلطان کے پاس اس وقت آیا جب وہ خود مراکش کا عامل تھا اور وہ پرلے درجے کا جاہل اور غبی تھا اور سلطان آختہ غلاموں کو اپنے اہل سے ملاتا تھا اور محارم کو بھی ان سے پردہ نہیں کرواتا تھا اور جب اس کے غلام العز کا واقعہ ہوا اور اس پر ایک حرم کے ساتھ سازش کرنے کا اتہام لگایا گیا اور شک کی بنا پر قتل کر دیا گیا تو سلطان کو اپنے بہت سے خواص کے بارے میں جو اس کے گھر میں رہتے تھے شک پیدا ہو گیا اور اس نے تمام آختہ غلاموں کو قید کر دیا جن میں ان کا نمبردار عنبر الکبیر بھی شامل تھا اور اس نے بقیہ غلاموں کو چھپا دیا تو وہ ڈر گئے اور اس خبیث خصی کے شیطانی نفس نے اسے سلطان پر اچانک حملہ کرنے کی سجھائی تو یہ اس کے پاس گیا اور وہ اپنے محل کے ایک کمرے میں تھا' اس نے اُسے اطلاع دی تو اس نے اسے آنے کی اجازت دے دی' اس نے اسے دیکھا کہ وہ حنا لگا کر اپنے بستر پر لیٹا ہوا ہے تو اس نے اس پر حملہ کر کے نیزے مار مار کر اس کی آنتیں کاٹ دیں اور بھاگتا ہوا باہر نکل گیا اور ایک مددگار نے اس کا تعاقب کیا تو اس نے اسے شام کے وقت تاسلہ کی جانب پا کر پکڑ لیا اور اُسے

محل میں لایا گیا تو غلاموں اور خواص نے اسے قتل کر دیا اور سلطان کی میت دن کے آخر تک پڑی رہی پھر ۷ ذوالقعدہ ۷۰۶ھ کو بروز بدھ وارفوت ہو گیا اور وہیں دفن کیا گیا پھر جب گھبراہٹ ختم ہوئی تو اس کی میت کو ان کے قبرستان شالہ میں لا کر اس کے اسلاف کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ والبقاء للّٰہ وحدہ

فصل

سلطان ابوثابت کی حکومت کے حالات

جب امیر ابوعامر بن سلطان ابویعقوب اور اس کا ولی عہد بلاد بنی سعید' غمارہ اور الریف میں ۶۹۸ھ میں جلاوطنی کی حالت میں مر گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اس نے اپنے دولڑکے عامر اور سلیمان ان کے دادا سلطان کی کفالت میں اپنے پیچھے چھوڑے اور وہ اس کی محبت اور اس کے دور ہونے کی وجہ سے ان دونوں سے محبت رکھتا تھا اور ان دونوں سے اس کی آنکھ ٹھنڈی تھی اور اس کے دل میں ان کی محبت پائی جاتی تھی پس وہ ان دونوں پر مہربان ہوا اور انہیں اپنے دل میں جگہ دی اور امیر ابوثابت عامر نے اپنی قوم کو اقدام و جرأت اور شجاعت میں ذلیل کیا اور بنی ورتاجن میں اسے ماموں کا رشتہ تھا پس سلطان کی وفات کے وقت انہوں نے اسے تعریض کی اور اسے بیعت کے لئے بلایا اور اس کی بیعت کر لی اور اس کے باپ عز کا چچا امیر ابویحییٰ بن یعقوب بھی اتفاقاً وہاں آ گیا تو انہوں نے اُسے اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور اگر اس کے پاس آدمی ہوتے تو وہ اس سے امارت کا زیادہ حق دار تھا پس اس نے فرمانبرداری اختیار کر لی اور غم کو پوشیدہ رکھا اور سلطان کی وفات کے وقت خواص اور وزراء جلدی سے نئے شہر میں آئے اور اس کے بیٹے امیر ابوسالم کی بیعت کر لی اور قریب تھا کہ بنی مرین کا اتحاد پارا پارا ہو جاتا ...... پس اسی وقت امیر ابوثابت نے عثمان بن یغمراسن کے بیٹوں امیر ابوزیان اور ابوحمو کو تلمسان کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے ان سے الگ ہو جانے کا معاہدہ کیا پھر اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ اُسے آلہ سے مدد دے اور اگر وہ بات نہ ہو جو وہ چاہتا ہے تو وہ دونوں گھر کا کونہ اسے دکھائیں اور معاہدہ کے لئے ابوحمو آیا تو اس نے اُسے خوب مضبوط کیا اور بنی مرین کی اکثریت اور ارباب حل وعقد امیر ابوثابت کی طرف مائل ہو گئے اور ابوسالم کی بیعت کے لئے صرف اہل وعیال' وزراء' خواص' فوجیں اور بے سمجھ لوگ رہ گئے اور نئے شہر میں اس کا بسیرا تھا اور انہوں نے اسے جنگ کا مشورہ دیا اور وہ فوجوں کو منظم کر کے نکلا اور کھڑا ہوا اور ڈر گیا اور جنگ کرنے سے بزدلی دکھائی اور ان سے کل پیشقدمی کرنے کا وعدہ کیا اور پلٹ کر اپنے محل میں آ گیا تو وہ اس سے مایوس ہو گئے اور چپکے چپکے کھسک کر امیر ابوثابت کے پاس آ گئے اور وہ ان پر جھانکنے والے پہاڑ کی ایک نگرانی چوکی میں تھا اور جب ابوسالم شہر میں رک گیا تو یک دم تمام مددگار اس کے پاس جمع ہو گئے اور جب اس کے پاس قبائل اور فوج پورے ہو گئے۔

جدید شہر پر حملہ: تو اس نے سلطان کے ٹھکانے جدید شہر اور اس کے محلات کی باڑ اور اس کے عزم کی سکم پر حملہ کیا اور موقع پر اس کے چوک تک پہنچ گیا اور ابوزید یخلف بن عمران الفودوری اس کے مقابلہ میں نکلا تو وہ ابویحییٰ کے حکم سے گھوڑے سے اتر کر پیادہ ہو گیا اور اس کے سامنے نیزوں کی ضربوں سے قتل ہو گیا اور ابھی اسے وزیر نے تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا اور سلطان نے اسے اس کی وفات سے قبل شعبان ۶۰ ےھ میں وزیر بنایا تھا اور ابوسالم مغرب کی طرف بھاگ گیا اور اس کے خاندان میں سے رحو بن عبداللہ بن عبدالحق بن العباس اور رحو کے بیٹوں عیسیٰ اور علی اور ان کے بھتیجے جمال الدین بن موسیٰ نے اس کی مصاحبت کی اور امیر ابوثابت نے اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اور انہیں ندرومہ میں گرفتار کر لیا۔

ابوسالم اور جمال الدین کے قتل کا حکم: اور ابوسالم اور جمال الدین کے قتل کرنے اور دوسروں کے باقی رکھنے کے بارے میں سلطان کا حکم نافذ ہوا اور اس نے شہر کے دروازے کے جلانے کا حکم دیا تا کہ فوج اسے فتح کرے پس ان کے گھر کے وکیل آمدنی و مصارف عبداللہ بن ابی مدین کاتب نے ان پر جھانکا اور اسے ابوسالم کے فرار کرنے اور اس کی اطاعت پر لوگوں کے اتفاق کرنے کی اطلاع دی اور وہ رات بھر اس خوف سے ان کے ساتھ صلح کی طرف مائل رہا کہ کہیں فوج نادانی سے ان کے گھر پر حملہ نہ کر دے' حتیٰ کہ صبح ہو گئی پس اس نے صلح کر لی اور امیر ابویحییٰ نے اسے ابوالحجاج بن اشقیلولہ کے قید کرنے کا حکم دیا تو اس نے قدیم عداوت کی وجہ سے اسے قید کر لیا پھر اس نے اُسے قتل کرتے اور اس کے سر کو بھیجنے کا حکم دیا پس اسے قتل کر دیا گیا اور اس رات سلطان نے آگ جلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ اس نے تاریکی کو روشن کر دیا اور اس نے سوار ہو کر رات گزاری اور اس کی صبح کو محل میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھنے کے بعد اس کے جسم کو دفن کیا اور جب امیر ابویحییٰ کی نمائندگی زیادہ ہو گئی تو وہ اس کے مقام سے تنگ ہو گیا اور اس نے اس کے بارے میں القرابہ کے سردار عبدالحق بن عثمان بن امیر ابی یفرن محمد بن عبدالحق اور اس کے پاس جو وزیر موجود تھے جیسے ابراہیم بن عبدالجلیل الونکاسی اور ابراہیم بن عیسیٰ الیرنیانی وغیرہ خواص سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کے قتل کا مشورہ دیا اور اس کے بارے میں ایسے الفاظ میں شکایت کی گئی جن کا مفہوم سلطان اور اس کی حکومت کے بارے میں تاک رکھنا اور اس کی حکومت کے لئے پارٹی تلاش کرنا تھا اور امیر ابویحییٰ بیعت کے تیسرے روز سوار ہو کر محل کی طرف گیا تو سلطان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ بیویوں کی طرف چلا گیا تا کہ ان کے بھائی سلطان کی تعزیت کرے پھر وہ خواص سے جنگ کرنے کے لئے نکلا تو سلطان اس سے پیچھے رہ گیا اور اس نے عبدالحق بن عثمان کے ساتھ اسے گرفتار کرنے کے لئے سازش کی تھی تو اس نے ایسے ہی کیا پھر سلطان بڑے اعتماد کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا تو اس نے اس کا کام تمام کرنے کا حکم دیا اور اس کو مہلت نہ دی اور اس نے اس کے وزیر عیسیٰ بن موسیٰ الفودوری کو اس کے ساتھ ملا دیا اور اس گروہ کے ہلاک ہونے کی خبر پھیل گئی تو القرابہ اس سے ڈر گئے۔

یعیش بن یعقوب اور اس کے بیٹے کا فرار: اور سلطان کا بھائی یعیش بن یعقوب اور اس کا بیٹا عثمان جو اپنی ماں قصینت کے نام سے مشہور تھا اور مسعود بن امیر ابی مالک اور عباس بن رحو بن عبداللہ بن عبدالحق فرار ہو کر سب کے سب عثمان بن ابی الکلاء کے پاس غمارہ میں اس کی جگہ پر پہنچ گئے اور نمائندگی سے فضا خالی ہو گئی اور سلطان اپنی قوم کی حکومت میں خود مختار ہو گیا اور جھگڑا کرنے والوں کے شر سے محفوظ ہو گیا اور جب اس کی حکومت مکمل ہو گئی اور ملک کا معاملہ مرتب و منظم ہو گیا تو اس نے بنی عثمان بن یغمراسن کے ساتھ ان کے پاس سے چلا جانے کا عہد پورا کیا اور وہ ان تمام بلاد سے ان کے لئے

دست بردار ہو گیا' جو بلادِ مغرب اوسط میں ان کے مضافات اور بنی توجین اور مغراوہ کے مضافات میں سے اس کی اطاعت میں آ گئے تھے اور عثمان بن ابی العلاء بن عبداللہ بن عبدالحق نے سبتہ میں جو کھلبلی مچائی تھی اور سلطان کی وفات پر اس نے جو اپنی طرف دعوت دی تھی اور بلادِ غمارہ کی طرف جا کر قصر کتامہ پر اس نے جو قبضہ کر لیا تھا اس کی وجہ سے اس نے اسے مغرب کے دارالخلافہ میں بلایا تھا پس اس نے مغرب کی طرف سفر کرنے کا عزم کر لیا اور سفر کے دوران جدید شہر کے باشندوں کی امارت وزیر ابراہیم بن عبدالسلام کو سپرد کی کیونکہ ان دنوں وہ آبادی سے بھرپور اور بے کار لوگوں اور آلہ سے بھرا ہوا تھا پس اس نے ان کا اچھا انتظام کیا اور ان کے لئے میعادیں اور مواعید مقرر کئے کہ وہ سفر کر جائیں اور اسے خالی چھوڑ جائیں' جسے بنو عثمان بن یغمراسن نے بنی مرین کے مغرب کی طرف کوچ کرنے کے وقت برباد کر دیا تھا اور انہوں نے اس کے لئے جنگوں کے وقت مقرر کئے تھے پس انہوں نے اس کے نشانات کو مٹا دیا اور برباد کر دیا اور سلطان نے اپنے قرابت داروں میں سے حسن بن عامر بن عبدالحق انجون کو فوجوں کے ساتھ آگے بھیجا اور اسے ابوالعلاء کے ساتھ جنگ کرنے پر سالار مقرر کیا اور وہ جدید شہر میں ان پہرے داروں کو ملنے کے لئے ٹھہرا جو مشرق کی سرحدوں پر تھے اور جب وہ ان تمام سرحدوں سے بنی عثمان بن یغمراسن کے لئے دست بردار ہو گئے تو وہ ماہ ذوالحجہ میں کوچ کر گیا اور ۰ےکھ کے شروع میں فاس میں داخل ہو گیا۔

ابو ثابت کا مغرب جانا: اور جب ابو ثابت ان کے تلمسانی پڑاؤ سے الگ ہو کر مغرب کو گیا تو اس نے اپنے قرابت داروں میں سے حسن بن عامر بن عبدالحق انجون بن السلطان کو فوجوں کے ساتھ اپنے آگے بھیجا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے اُسے اباولعلاء کے ساتھ جنگ کرنے پر سالار مقرر کیا اور بلادِ مراکش اور اس کے نواح پر اپنے دوسرے عم زاد یوسف بن محمد بن ابی عیاد بن عبدالحق کو امیر مقرر کیا اور اس نے اسے حکم دیا کہ وہ ان کے احوال کی نگرانی کرے تو وہ وہاں گیا اور وہاں اترا پھر اسے بغاوت کا خیال آیا تو اس نے مراکش کے والی کو قتل کر دیا اور آلہ بنایا اور اعلانیہ عیاشی کی اور والی شہر کو پکڑ کر جمادی الاوّل ۷ےکھ میں کوڑا مار کر قتل کر دیا اور اپنی دعوت دی اور سلطان کو اپنی آمد کے آغاز میں ہی اطلاع مل گئی تو اس نے اس کی طرف اپنے وزیر یوسف بن عیسیٰ بن السعود جشمی اور یعقوب بن اصناک کو پانچ ہزار فوج کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور خود بھی ان کے پیچھے ان دستوں کے ساتھ نکلا اور یوسف بن ابی عیاد بھی نکلا اور ربیع سے آگے چلے گئے پس وہ وزیر کے اور اس کی فوجوں کے آگے شکست کھا گیا اور وزیر نے اس کا تعاقب کیا تو وہ اغمات کی طرف بھاگ گیا پھر جبال ہسکورہ کی طرف بھاگ گیا اور اغمات میں سے موسیٰ بن سعید الصبیحی اس کی فصیل سے اتر کر اس کے پاس چلا گیا اور وزیر یوسف مراکش چلا گیا پھر اس کے پیچھے نکل کر اس سے مل گیا اور ان کے درمیان جنگ ہوتی رہی اور ان میں بہت سے آدمی مارے گئے اور وہ ہسکورہ چلا گیا اور سلطان ابو ثابت ۱۵ ارجب ۷ےکھ کو مراکش میں داخل ہوا اور اس نے ان سازش کے چھپانے والوں کے قتل کا حکم دیا جو اس کی بغاوت کے دوران اس کے ساتھ تھے پس انہیں قتل کر دیا گیا۔

یوسف بن ابی عیاد کا جبال ہسکورہ میں جانا: اور جب یوسف بن ابی عیاد' جبال ہسکورہ میں گیا اور مخلوف بن ہنوا کے ہاں اترا اور اس سے پناہ کا عہد لیا تو اس نے سلطان کے خلاف اسے پناہ نہ دی اور اسے گرفتار کر کے اس کے آٹھ ساتھیوں کے ساتھ مراکش لے آیا جنہوں نے اس معاملے میں بڑا پارٹ ادا کیا تھا پس سلطان نے انہیں کوڑوں کے ساتھ

عذاب دینے کے بعد ایک ہی مقتل میں قتل کر دیا اور یوسف کے سر کو فاس بھجوا دیا جسے اس کی فصیل پر نصب کر دیا گیا اور ان کے سوا جن لوگوں نے بغاوت کے بارے میں اس سے سازش کی تھی ان میں خوب قتلام کیا پس ان میں سے کئی لوگ مراکش اور اغمات میں قتل کئے گئے اور اس دوران اس کا وزیر ابراہیم بن عبدالجلیل ناراض ہو گیا تو اس نے اسے اور اس کے بنی دولین اور بنی دمکاسن کے دوستوں کو قید کر دیا اور ان میں سے حسن بن دولین قتل ہو گیا پھر اس نے انہیں معاف کر دیا اور نصف شعبان کو سکسیوی سے جنگ کرنے اور مراکش کی جہات پر قبضہ کرنے کے لئے نکلا تو سکسیوی نے اس کی اطاعت کر لی اور اس کو قیمتی تحائف دیئے تو اس نے اس کی اطاعت و خدمت کو قبول کیا۔

یعقوب بن آصناد کا زکنہ کا تعاقب کرنا: پھر اس نے اپنے سالار یعقوب بن آصناد کو زکنہ کے تعاقب میں بھیجا یہاں تک کہ وہ بلادسوس میں داخل ہو گیا اور وہ اس کے آگے الرمال کی طرف بھاگ گئے اور ان کے اثر و رسوخ کا خاتمہ ہو گیا اور وہ سلطان کے پڑاؤ میں واپس آ گیا اور سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ مراکش کی طرف پلٹ آیا اور ماہ رمضان میں وہاں اترا' پھر بنی وراء کی ایک جماعت کو قتل کرنے کے بعد فاس کی طرف لوٹ آیا اور بلادِ ضہاجہ میں اپنا راستہ بنایا اور بلاد تامسنا میں گیا اور اسے قبائل کی خلط' سفیان بنی جابر اور عاصم کے جشمی عرب ملے تو وہ انہیں آنفا تک ساتھ لے گیا اور ان کے ساتھ شیوخ کو گرفتار کر لیا اور انہیں میں سے جن جیں شیوخ کے متعلق اس کے پاس چغلی کی گئی تھی اس نے انہیں قتل کر دیا اور رمضان کے آخر میں رباط الفتح میں داخل ہو گیا اور اس نے وہاں اعراب کی ایک قوم کو قتل کر دیا جو اس سے جنگ کرنے کو ترجیح دیتی تھی پھر نصف شوال کو وہ آزغار اور الہبط کے ریاحی باشندوں سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر گیا اور اس نے قدیم کینے کو بھڑکایا اور ان میں خوب خونریزی کی اور قیدی بنائے اور فاس کی طرف لوٹ آیا اور نصف ذوالقعدہ کو وہاں اترا کہ اچانک اسے عبدالحق بن عثمان کی شکست اور رومیوں کے اس کی فوجوں کے ساتھ جنگ کرنے اور اس کے ارباب حکومت میں سے عبدالواحد الفوادری کے وفات پانے کی خبر ملی اور یہ کہ جہات غمارہ میں عثمان بن ابوالعلاء کا معاملہ اہمیت اختیار کر گیا ہے پس اس نے اس کے ساتھ جنگ کرنے کی ٹھان لی۔

فصل

بلاد الھبط میں عثمان بن ابوالعلاء کی مزاحمت کے لئے سلطان کے جنگ کرنے اور غلبے کے بعد طنجہ میں اس کے وفات پا جانے کے حالات

جب ۷۰۵ھ میں رئیس ابوسعید فرج بن اسماعیل بن یوسف بن نصر نے سبتہ پر قبضہ کیا تو اس نے وہاں اپنے عم زاد مخلوع محمد بن الفقیہ ابن محمد الشیخ بن یوسف بن نصر کی دعوت کو قائم کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کے مقام امارت مالقہ سے رئیس المجاہدین عثمان بن ابوالعلاء ادریس بن عبداللہ بن عبدالحق جو اس گھرانے کے شریف الاصل لوگوں میں سے تھا' اس کے ساتھ گیا جسے ان میں حکومت کے لئے تربیت دی گئی تھی اور وہ اسے اس لئے اپنے ساتھ لے کر گیا تا کہ وہ اس کے ذریعے سبتہ کے دفاع کے لئے حکومت میں فتنہ پیدا کر کے مغرب کے اتحاد کو پارا پارا کر دے کیونکہ سلطان نے اپنی قوم کو برانگیختہ کیا تھا پس اس نے اسے قابو کر لیا اور اس کی حکومت درست ہوگئی اور عثمان نے ان کی مدد سے مغرب کی حکومت کے بارے میں لالچ کیا اور یہ بات اس کے نفس نے اسے خوبصورت کر کے دکھائی پس وہ سبتہ سے نکلا اور اس کے بعد غازیوں کی فوج پر عمر نے اس کے عم زاد رحو بن عبداللہ کو منتظم مقرر کیا اور وہ بلاد غمارہ میں ظاہر ہوا اور اس نے اپنی دعوت دینی شروع کی اور ان میں سے قبائل نے اسے قبول کیا اور وہ ان کے مضبوط ترین پہاڑ کے قلعہ علودان میں اترا اور انہوں نے موت پر اس کی بیعت کی۔

اصیلا اور العریش پر قبضہ: پھر اس نے اصیلا اور العریش پر حملہ کر کے ان پر قبضہ کر لیا اور یہ سب خبر مرنے والے سلطان ابو یعقوب کو پہنچ گئی پس اس نے ان کے معاملے کی حقارت سے اسے حرکت نہ دی اور اس نے اپنے بیٹے ابو سالم کو فوجوں کے ساتھ بھیجا اور اس نے کئی روز تک سبتہ سے جنگ کی پھر وہاں سے چلا گیا اور اس کے بعد اس نے اس کے بھائی یعیش بن یعقوب کو بھیجا اور اسے طنجہ میں اتارا اور فوجوں کو اس کے پاس اکٹھا کیا اور اسے سرحد بنا دیا اور عثمان بن ابوالعلاء نے اس پر حملہ کیا تو وہ طنجہ سے القصر تک پیچھے رہ گیا پھر اس نے اس کا تعاقب کیا تو قصر کے باشندے یعیش کے ساتھ سوار' پیادہ اور تیر انداز ہو کر نکلے اور وادی وراء تک جا پہنچے پھر شہر تک شکست کھا گئے اور عمر بن یاسین فوت ہو گیا اور عثمان کئی روز تک قصر میں ان کے ہاں مہمان رہا پھر دوسرے روز اس میں داخل ہو گیا پھر سلطان فوت ہو گیا اور یعیش بن یعقوب' ابو ثابت کے خوف سے بھاگ گیا اور عثمان بن ابوالعلاء کے پاس چلا گیا اور کچھ وقت کے لئے ان جہات میں اس کی حکومت قائم ہو گئی اور جب سلطان ابو ثابت مغرب میں اترا تو اُسے مراکش میں یوسف بن ابی عیاد کی بغاوت نے مشغول رکھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ پس اس نے اپنے چچا یعیش بن عبدالحق کی جگہ اپنے گھرانے کے جوانوں میں سے عبدالحق بن عثمان بن محمد بن

عبدالحق کو عثمان بن ابوالعلاء کے ساتھ جنگ کرنے پر سالار مقرر کیا پس وہ اس کی طرف گیا اور ۱۵ ذوالحجہ ۷۰۷ھ کو عثمان اس کے ساتھ جنگ کرنے کو آیا اور اس نے اُسے شکست دی اور اس کے ساتھ جو رومی سپاہی تھے وہ مارے گئے اور اس جنگ میں عبدالواحد الفودوری بھی ہلاک ہو گیا جو سلطان کے تربیت یافتہ جوانوں میں سے وزارت کے ریزرولوگوں میں سے تھا جو عثمان قصر کتامہ کی طرف گیا اور وہاں اتر کر اس کی جہات پر قابض ہو گیا اور اس کے بعد سلطان مراکش کی جنگ سے واپس آیا اور اس نے بیماری اور نفاق کے اثر کا خاتمہ کر دیا' پس اس نے بلادِ غمارہ پر حملہ کرنے کا عزم کیا تا کہ وہ وہاں سے ابن ابوالعلاء کی اس دعوت کے نشان کو مٹا دے جو اس سے اس کے مغرب کے مقبوضات کے بارے میں جھگڑا کرتی تھی اور وہ اُسے اُلٹے پاؤں واپس کر دے اور ابن الاحمر کے ہاتھ سے سبتہ کو لے لے' کیونکہ وہ القرابہ اور ان عیاض کے لئے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ماوراء البحر میں مقیم تھے بغاوت اور خروج کرنے والے کے لئے اڈہ بن گیا تھا پس وہ ۱۵ ذوالحجہ ۷۰۷ھ کو فاس سے اُٹھا اور جب وہ قصر کتامہ پہنچا تو وہاں اس نے تین دن قیام کیا یہاں تک کہ اس کی فوجیں پہنچ گئیں۔

<u>عثمان بن ابوالعلاء کا فرار</u>: اور عثمان بن ابوالعلاء اس کے آگے بھاگ گیا اور سلطان بھی اس کے تعاقب میں گیا اور قلعہ علودان سے جنگ کی اور اس میں بزور قوت داخل ہو گیا اور وہاں اس نے تقریباً چار ہزار آدمیوں کو قتل کیا پھر اس نے الدمنہ شہر سے جنگ کی اور اس میں گھس گیا اور اس نے انہیں بن ابوالعلاء کی اطاعت سے تمسک کرنے اور اس کی مدد کرنے کی وجہ سے خوب قتل کیا اور قیدی بنایا پھر اس نے اچانک القصر پر حملہ کر دیا اور اسے لوٹ لیا پھر طنجہ کی طرف چلا گیا اور آٹھویں ماہ وہاں اترا اور ابن ابوالعلاء اپنے مددگاروں کے ساتھ سبتہ میں رک گیا اور سلطان نے اپنی فوج کے پڑاؤ کے لئے اور سبتہ کی ناکہ بندی کرنے کے لئے تیطاوین شہر کی حد بندی کرنے کا حکم دیا اور اپنی مجلس کے بڑے فقیہ ابویحییٰ بن ابی الصبر کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ اس کے لئے شہر سے دست بردار ہو جائیں اور اس دوران میں سلطان بیمار ہو گیا اور تھوڑے دن گزار کر اسی سال کی آٹھویں صفر کو فوت ہو گیا اور طنجہ کے باہر دفن ہوا پھر کچھ دنوں کے بعد اس کے اعضاء کو اس کے آباء کے مدفن شالہ میں لا کر دفن کیا گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ وعلیہم۔

فصل

سلطان ابوالربیع کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات

جب سلطان ابو ثابت فوت ہو گیا تو اس کا چچا علی بن سلطان ابی یعقوب جو اپنی ماں رزیکہ کی وجہ سے مشہور تھا' حکومت کے قیام کے درپے ہو گیا اور بنی مرین کے وہ سردار جوار باب حل وعقد تھے وہ اس کے بھائی الربیع کی طرف چلے گئے اور انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس نے اپنے چچا علی بن رزیکہ کو گرفتار کر لیا جو امارت کا بھاؤ دریافت کرتا پھرتا تھا پس اس نے اُسے طنجہ میں قید کر دیا یہاں تک کہ وہ ۷۱۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس نے لوگوں کو خوب عطیات دیے اور فاس کی جانب کوچ کر گیا اور عثمان بن ابی العلاء نے ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ اس کا تعاقب کیا اور اس پر شب خون مارا اور اس نے فوج کو چوکنا کر دیا تو وہ علودان کے میدان میں ان سے ملا اور ان سے جنگ کی اور عثمان اور اس کی قوم کو شکست ہوئی اور اس نے اس کے بیٹوں اور اس کی بہت سی فوجوں کو گرفتار کر لیا اور سلطان کے مددگاروں نے ان میں خوب خونریزی کی اور قیدی بنائے اور اسے بے مثال فتح حاصل ہوئی۔

ابو یحییٰ بن ابو الصبر کا اندلس پہنچنا: اور ابو یحییٰ بن ابو الصبر اندلس پہنچ گیا اور اس نے صلح کا پختہ معاہدہ کر لیا اور ابن الاحمر سلطان ابو ثابت کی ملاقات کے لئے آیا اور جزیرہ خضراء تک پہنچ گیا تو اسے اس کی وفات کی خبر ملی تو وہ آگے جانے سے رک گیا اور ابن ابی الصبر کو آمد کے پختہ کرنے کے لئے بھیجا اور عثمان بن ابی العلاء اپنے القرابہ ساتھیوں کے ساتھ کنارے کی طرف چلا گیا اور غرناطہ پہنچ گیا اور سلطان جلدی سے اپنے دار الخلافے کو گیا اور ربیع الاوّل ۷۰۸ھ کے آخر میں فاس میں داخل ہو گیا اور حالات درست ہو گئے اور ملک استوار ہو گیا اور اس نے حاکم تلمسان موسیٰ بن عثمان بن یغمر اسن کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا اور قیام کیا اور اپنے دار الخلافے میں دعویٰ کیا اور اس کا دور حکومت کے باشندوں کے لئے صلح، سکون اور ترفہ کا بہترین دور تھا اور اس کے زمانے میں لوگوں نے جاگیروں کی قیمتیں بڑھا دیں اور ان کی قیمتیں عام قیمت سے بڑھ گئی یہاں تک کہ فاس کے بہت سے گھر ایک ہزار سنہری دینار کے عوض فروخت ہوئے اور لوگ تعمیرات میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگے پس انہوں نے اونچے محلات بنائے اور پتھروں اور سنگ مرمر کے مضبوط محل تیار کئے اور انہیں نقوش اور چکنائی سے مزین کیا اور ریشم زیب تن کرنے اور عمدہ گھوڑوں پر سوار ہونے اور اچھی غذائیں کھانے اور سونے چاندی کے زیورات جمع کرنے لگے اور آبادی میں اضافہ ہو گیا اور زینت اور ترفہ نمایاں ہو گیا اور سلطان اپنے گھر میں اپنا تکیہ آراستہ کر کے آرام کرنے لگا یہاں تک کہ فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

ابو شعیب بن مخلوف: اور قصر کبیر کے پڑوس میں رہنے والے قبائل کتامہ سے تعلق رکھنے والے بنی ابی عثمان سے ابو

شعیب بن مخلوف بھی تھا جو دین کے اختیار کرنے کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا اور جب بنو مرین نے مغرب پر حملہ کیا اور اس کے میدان میں گشت کی اور اس کے نواح پر متغلب ہو گئے تو ان کے نیکوکار نے نیکوکار کی اور بدکار نے بدکار کی صحبت اختیار کی اور بنو عبدالحق' دین دار دوستوں کے ساتھ اس ابوشعیب کے پاس آ گئے' پس وہ ان کا امام الصلوٰۃ بن گیا اور یعقوب بن عبدالحق اس کے ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والا تھا پس اس کا اس کے ساتھ تعلق ہو گیا اور حکومت میں اس کی قدر بڑھ گئی اور لوگوں کے درمیان اس کے بیٹوں' اقارب اور مددگاروں کی عزت بڑھ گئی اور اس شعیب کے بیٹوں' عبداللہ ابوالقاسم اور محمد نے جو الحاج کے نام سے مشہور ہے اور ان کے بعد ان کے بھائیوں نے قصر کتامہ میں اس عزت کے ماحول میں پرورش پائی اور سلطان یعقوب بن عبدالحق فوت ہو گیا تو یوسف بن عبدالحق نے انہیں اپنی خدمت کے لئے چن لیا اور انہیں اپنے خاص مقامات پر عامل مقرر کیا پھر اس نے انہیں اپنی خدمت کے لئے مرتبہ میں ترقی دی اور درجہ بدرجہ ان کو اپنے خواص میں شامل کر لیا یہاں تک کہ ان کا باپ ابومدین شعیب ۶۹۷ھ میں فوت ہو گیا اور ان میں سے سلطان کے ہاں عبداللہ مقدم تھا اور وہ قوت' وزارت' دوستی اور محبت کی گھاٹیوں پر چڑھ گیا اور اس نے اس کی مجلس میں اپنے نصیبے کی وجہ سے ہر مرتبہ حاصل کیا اور اس نے اپنی طرف سے صادر ہونے والے پیغامات اور احکام پر اپنی علامت لگانے کے لئے مخصوص کر لیا اور اُسے خراج کا حساب لینے اور عمال کے ہاتھوں کو روکنے اور ان کے بارے میں قبض و بسط کے احکام نافذ کرنے کے لئے مقرر کیا اور اُسے خلوت کی بات چیت اور سینے کے راز پہنچانے کے لئے منتخب کیا' پس قبیلے' قرابت داروں بیٹوں اور خواص کے اشراف نے اسے کھڑا کر کے سردار بنا دیا اور اس کی بخشش پر خطبات دیے اور وہ بڑا وسیع اخلاق تھا اور اس کے ساتھ اس نے اس کے بھائی محمد کو مراکش میں مصادرہ کا ٹیکس جمع کرنے پر عامل مقرر کیا اور اس نے ابوالقاسم کو فاس پر آرام کرنے پر مبارک باد دی' پس اس نے وہاں بڑے آرام و آسائش کے ساتھ قیام کیا اور عمال کے اموال' تحائف کے طور پر اس کے پاس آتے تھے اور سواریاں اس کے دروازے پر کھڑی ہوتی تھیں یہاں تک کہ سلطان ابویوسف فوت ہو گیا کہتے ہیں کہ اس نے الملیاتی کی چغلی کے ساتھ اس کے خون میں بھی خیانت کی تھی۔

اور جب سلطان ابوثابت حکمران بنا تو اس نے اس کے رتبہ کو بڑھا دیا اور اس کا نصیبہ اس کے ساتھ مل گیا اور اس کی عزت بڑھ گئی اس کے بعد اس کا بھائی ابوالربیع حکمران بنا اور اس نے اس بارے میں اپنے سلف کے طریق کو اختیار کیا اور جب رقاصہ یہودی کے بیٹوں نے مصیبت ڈالی تو اس کے حکم کے صادر کرنے کے مقام کی وجہ سے ان کی مصیبت ان کے ساتھ مل گئی اور ان کا خیال ہے کہ وہ ان میں چغلی کرتا تھا اور ان میں سے خلیفہ اصغر باقی رہا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب سلطان ابوالربیع کو حکومت ملی تو اس نے خلیفہ کو اپنے گھر کے بعض کام سپرد کیے اور اسے خادموں کے ساتھ رکھا یہاں تک کہ وہ سلطان کے ساتھ رہنے لگا اور اس کا انتہائی مقصد عبداللہ بن ابی مدین کے بارے میں چغلی کرنا تھا اور وہ سلطان ابوالربیع سے پیچھے رہتا تھا اس وجہ سے وہ اپنے رشتہ داروں کی مستورات سمیت اس کی ہلاکتوں سے مامون نہ تھا اور خلیفہ کو یہ باتیں لوگوں کی باتوں سے معلوم ہوئیں پس اس نے سلطان سے سازش کی کہ عبداللہ بن ابی مدین' سلطان پر اپنی بیٹی کے بارے میں اتہام لگاتا ہے اور یہ کہ اس کا سینہ اس وجہ سے بھرا ہوا ہے اور وہ حکومت کی تاک میں ہے اور وہ اپنے خلاف قبیلے کی سازش کے شر سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ آل یعقوب کے داعیوں میں سے اس کا داعی تھا پس سلطان نے اس کے شر کو دور کرنے کے لئے

جلدی کی اور اسے اس کی بیٹی کی روانگی کی صبح کو بلایا اس کے خاوند کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ اُسے رومی سالار' ابو یحییٰ بن العربی کے مقبرہ میں لے گیا اور وہاں پر پیچھے سے سالار نے اُسے نیزہ مارا جس نے اُسے ٹھوڑی کے بل گرادیا اور اس نے اسے حکومت میں جو مقام و مرتبہ حاصل تھا اس پر حسرت وافسوس کے باعث اس کی جان نکل گئی اور اس نے سلطان کو یہودی کے فریب سے آگاہ کیا اور وہ یہودی کے فریب کو معلوم کر کے نادم ہوا اور اس نے اسی وقت خلیفہ بن وقاصہ اور اس کے یہودی رشتہ داروں پر جو خدمت میں لگے ہوئے تھے' حملہ کردیا اور ان پر ایسا تباہ کن حملہ کیا کہ وہ دوسروں کے لئے عبرت بن گئے۔

فصل

اندلسیوں کے خلاف اہلِ سبتہ کے بغاوت کرنے اور سلطان کی دوبارہ اطاعت اختیار کرنے کے حالات

عثمان بن ابوالعلاء کو بھگانے اور سبتہ میں اسے روکنے کے بعد جب سلطان ابوالربیع سبتہ کی جنگ سے واپس آیا اور وہاں سے اپنی ساتھی القرابہ کے ساتھ کنارے کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اسے اہل سبتہ کے اکتانے کے متعلق اطلاع ملی اور ان کے دل اندلسیوں کی دوستی اور ان کی بدسلوکی سے خراب ہو گئے اور اس کے شہر کے ایک مددگار نے بھی اس کے پاس اس قسم کی سازش کی تو اس نے اپنے پروردہ تاشفین بن یعقوب وطاسی کو' جو اس کے وزیر کا بھائی تھا بنی مرین کی بہت بڑی فوج اور دیگر طبقات کے سپاہیوں کے ساتھ بھیجا اور اسے سبتہ کی طرف بڑھنے اور اس سے جنگ کرنے کا اشارہ کیا پس وہ جلدی سے اس کی طرف گیا اور اس کے میدان میں اترا اور جب اہل شہر کو اس کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے ان کے شعار سے ایک دوسرے کو بلایا اور ان میں ابن الاحمر کے جو قائدین اور عمال موجود تھے ان پر حملہ کردیا اور وہاں سے اس کے محافظوں اور فوجوں کو نکال دیا اور اس کی فوج اس میں گھس گئی اور تاشفین بن یعقوب ۱۰ صفر ۷۰۹ھ کو وہاں اترا اور اس نے سلطان کو اطلاع دی تو اسے بڑی خوشی ہوئی اور اس نے قصبہ کے لیڈر ابوزکریا یحییٰ بن ملیلہ اور امیر البحر ابوالحسن بن کماشہ اور سالارِ جنگ عمر بن رحو بن عبداللہ بن عبدالحق کو گرفتار کرلیا جسے حاکم اندلس نے اپنے عم زاد عثمان بن ابوالعلاء کی جگہ سمندر پار کر کے جہاد کی طرف جانے کے وقت سالار مقرر کیا تھا اور اس نے سلطان کو فتح کا خط لکھا اور اس نے اہل سبتہ کے مشائخ کے سرداروں اور اہل شوریٰ کو اس کے پاس بھیجا اور ابن الاحمر کو اطلاع ملی تو وہ خوف زدہ ہو گیا اور جب سلطان اور مغرب کی فوجیں بندرگاہ تک پہنچیں تو وہ ان کی زیادتی سے ڈر گیا اور ان دنوں میں طاغیہ نے جزیرہ خضراء سے جنگ کی اور

اسے محاصرے کی شدت کا مزا چکھانے کے بعد صلح کر کے وہاں سے چلا گیا' اس کے بعد اس نے جبل الفتح سے جنگ کی' اور اس پر متغلب ہو گیا اور ان کا لیڈر جو الفنش بیرس کے نام سے مشہور تھا شکست کھا گیا' اسے مالقہ کے سالار فوج ابو یحییٰ بن عبداللہ بن ابی العلاء نے شکست دی وہ اسے اس وقت ملا جب وہ جبل پر قبضہ کرنے کے بعد بلاد کے درمیان گھومتا پھرتا تھا پس اس نے نصاریٰ کو شکست دی اور ابرح کو قتل کیا اور جبل کی پوزیشن نے مسلمانوں کو فکر مند کر دیا اور سلطان ابوالجیوش نے اپنے ایلچیوں کو صلح میں رغبت کرتے ہوئے اور دوستی کے لئے گفتگو کرتے ہوئے بھیجا اور وہ سلطان کو جہاد کی ترغیب دیتا ہوا رضا کارانہ طور پر الجزائر' رندہ اور اس کے قلعوں سے دست بردار ہو گیا تو سلطان نے اس کی بات کو قبول کیا اور اس کی رغبت کے مطابق اس سے صلح کر لی اور اس کی بہن کا رشتہ طلب کیا تو اس نے اس کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا اور اس نے عثمان بن عیسیٰ الیرنیانی کے ساتھ کوتل گھوڑے اور اموال جہاد کی مدد کے لئے بھیجے اور سلطان کی وفات تک ان کی دوستی قائم رہی۔

فصل

وزیر اور مشائخ کی مدد سے عبدالحق بن عثمان کے بیعت کرنے اور سلطان کے ان پر غالب آنے اور پھر اس کے وفات پانے کے حالات

اس مصالحت اور خط و کتابت کے دوران ابن الاحمر کے ایلچی سلطان کے دروازے پر آتے رہے اور ان کے سرمایہ داروں کی اولاد میں سے ایک آدمی ایک وقت اس کے پاس پہنچ گیا پس اس نے اعلانیہ کبائر کا ارتکاب کیا اور شراب نوشی پر مداومت کرنے سے پردہ اٹھایا اور سلطان نے جمادی الاولیٰ ۷۰۹ھ کو فاس کے قاضی ابو غالب المغیلی کو معزول کر دیا اور قضا کے احکام کا مفتی ابوالحسن کو ذمہ دار بنا دیا جس کا لقب صغیر تھا اور وہ وہاں پر برائیوں اور زیادتیوں کی تبدیلی کے طریق پر چل رہا تھا حتیٰ کہ وہ اس بارے میں الناسک الاعجمی کے وسواس سے اتفاق کرتا تھا اور دیگر شہروں میں اہل شریعت کے درمیان جو متعارف حدود ہیں وہ ان سے بھی تجاوز کر جاتا تھا۔

ایک روز اس نے اس ایلچی کو سرداروں کی موجودگی میں اپنے ہاں بلایا اور مثیل بھی حاضر تھے پس انہوں نے اُسے سونگھا پھر اس نے اس کے بارے میں حکم الٰہی کو نافذ کیا اور اس پر حد قائم کی اور اس غم نے اسے جلا دیا پس وہ غصے سے بھڑک اٹھا اور جب وزیر رحو بن یعقوب وطاسی اپنی جماعت کے ساتھ سلطان کے گھر سے واپس جا رہا تھا تو وہ اس کے درپے ہو گیا اور اس کی پشت سے کپڑا اٹھا دیا جسے کوڑے چھپائے ہوئے تھے اور ایلچیوں کے ساتھ اس قسم کے سلوک کرنے والے پر عیب گیری کرنے لگا تو وزیر اس بات سے بے قرار ہو گیا اور اسے غصہ آ گیا اور اس نے اپنے محافظوں اور نوکروں کو قاضی نہایت

برے حال میں ٹھوڑی کے بل حاضر کرنے کے لئے بھیجا پس وہ اس کام کے لئے گئے اور قاضی نے جامع مسجد میں پناہ لی اور مسلمانوں کو آواز دی پس عوام برافروختہ ہو گئے اور لوگوں کا معاملہ خراب ہو گیا اور سلطان کو خبر پہنچی تو اس نے وزیر کے محافظوں میں فوج بھیج کر اس کی تلافی کی اور ان کو قتل کیا اور ان کے پچھلوں کے لئے انہیں عبرت بنا دیا۔

وزیر کا حسن بن علی سے سازش کرنا: پس وزیر نے اس بات کو اپنے دل میں چھپائے رکھا اور اس نے حسن بن علی بن ابی الطلاق جو بنی عسکر بن محمد میں سے بنی مرین کا سردار تھا اور مسلم اور رومیوں کے سالار عنصالہ کے ساتھ سازش کی جو فوج کا منفرد رئیس تھا اور انہیں وزیر کے ساتھ خصوصی تعلق تھا اور انہوں نے اسے اپنے لئے منتخب کر لیا تھا پس اس نے انہیں القرابہ کے سردار اور جھنگیوں کے شیر عبدالحق بن عثمان بن محمد بن عبدالحق کی بیعت کرنے اور سلطان کی اطاعت کو خیر باد کہنے کی دعوت دی تو انہوں نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اس کی بیعت کر لی اور مشورہ سے ان کا کام مکمل ہو گیا پھر وہ ۱۰ جمادی الاوّل ۷۱۰ھ کو جدید شہر کے باہر نکلا اور انہوں نے اعلانیہ عیاشی کی اور آلہ کو قائم کیا اور سرداروں کی آنکھوں کے سامنے سلطان عبدالحق کی بیعت کی اور تازی کے دور کے کنارے پر پڑاؤ کر لیا اور سلطان ان کے تعاقب میں نکلا اور اس نے سبوا میں پڑاؤ کیا اور فوجوں کو روکنے اور کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے ٹھہر گیا اور لوگ تازی کے پڑاؤ میں اترے۔

اور بنی عبدالواد کے سلطان موسیٰ بن عثمان بن یغمراسن کو دعوت دینے گئے کہ وہ ان کی مدد کرے اور ان سے اتحاد کرے اور فوجی اور مالی مدد دے تو سلطان نے حکومت کے آغاز میں اس سے جو معاہدہ صلح تھا' اس کی وجہ سے اس نے اس میں سستی دکھائی تا کہ قوم کی راہ واضح ہو جائے اور سلطان نے اپنے آگے یوسف بن عیسیٰ جشمی اور عمر بن موسیٰ الفودوری کو بنی مرین کی فوج کے ساتھ بھیجا اور خود ان کے ساقہ میں چلا' پس لوگ تازی سے منتشر ہو گئے اور مدد کے لئے تلمسان چلے گئے اور سلطان نے ان کی مدد میں سستی کرنے کے بعد اس کا شکریہ ادا کیا اور ان پر حجت قائم کی کیونکہ ان کے مدد کرنے کا مقصد ان کو تازی پر قبضہ دلانا تھا اور وہ تازی سے منتشر ہو گئے تو وہ اس کی مدد سے مایوس ہو گئے اور عبدالحق بن عثمان اور رحو بن یعقوب اندلس چلے گئے اور رحو نے وہیں اقامت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ ابن ابی العلاء کے لڑکوں نے اُسے قتل کر دیا اور حسن بن علی' امان حاصل کرنے کے بعد سلطان کی مجلس میں اپنی جگہ پر واپس آ گیا اور جب سلطان تازی میں اترا تو اس نے بیاری کا قلع قمع کر دیا اور شقاق کا نشان مٹا دیا اور خوارج کے مددگاروں اور اس کے رشتہ داروں میں خوب خونریزی کی اور انہیں قیدی بنایا' پھر اس دوران میں وہ بیمار ہو گیا اور ۷۱۰ھ کے جمادی الآخرہ کے اخیر میں اپنی بیماری کی چند راتوں بعد تازی کی جامع مسجد کے صحن میں فوت ہو گیا اور سلطان ابوسعید کی بیعت ہو گئی جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان ابوسعید کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات

جب سلطان ابوالربیع تازی میں فوت ہو گیا تو اس کے چچا عثمان بن سلطان ابی یعقوب نے جو اپنی ماں قصنیت کی وجہ سے مشہور تھا' حکومت کی طرف دیکھنا شروع کیا اور منصب کی قیمت دریافت کی اور اس بارے میں پیش قدمی کی اور جھگڑا کیا اور کچھ رات گزرنے کے بعد وزراء اور مشائخ محل میں حاضر ہوئے اور عثمان بن سلطان ابی یعقوب ان کے پاس قیمت دریافت کرتا ہوا آیا تو انہوں نے اسے ڈانٹا اور سلطان ابوسعید کو بلا کر اسی رات اس کی بیعت کر لی اور نواح و جہات میں اس کی بیعت کے لئے خط بھیجے اور اس نے اپنے بڑے بیٹے امیر ابوالحسن کو فاس کی طرف بھیجا تو وہ ماہ رجب ۷۱۰ھ میں اس میں داخل ہو گیا اور محل کے اندر جا کر اس کے اموال اور ذخیرہ سے مطلع ہوا اور دوسرے دن رات کو تازی کے باہر بنی مرین اور دیگر زناتہ' عربوں' قبائل' فوجوں' مددگاروں' غلاموں' پروردہ لوگوں' علماء' صلحا' نقباء' عرفاء' خواص اور مخلوق نے سلطان کی بیعت کی' پس اس نے امارت سنبھالی اور حکومت اس کے لئے منظم ہو گئی اور اس نے عطیات و انعامات تقسیم کئے اور رجسٹروں کو تلاش کیا اور نا انصافیوں کو دور کیا اور ٹیکسوں کو ساقط کیا اور قیدیوں کو رہا کیا اور اہل فاس سے چوتھائی ٹیکس اٹھا دیا اور ۲۰ رجب کو اپنے دارالخلافے کی طرف کوچ کر گیا اور فاس میں اترا اور تمام بلاد مغرب سے اس کے پاس مبارکباد دینے والے وفود آئے پھر اس کے بعد رعایا کے احوال کا جائزہ لینے اور ان میں غور و فکر کرنے کے لئے رباط الفتح کی طرف چلا گیا اور جہاد کا اہتمام کیا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بحری بیڑے بنائے اور جب وہ اس کے بعد عید الاضحیٰ کی قربانی کی عبادت کر چکا تو اپنے دارالخلافے کی طرف واپس آ گیا پھر اس نے ۷۱۱ھ میں اپنے بھائی امیر ابوالبقاء یعیش کو اندلس کی سرحدوں الجزیرہ' رندہ اور اس کے اردگرد کے قلعوں پر امیر مقرر کیا پھر اس نے ۷۱۳ھ میں قلعوں سے مراکش پر حملہ کیا کیونکہ وہاں کے حالات خراب تھے اور عدی بن ہند الھسکوری نے بغاوت کر دی تھی اور اس کی بیعت توڑ دی تھی' پس اس نے اس کے ساتھ جنگ کی اور ایک مدت تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور بزور قوت اس کے قلعہ میں داخل ہو گیا اور زبردستی اسے اپنے دارالخلافے میں لا کر اُسے زمین دوز قید خانے میں بند کر دیا پھر تلمسان سے جنگ کرنے کے لئے واپس آیا۔

فصل

سلطان ابوسعید کے تلمسان پر پہلے حملے کے حالات

جب عبدالحق بن عثمان نے سلطان ابوالربیع کے خلاف خروج کیا اور بنی عسکر کے سردار حسن بن علی بن ابی الطلاق کی مدد سے تازی پر متغلب ہو گیا اور ان کے ایلچی بار بار بنی عبدالواد کے سلطان ابوحمو موسیٰ بن عثمان کے پاس جانے لگے تو اس بات نے بنی مرین کو ناراض کر دیا اور ان کے کینے جاگ اٹھے اور جب حکومت کے باغی سلطان ابوحمو کے پاس چلے گئے اور وہ ان کی طرف آیا تو اس سے بنی مرین کے کینے بھڑک اٹھے اور سلطان ابوسعید نے امارت سنبھال لی اور ان کے دلوں میں بنی عبدالواد کے متعلق غصہ تھا اور جب سلطان کی امارت منظم ہو گئی اور اس نے مراکش کی جہات پر قبضہ کر لیا اور بلادِ اندلس سے معاہدہ کر لیا اور مغرب کے کام سے فارغ ہو گیا تو اس نے تلمسان سے جنگ کرنے کا عزم کیا اور ۷۱۴ھ میں جلدی سے اس کی طرف گیا اور جب وادی ملویہ تک پہنچا تو اس نے اپنے دونوں بیٹوں ابوالحسن اور ابوعلی کو دونوں بازوؤں کے عظیم لشکروں میں آگے بھیجا اور خود وہ ان دونوں کے ساقہ میں چلا اور اسی ترتیب کے ساتھ بلادِ بنی عبدالواد میں داخل ہو گیا اور اس کے نواح کو لوٹا اور ان کی نعمتوں کو برباد کیا اور وجدہ سے مقابلہ کیا اور اس سے شدید جنگ کی مگر اسے سر نہ کر سکا' پھر جلدی سے تلمسان کی طرف گیا اور اس کے میدان میں ملعب میں اترا اور موسیٰ بن عثمان اس کی فصیلوں کے پیچھے رُک گیا اور اس کے پہاڑوں' رعایا اور بقیہ مضافات پر غالب آ گیا پس اس نے انہیں خوب تباہ کیا اور اس کی جہات کو برباد کیا اور بنی یرناس کے جبال پر قبضہ کر لیا اور اس کے پہاڑوں کو فتح کیا اور ان میں خونریزی کی اور وجدہ تک پہنچ گیا اور اس کے پڑاؤ میں اس کے ساتھ اس کا بھائی یعیش بن یعقوب بھی تھا' جس کے متعلق اسے کچھ شک ہو گیا تو وہ تلمسان کی طرف بھاگ گیا اور ابوحمو کے ہاں اترا اور سلطان اسی ترتیب کے ساتھ تازی کی طرف واپس آ گیا اور وہاں قیام کیا اور اس نے اپنے بیٹے امیر ابوعلی کو فاس کی طرف بھیجا اور اپنے باپ کے خلاف اس کے خروج کے حالات کو ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فصل

امیر ابو علی کے بغاوت کرنے اور اس کے باپ کے درمیان ہونے والے واقعات

سلطان ابو سعید کے دو لڑکے تھے۔ ان میں سے بڑا لڑکا اس کی حبشی لونڈی سے تھا جس کا نام علی تھا اور چھوٹا عیسائی قیدیوں کی ایک لونڈی سے تھا' جس کا نام عمر تھا اور اس چھوٹے سے اسے اس کی پیدائش سے ہی بڑا پیار اور تعلق تھا اور وہ اس پر بڑا مہربان اور اس کا بہت دلدادہ تھا اور جب اس نے مغرب کی حکومت پر قبضہ کیا تو اس نے اسے بھی اپنی ولی عہدی کے لئے تربیت دی حالانکہ اس وقت وہ جوان تھا اور ابھی اس کی مسیں بھی نہیں بھیگی تھیں اور اس نے اس کے لئے امارت کے القاب وضع کئے اور ہم نشینوں' خواص اور فوجوں کو اس کے ساتھ کر دیا اور اسے اپنے خطوط میں علامت لگانے کا حکم دیا اور اس کی وزارت پر ابراہیم بن عیسیٰ الیرنیانی کو مقرر کیا جو ان کی حکومت کا پروردہ اور اس کے بڑے تربیت یافتہ لوگوں میں سے تھا اور جب اس کے بھائی نے دیکھا کہ اس کے باپ کا میلان اس کی طرف ہے اور وہ والدین کے ساتھ بہت حسن سلوک کرنے والا تھا تو وہ اس کے پاس آ گیا اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور اپنے آپ کو اپنے باپ کی اطاعت میں اس کا نوکر بنا دیا اور امیر ابو علی کی یہی حالت رہی اور نواح کے ملوک نے اس سے اور اس نے ملوک سے گفتگو کی اور انہوں نے اسے تحائف دیے اور اس نے جھنڈے باندھے اور رجسٹر میں نام لکھے اور مٹائے اور عطیات میں کمی بیشی کی اور قریب تھا کہ وہ خود سر ہو جائے۔

سلطان ابو سعید کی تلمسان سے جنگ سے واپسی: اور جب ابو سعید ۷۱۴ھ میں اپنی تلمسان کی جنگ سے واپس آیا تو تازی میں ٹھہر گیا اور اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو فاس کی طرف بھیجا اور جب امیر ابو علی فاس میں ٹک گیا تو اس کے دل میں اپنے باپ کے خلاف بغاوت کرنے اور اسے امارت سے اتارنے کا خیال آیا اور سلطان کے ساتھ فریب کرنے والوں نے اُسے پھسلایا یہاں تک کہ اس نے اُسے گرفتار کر لیا تو اس نے سرکشی کی اور مخالفت پر تل گیا اور اعلانیہ عیاشی کی اور اپنی دعوت دی تو لوگوں نے اس کی اطاعت کر لی کیونکہ سلطان نے ان کا معاملہ اس کے سپرد کیا تھا اور اس نے سلطان کے ساتھ جنگ کرنے کے ارادے سے جدید شہر کے میدان میں پڑاؤ کر لیا' پس وہ تازی سے اپنی فوج کے ساتھ ایک آدمی کو آگے اور دوسرے کو پیچھے کرتا ہوا نکلا پھر امیر ابو علی کو اپنے وزیر کے بارے میں کوئی بات معلوم ہوئی تو شک کی بنا پر اس کے دل میں اسے گرفتار کرنے کا خیال آیا کیونکہ اسے اطلاع ملی تھی کہ اس کے اور سلطان کے درمیان خط و کتابت کا سلسلہ چل رہا ہے' پس اس نے اس کام کے لئے عمر بن نجلف الفردوری کو بھیجا اور وزیر بھی اس کی فریب کارانہ چال کو سمجھ گیا تو اس نے اُسے گرفتار کر لیا اور سلطان ابو سعید کی طرف چلا آیا تو اس نے اُسے قبول کیا اور اس سے راضی ہو گیا اور وہ اپنے بیٹے سے ملاقات کرنے کے

لئے کوچ کر گیا اور جب فاس اور تازی کے درمیان القرمدہ میں دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو سلطان کے میدان کارزار میں کھلبلی مچ گئی اور اس کی فوج شکست کھا گئی اور وہ ہاتھ میں زخم کھانے کے بعد' جسے اس نے کمزور کر دیا تھا' بھاگ گیا اور زخمی اور شکست خوردہ ہو کر تازی چلا گیا اور اس کا بیٹا امیر ابوالحسن بڑی مصیبت کے بعد اپنے باپ کے حق کی ادائیگی کے لئے اپنے بھائی ابوعلی کے مددگاروں سے نکل کر اس کے پاس چلا آیا' پس سلطان فتح اور غلبے اور اچھے انجام سے خوش ہوا اور امیر ابوعلی نے اپنی فوجوں کے ساتھ تازی میں پڑاؤ کر لیا اور خواص نے سلطان اور اس کے بیٹے کے درمیان اس شرط پر صلح کی کوشش کی کہ سلطان اسے امارت سے کچھ حصہ دے اور خود تازی اور اس کی جہات پر اکتفا کرے پس یہ صلح ان دونوں کے درمیان طے پا گئی اور عربوں اور زناتہ اور اہل امصار کے مشائخ کے سردار حاضر ہوئے اور پختہ معاہدہ ہو گیا۔

امیر ابوعلی کی فاس کی طرف واپسی: اور امیر ابوعلی فاس کے دارالخلافے کی طرف بادشاہ بن کر واپس آ گیا اور مغرب کے شہروں کی بیعت اور ان کے وفود اس کے پاس آئے اور اس کی امارت منظم ہو گئی پھر اس کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور اس کا درد شدید ہو گیا اور فوت تک نوبت پہنچ گئی اور لوگوں کو اپنے متعلق خدشہ ہو گیا کہ اس کی فوتیدگی سے امارت کمزور ہو جائے گی پس وہ ہر طرف سے تازی میں سلطان کے پاس آئے پھر امیر ابوعلی سے اس کے وزیر ابوبکر بن النوار اور اس کے کاتب مندیل بن محمد الکنانی اور اس کے بقیہ خواص نے کشاکش کی اور سلطان کے پاس چلے گئے اور اسے تلافی امر کے لئے آمادہ کیا پس وہ تازی سے اٹھا اور تمام بنی مرین اور فوجیں اس کے پاس جمع ہو گئیں اور اس نے جدید شہر میں پڑاؤ کر لیا اور اس کے محاصرہ کے لئے ٹھہر گیا اور اپنی رہائش کے لئے گھر بنایا اور اپنے بیٹے امیر ابوالحسن کو اس کے بھائی ابوعلی کی طرح ولی عہد بنایا اور اسے امارت تفویض کی اور ابوعلی اپنی حکومت کی ایک خدمت گزار عیسائی پارٹی کے ساتھ الگ ہو گیا جس کا لیڈر اس کے ساتھ ماموں کا رشتہ رکھتا تھا اور اس نے اس کی بیماری کے دوران شہر کا کنٹرول کیا یہاں تک کہ اُسے ہوش آ گیا اور اُسے اپنی حکومت کا اختلال معلوم ہو گیا تو اس نے اپنے باپ کی طرف صلح کا پیغام بھیجا اور مال اور دراہم کا ذخیرہ اٹھا کر لے گیا۔ تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور ۷۱۵ھ کے درمیان صلح ہو گئی اور امیر ابوعلی اپنے خواص اور قرابت داروں کے ساتھ نکلا اور شہر کے باہر زیتون میں ڈیرہ ڈال دیا اور سلطان نے اس کے ساتھ جو شرط کی تھی اسے پورا کیا اور وہ سجلماسہ کی طرف کوچ کر گیا اور سلطان نئے شہر میں چلا گیا اور اس کے محل میں اترا اور اپنے ملک کے حالات کو درست کیا اور اپنے بیٹے ابوالحسن کو اس کے محلات میں سے قصر البیضاء میں اتارا اور اسے خود مختار بنایا اور اُسے وزراء اور کتاب بنانے اور اپنے خطوط پر علامت لگانے کا حکم دیا اور باقی جو کچھ اختیارات اس کے بھائی کو دیے تھے اسے بھی دیے اور مغرب کے امصار کی بیعت اس کے پاس آئی اور وہ دوبارہ اس کی اطاعت میں واپس آ گئے۔

امیر ابوعلی کی سجلماسہ میں آمد: اور امیر ابوعلی سجلماسہ میں آیا اور وہاں بادشاہ بن کر ٹھہرا اور رجسٹر مدون کئے اور عطیات مقرر کئے اور معقل کے مسافر عربوں میں سے خدمت لی اور صحرا کے پہاڑوں اور تادرت' تیکورارین اور تمنطیت کے محلات کو فتح کیا اور بلادِ سوس سے جنگ کر کے انہیں فتح کیا اور ان کے نواح پر متغلب ہو گیا اور ذوی حسان' السفانات اور زکنہ کے اعراب میں خونریزی کی یہاں تک کہ وہ اس کی اطاعت پر قائم ہو گئے اور سوس کے امیر الانصار عبدالرحمٰن بن یدر نے تارودانت کے ہیڈکوارٹر پر شب خون مارا اور بزور قوت اس پر غالب آ گیا اور وہاں قتلام کیا اور اس کی آسودگی اور سلطنت کو

برباد کر دیا اور اس نے بلاد قبلہ میں بنی مرین کے لئے حکومت و سلطنت قائم کی اور ۷۲۰ھ میں سلطان کا باغی ہو گیا اور درعہ پر متغلب ہو گیا اور مراکش کو حاصل کرنے کے لئے بڑھا پس سلطان نے اس کے بھائی امیر ابوالحسن کو اس کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اُسے جنگ کے لئے بھیجا اور خود اس کے پیچھے گیا اور مراکش میں مشغول ہو گیا اور اس نے اس کی اطراف کی درستگی کی اور اس کی کمزوریوں کو دور کیا اور اپنی حکومت کے پروردہ کندوز بن عثمان کو وہاں کا امیر مقرر کیا اور اپنی فوجوں کے ساتھ الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا پھر ۷۲۲ھ میں امیر ابوعلی سجلماسہ سے اپنی فوجوں کے ساتھ اٹھا اور جلدی سے مراکش کی طرف گیا پس قبل اس کے کہ کندوز کے بارے میں اس کے امر کی تکمیل ہو اس کی فوجوں میں اختلاف پیدا ہو گیا پس اس نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اسے نیزے پر چڑھا دیا اور مراکش اور اس کے بقیہ نواح پر قبضہ کر لیا۔

اور سلطان تک بھی اطلاع پہنچ گئی تو وہ فوج کو جمع کرنے اور اس کی کمزوریوں کو دور کرنے کے بعد اپنے دارالخلافے سے فوجوں کے ساتھ نکلا اور اس نے خوب عطیات دیے اور اپنے بیٹے امیر ابوالحسن ولی عہد کو اپنے آگے بھیجا جس کا حکم اس کی فوجوں میں چلتا تھا اور خود وہ اس کے ساقہ میں آیا اور اسی ترتیب کے ساتھ چلا اور جب وہ وادی ملویہ کے بویو میں پہنچا تو وہ ابوعلی اور اس کی فوجوں کے شب خون سے چوکنے ہو گئے پس انہوں نے ان کو ڈرایا اور وہ شب بھر بیدار رہے اور اس نے ان کے پڑاؤ میں شب خون مارا پس اسے شکست ہوئی اور اس کی فوج شکست کھا گئی اور دوسرے دن اس کے پیچھے چلی گئی اور وہ جبال درن میں داخل ہو گیا اور اس کی فوجیں اس کی سخت زمینوں میں بکھر گئیں اور انہیں فوج کی نادانیوں سے برائی پہنچی یہاں تک کہ امیر ابوعلی اپنے گھوڑے سے اتر کر پیادہ ہو گیا اور اپنے قدموں پر دوڑا اور تھوک کے خشک ہونے کے بعد وہ اس پہاڑ کی الجھن سے نکل گیا اور سجلماسہ چلا گیا اور سلطان نے مراکش کے نواح کو درست کیا اور موسیٰ بن علی کو وہاں کا امیر مقرر کیا پس اس کی آسودگی اور طاقت زیادہ ہو گئی اور اس کی امارت کا دور لمبا ہو گیا اور سلطان سجلماسہ کی طرف کوچ کر گیا' پس امیر ابوعلی نے عاجزانہ طور پر درگزر کرنے اور دوبارہ صلح کرنے کی درخواست کر کے اس کا دفاع کیا کیونکہ وہ اس کی محبت کا گرویدہ تھا اور اس بارے میں اس سے عجیب و غریب باتیں نقل کی جاتی ہیں اور وہ الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور امیر ابوعلی قبلہ کے ملک میں اپنی جگہ ٹھہرا رہا یہاں تک کہ سلطان فوت ہو گیا اور اس کا بھائی سلطان ابوعلی اس پر متغلب ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

مندیل الکتانی کی مصیبت اور اس کے قتل کے حالات

اس کا باپ محمد بن محمد الکتانی' موحدین کی حکومت میں ممتاز کاتبوں میں سے تھا اور جب بنی عبدالمؤمن کا نظام ڈھیلا

ہوا اوران کی جمعیت پریشان ہوگئی تو یہ مراکش سے مکناسہ کی طرف آ گیا اور بنی مرین کی حکومت میں اسے وطن بنالیا اور یعقوب بن عبدالحق سے رابطہ کیا اور مغرب کے عظیم سرداروں میں سے جولوگ اس کے ساتھی تھے ان کے ساتھ اس کے مصاحبین میں شامل ہوگیا اور وہ اسے چھوڑ کر ملوک کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم نے ۶۶۵ھ میں المستنصر کی طرف سفارت میں اس کا ذکر کیا ہے اور سلطان یعقوب بن عبدالحق فوت ہوگیا اور اس کے بیٹے یوسف بن یعقوب کے ہاں الکتانی کے مقام و اعزاز میں اضافہ ہوگیا یہاں تک کہ اس نے اسے ناراض کر دیا اور ۶۶۷ھ میں اس نے اسے برطرف کر دیا اور اس دن سے اسے دور بھجوا دیا اور اس کی ناراضگی کی حالت ہی میں فوت ہوگیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا مندیل سلطان ابویعقوب کے مددگاروں میں شامل ہوگیا وہ عبداللہ بن ابی مدین کے مقام سے بہت زچ تھا جو سلطان کے گھر کے قہرمانوں پر مستولی تھا اور اس کی خلوتوں کا خاص دوست تھا' یہ خاموشی سے اس کے زمانے میں اکثر مصیبت کی توقع رکھتا تھا اور اس کی پسلیاں اس کے حسد کے باعث جل رہی تھیں' حالانکہ یہ کچہری کا نگران تھا جس میں اس کی سبقت معلوم تھی اور اس کے دوست اور دشمن سے بھی میل جول تھا۔

اور جب شلف اور مغراوہ کے نواح پر سلطان متغلب ہوا اور اس نے اسے ٹیکس کے حساب پر عامل مقرر کیا اور فوج کا رجسٹر بھی اسے دے دیا کہ وہ ان کی اچھائی بھلائی پر نظر رکھے تو وہاں جو امراء مثلاً علی بن محمد الخیری اور حسن بن علی بن ابی الطلاق العسکری موجود تھے ان کے ساتھ ملیانہ اترا' یہاں تک کہ سلطان ابویعقوب فوت ہوگیا اور ابوثابت بلاد کی طرف ابو زیان اور اس کے بھائی ابوحمو کے پاس لوٹ آیا اور ان دونوں کی آنکھوں میں جگہ پائی اور انہوں نے اس کی بہت تکریم کی اور یہ اپنے مغرب کی طرف لوٹ گیا اور سلطان یوسف بن یعقوب کا پڑاؤ تلمسان میں تھا اور اس نے اس کے بھائی ابوسعید عثمان بن یعقوب کی حالتِ گمنامی میں مصاحبت کی تھی اور ان کے درمیان پختہ دوستی تھی جس کا لحاظ سلطان ابوسعید نے کیا۔

ابوسعید کا مغرب کا حکمران بننا: اور جب اس نے مغرب کی امارت سنبھالی تو یہ اس کے پاس گیا تو اس نے اسے پہچان لیا اور اسے چن لیا اور اس کی دوستی کی اور اسے اپنی علامت لگانے اور ٹیکس کا حساب کرنے اور اپنے احوال اور دل کی باتوں کی گفتگو کے لئے پسند کیا اور اس کا مقام بلند کیا اور اپنے خواص سے مقدم کیا اور وہ امیر ابوعلی کی بہت اطاعت کرتا تھا جو اپنی امارت کے آغاز سے قبل اپنے باپ کا متغلب بیٹا تھا اور جب اس نے خودسری کی اور اپنے باپ کو دستبردار کر دیا تو یہ مندیل اس کے پاس چلا گیا پھر جب اسے اس کی امارت کے اختلال کا علم ہوا تو اس سے الگ ہوگیا اور امیر ابوالحسن' اس سے اپنے بھائی ابوعلی کی دوستی کی وجہ سے ناراض تھا کیونکہ ان دونوں کے درمیان مقابلہ تھا اور اکثر اس کا سینہ اس وجہ سے بھڑکتا تھا کہ اس پر عمر کا حق واجب تھا اور جب اس نے اس کی خدمت میں کوتاہی کی تھی اور اس نے اس کے متعلق پوسیدہ کینہ رکھا یہاں تک کہ جب وہ اس کے باپ کی مجلس میں یکتا ہوگیا اور عمر سجلماسہ چلا گیا تو اس نے اس کے بارے میں چغلی کرنے اور اس کے ہلاک کرنے کے بارے میں وہ فیصلہ کیا جس پر سلطان نے وہ فیصلہ دیا جسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھیں گے تا آنکہ اللہ نے اس کے ہلاک کرنے کا حکم دیا اور یہ مندیل سلطان پر جراءت اور تکبر کر کے اسے گفتگو میں بہت ناراض کر دیا کرتا تھا پس اس نے اس قسم کے کلمات اور احوال کو یاد رکھا اور ۷۱۸ھ میں اس نے اُسے ناراض کر دیا اس نے اپنے بیٹے امیر ابوالحسن کو اس پر مصیبت ڈالنے کی اجازت دی تو اس نے اسے قید کر دیا اور اس کے اموال کا صفایا کر دیا اور اس کی کچہری کو بند کر دیا اور کئی

روز تک اسے مبتلائے مصیبت رکھا پھر قید خانے میں اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا اور بعض کہتے ہیں کہ بھوکا رکھ کر مار دیا اور وہ پیچھے آنے والوں کے لئے عبرت بن کر چلا گیا۔ واللہ خیر الوارثین.

فصل

سبتہ میں الغرنی کے بغاوت کرنے اور جنگ کرنے پر سلطان کی وفات کے بعد سبتہ کے اس کی اطاعت میں آنے کے حالات

جب رئیس ابوسعید نے بنو الغرنی پر غلبہ پایا اور ۷۰۵ھ میں انہیں غرناطہ لے گیا تو یہ وہاں پر مخلوع کی حکومت میں رہے جو بنی الاحمر کا تیسرا بادشاہ تھا یہاں تک کہ سلطان ابوالربیع نے ۷۰۹ھ میں سبتہ پر قبضہ کر لیا تو انہوں نے اس سے مغرب کی طرف جانے کے لئے بات چیت کی پس یہ فاس جا کر وہاں مقیم ہو گئے اور ابوطالب کے بیٹے یحییٰ اور عبدالرحمٰن ان کے سرداروں اور بڑے لوگوں میں سے تھے اور وہ اہل علم کی مجلس میں جاتے تھے کیونکہ وہ علم کے حصول کے متلاشی تھے اور سلطان ابوسعید اپنے باپ کے بیٹوں کی امارت میں القرویین کی جامع مسجد میں شیخ الفتویٰ ابوالحسن صغیر کو بٹھایا کرتا تھا اور یحییٰ بن ابوطالب اس کے ساتھ رہتا تھا پس اس نے اس سے رابطہ کیا اور وہ اس کا وسیلہ بن گیا جسے وہ کافی سمجھتا تھا' پس جب اس نے حکومت سنبھالی اور خود مختار ہوا تو اس نے ان کے ساتھیوں کی باگ دوڑ سنبھالنے میں ان کی رعایت کی اور ان کے مقاصد کو پورا کیا اور یحییٰ کو سبتہ پر امیر مقرر کیا اور انہیں ان کی امارت کے ہیڈ کوارٹر میں لوٹایا اور ان کی ریاست انہیں دی تو وہ ۷۱۰ھ میں اس کی طرف کوچ کر گئے اور انہوں نے سلطان ابوسعید کی دعوت کو قائم کیا اور اس کی اطاعت سے وابستہ ہو گئے' پھر امیر ابوعلی اپنے باپ کی امارت پر متغلب ہو گیا اور اس نے سرکشی اختیار کی تو اس نے سبتہ پر ابوزکریا حیون بن ابی العلاء القرشی کو امیر مقرر کیا اور یحییٰ بن ابوطالب کو وہاں سے معزول کر دیا اور اسے فاس بلایا تو وہ اور اس کا باپ ابوطالب اور اس کا چچا حاتم فاس آئے اور سلطان کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور اس دوران میں ابوطالب فاس میں فوت ہو گیا یہاں تک کہ امیر ابوعلی نے اپنے باپ کے خلاف خروج کر دیا جسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں تو یحییٰ بن ابوطالب اور اس کا بھائی' امیر ابوعلی کے مددگاروں سے الگ ہو کر سلطان کے پاس چلے گئے' پس جب وہ جدید شہر میں مشغول ہو گیا اور سلطان نے اس سے جنگ کی تو اس وقت سلطان نے یحییٰ بن ابوطالب کو سبتہ کا امیر مقرر کیا اور اسے وہاں بھیجا تاکہ وہ ان جہات میں اس کی دعوت کو قائم کرے اور اس نے اس کے بیٹے محمد کو اپنی اطاعت پر بطور یرغمال پکڑ لیا پس وہ اس کا بااختیار امیر بن گیا اور اس نے سلطان کی اطاعت اور دعوت کو وہاں قائم کیا اور لوگوں سے اس کی بیعت لی اور وہ مسلسل دو سال تک یہ کام کرتا رہا اور اس کا چچا ابوحاتم

اس کے ساتھ مغرب سے واپس آنے کے بعد ۱۶ےھ میں وہیں فوت ہو گیا' پھر اس نے سلطان کی اطاعت چھوڑ دی اور امراء کی اطاعت کو خیر باد کہا اور اپنے اسلاف کے حال کی طرف واپس آ گیا کہ شہر میں شوریٰ سے کام ہو۔

اندلس سے عبدالحق بن عثمان کی آمد: اور اس نے اندلس سے عبدالحق بن عثمان کو طلب کیا تو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے اسے جنگ پر امیر مقرر کیا تا کہ انتشار پیدا کرے اور اپنی جنگ سے سلطان کے عزائم کو کمزور کرے اور سلطان نے بنی مرین کی فوجیں اس کی طرف بھیجیں اور اس کے ساتھ جنگ کرنے پر وزیر ابراہیم بن عیسیٰ کو مقرر کیا پس اس نے اس پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور ان سے اپنے بیٹے کی تلاش میں مشغولیت کا بہانہ کیا' پس سلطان نے اسے اپنے وزیر ابراہیم کے پاس بھیجا تا کہ اسے اپنی اطاعت دے اور وہ اسے چھوڑ دے اور اسے فوجی جاسوسوں کے ذریعے اطلاع ملی کہ اس کا بیٹا سمندر کے گوشے میں وزیر کے خیمے میں ہے' جہاں اسے گرفتار کرنے کا موقع مل سکتا ہے پس اس نے پڑاؤ پر شب خون مارا۔

عبدالحق کا وزیر کے خیمے پر حملہ: اور عبدالحق بن عثمان نے اپنے خواص اور رشتہ داروں کے ساتھ وزیر کے خیمے پر حملہ کر دیا اور اسے اس کے باپ کے پاس لے آیا اور فوج پر گھبراہٹ طاری ہو گئی مگر انہیں کوئی خبر نہ ملی یہاں تک کہ وزیر نے ابن الغرفی کو تلاش کیا اور انہوں نے اس بارے میں اپنے قائد ابراہیم بن عیسیٰ الوزیر پر دشمن کی مدد کرنے کا اتہام لگایا پس ان کے مشائخ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اُسے پکڑ لیا اور اس کی اطاعت کی آزمائش کرنے اور سلطان کی خیر خواہی دیکھنے کے لئے اُسے سلطان کے پاس لے گئے تو اس نے ان کا شکریہ ادا کیا اور اپنے وزیر کو اس کی خیر خواہی آزمانے کے لئے رہا کر دیا اور اس کے بعد یحییٰ بن الغرفی سلطان کی رضا اور دوستی کی جستجو میں لگ گیا اور سلطان ۱۹ےھ میں اس کی اطاعت کی آزمائش کے لئے طنجہ گیا اور اسے سبتہ پر امیر مقرر کیا اور اس نے اپنے آپ پر سلطان کے لئے ٹیکس جمع کرنے کی شرط لگائی اور ہر سال اُسے بہترین تحائف دیئے اور مسلسل یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ یحییٰ الغرفی ۲۰ےھ میں فوت ہو گیا۔

محمد کی امارت: اور اس کے بعد اس کے بیٹے محمد نے اپنے چچا محمد ابن علی الفقیہ ابی القاسم کی نگرانی کے لئے امارت سنبھالی جوان کے قرابت داروں کا شیخ تھا نیز وہ سبتہ میں بحری بیڑوں کا قائد تھا اور اس نے قائد یحییٰ الراندمی کے اندلس جانے کے بعد سبتہ میں نگرانی سے نظر پھیر لی اور سبتہ میں کمینے لوگوں نے اختلاف کیا اور سلطان نے موقع پا کر ۲۸ےھ میں اس پر حملہ کرنے کی ٹھان لی اور انہوں نے اپنی اطاعت دینے میں جلدی کی اور محمد بن یحییٰ مقابلے سے عاجز آ گیا اور محمد بن عیسیٰ نے اسے اپنی طرف سے گمان کیا اور ضعیف کے چند بے وقوفوں کے ساتھ امارت سے متعرض ہوا پس وہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور سرداروں نے انہیں اس بات سے روکا اور انہیں اطاعت پر آمادہ کیا اور الغرفی کے بیٹوں کو سلطان کے پاس لے گئے تو انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور سلطان قصبہ سبتہ میں اترا اور اس کی جہات کو درست کیا اور اس کے شگافوں کو مرمت کیا اور اس کی خرابیوں کی اصلاح کی اور اپنے بڑے آدمیوں اور اپنی مجلس کے خواص کو اس کے مضافات پر عامل مقرر کیا پس اس نے اپنے حاجب عامر بن فتح اللہ الصدارتی کو اس کے محافظوں کا امیر مقرر کیا اور ابوالقاسم بن ابی مدین کو اس کے ٹیکس اکٹھا کرنے اور اس کی عمارتوں کی دیکھ بھال کرنے اور اس میں اخراجات کے لئے مال نکالنے پر مقرر کیا اور مشائخ کے سرداروں

کو بڑے بڑے انعامات دیے اوران کی جاگیروں اور وظائف کو بڑھایا اور سبتہ میں افراک نام شہر بنانے کا اشارہ کیا پس وہ ۷۲۹ھ میں اس کی تعمیر میں مشغول ہو گئے اور وہ الٹے پاؤں اپنے دارالخلافے کی طرف لوٹ آیا۔

فصل

کتابت اور علامت کے لئے عبدالمہیمن کے آنے کے حالات

بنو عبدالمہیمن سبتہ کے اشراف گھرانوں میں سے تھے اور ان کا نسب حضرت موت میں ہے اور یہ بڑے صاحب عظمت وجلال اور اہل علم تھے اور ابو طالب اور ابو حاتم کے زمانے میں ابو محمد سبتہ کا قاضی تھا اور اسے ان کے ساتھ قرابت داری بھی تھی اور اس کا یہ بیٹا عبدالمہیمن عظمت وجلالت کی گود میں پروان چڑھا اور اس نے عربی زبان کا علم استاد غافقی سے سیکھا اور اس میں مہارت حاصل کی اور رجب ۷۰۵ھ میں رئیس ابوسعید کی مصیبت ان پر نازل ہوئی اور انہیں غرناطہ لایا گیا تو ان میں قاضی محمد بن عبدالمہیمن اور اس کا بیٹا بھی لائے گئے اور عبدالمہیمن نے غرناطہ کے مشائخ سے علم حاصل کیا اور عربی زبان اور حدیث کے بارے میں اس کے علم وبصر میں اضافہ ہو گیا اور سلطان محمد بن مخلوع کے گھر میں کاتب بن گیا اور اس کے وزیر محمد بن عبدالحکیم الرندی نے جو اس کی حکومت پر متغلب تھے اسے بنی الغرنی کے مخصوص رؤسا کے ساتھ خاص کر لیا پھر یہ ابن عبدالحکیم کی مصیبت کے بعد سبتہ واپس آ گیا اور اس کے قائد یحییٰ بن مسلمہ کا مدت تک کاتب رہا اور رجب ۷۰۹ھ میں بنو مرین نے سبتہ کو واپس لیا تو اس نے کتابت پر اکتفا کیا اور اپنے اسلاف کے طریق کے مطابق حصول علم اور مروت اختیار کرنے کے طریق پر گامزن رہا۔

<u>سلطان ابوسعید کا مغرب پر قبضہ</u>: اور جب سلطان ابوسعید مغرب پر قابض ہو گیا اور ولی عہدی میں بااختیار ہو گیا اور اس کا بیٹا ابوعلی جو علم دوست اور اہل علم کا مشتاق اور اس کے فنون کو اختیار کرنے والا تھا، حکومت پر متغلب ہو گیا اور اس کی حکومت موحدین کے زمانے سے اس بداوت کی وجہ سے جو ان کے آغاز میں پائی جاتی تھی، مراسلت کے کام سے خالی تھی اور امیر ابوعلی کو بلاغت اور زبان میں کچھ بصیرت حاصل تھی جس کی وجہ سے اس نے اس کام کو سمجھ لیا کہ ان کی حکومت اچھے کاتبوں سے خالی تھی اور یہ کہ وہ اسی خط میں پختہ ہیں جس میں انہوں نے مہارت حاصل کی ہے اور اس نے دیکھا کہ اس فن میں انگلیاں عبدالمہیمن کے سرخیل ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں پس وہ اس کا دلدادہ ہو گیا اور وہ اپنے اہل ملک کے آنے کے اوقات میں اکثر آیا کرتا تھا پس امیر ابوعلی نے اسے مزید نوازشات سے نوازا اور اس کے مقام کو بلند کیا اور اس سے کتابت کرنے کو کہا اور وہ اس کی بات نہ مانتا تھا، مگر جب اس نے پختہ عزم کر لیا تو ۷۱۲ھ میں اپنے عامل سبتہ کو اشارہ کیا کہ وہ اسے ان کے دروازے پر واپس بھیج دے پس اس نے اپنی کتابت اور علامت اسے سپرد کر دی یہاں تک کہ جب ابوعلی نے

اپنے باپ کے خلاف بغاوت کی تو عبدالمہیمن امیر ابوالحسن کے پاس چلا گیا اور جب ابو علی نے جدید شہر سے دستبردار ہونے پر صلح کر لی اور سلطان پر جو شرائط عاید کیں ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ عبدالمہیمن اس کے ساتھ رہے گا اور سلطان نے اس شرط کو پورا کر دیا اور امیر ابوالحسن نے اس بات کو ناپسند کیا اور اس نے قسم کھائی کہ اگر اس نے اس پر عمل کیا تو وہ ضرور اسے قتل کر دے گا تو عبدالمہیمن فیصلے کے لئے اپنا معاملہ سلطان کے پاس لے گیا اور اس کی پناہ لی اور اپنے آپ کو اس کے سامنے ڈال دیا تو اس کی دردمندی پر اس کا دل نرم ہو گیا اور اس نے اسے ان دونوں سے علیحدگی اختیار کرنے اور اپنی خدمت میں واپس آنے کا حکم دیا اور اسے اپنے پڑاؤ میں اتارا اور وہ اسی حالت میں رہا اور حکومت کے عظیم اور خواص کے زعیم مندیل الکتانی نے اسے اپنے لئے چن لیا اور اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دیا اور جب مندیل برطرف ہوا تو سلطان نے اپنی علامت ابوالقاسم بن ابی مدین کو دے دی جو غافل اور آداب سے خالی تھا اور وہ خطوط کے پڑھنے اور ان کی اصلاح کرنے اور ان کے لکھنے میں عبدالمہیمن کی طرف رجوع کیا کرتا تھا یہاں تک کہ سلطان کو اس کی اس بات کا پتہ چل گیا تو اس نے اسی پر اکتفا کر لیا اور ۷۱۸ھ میں علامت اسے دے دی پس وہ اس سے طاقتور ہو گیا اور سلطان کی مجلس میں اس کے قدم جم گئے اور اس کی شہرت بلند ہو گئی اور وہ سلطان اور اس کے بعد اس کے بیٹے ابوالحسن کے زمانے میں اسی حالت پر قائم رہا یہاں تک کہ ۷۴۹ھ میں طاعون جارف سے تونس میں فوت ہو گیا۔

فصل

غرناطہ کے خلاف اہلِ اندلس کے فریادرس اور بطرہ کے وفات پانے کا حالات

طاغیہ شانجہ بن اوفونش نے اپنے باپ ہراندہ المتوفی ۶۸۲ھ کے بعد جب سے اس نے طریف پر غلبہ پایا تھا اہل اندلس پر حملے کئے اور سلطان یوسف بن یعقوب اس کے بعد بنی یغمراسن کے ساتھ مشغول ہو گیا پھر اس کے بعد اس کا پوتا ان کے معاملے میں مشغول رہا اور ان کی مدد کم ہو گئی اور شانجہ ۷۰۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا ہراندہ حکمران بنا اور اس نے جزیرہ خضراء سے جنگ کی جو بنی مرین کے لئے پورا سال جہاد کی بندرگاہ بنا رہتا تھا اور اس کے بحری بیڑوں نے جبل الفتح سے جنگ کی اور مسلمانوں کا سخت محاصرہ ہو گیا اور ہراندہ بن اوفونش نے حاکم برشلونہ کے ساتھ خط و کتابت کی کہ وہ اہل اندلس کو پیچھے سے مشغول رکھے اور انہیں روکے پس اس نے المریہ سے جنگ کی اور ۷۰۹ھ میں اس کا مشہور محاصرہ کیا اور وہاں آلات نصب کئے اور ان میں وہ برج العود بھی تھا جو تین آدمیوں کے قد کے برابر لمبی فصیلیں رکھنے کی وجہ سے مشہور ہے اور مسلمانوں نے اس کے جلانے کا منصوبہ بنایا پس اُسے جلا دیا اور دشمن نے زیرزمین ایک راستہ بنایا تھا جس میں بیس سوار چل سکتے تھے اور مسلمان بھی اس بات کو سمجھ گئے انہوں نے ان کے سامنے اسی قسم کا ایک راستہ کھود دیا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے آگے

بڑھ گئے اور انہوں نے زیر زمین ایک دوسرے کو قتل کر دیا۔

ابن الاحمر کا عثمان بن ابی العلاء کو سالار مقرر کرنا: اور ابن الاحمر نے شرفاء کے لیڈر عثمان بن ابی العلاء کو اس کی فوج کا سالار مقرر کیا جسے اس نے المریہ کے باشندوں کی مدد کے لئے بھیجا تھا' پس نصاریٰ کی ایک فوج نے جسے طاغیہ نے مرشانہ کا محاصرہ کرنے کے لئے بھیجا تھا اس سے جنگ کی تو عثمان نے انہیں شکست دی اور قتل کر دیا اور اس کے دوران وہ جبل الفتح پر طاغیہ کے پڑاؤ کے قریب اترا اور اس کی فوجوں نے سانتہ اور اسطبونہ پر قیام کیا اور عباس بن رحو بن عبداللہ اور عثمان بن ابی العلاء فوجوں کے ساتھ دونوں شہروں کی مدد کے لئے گئے۔ پس عثمان نے اسطبونہ کی فوج پر حملہ کر دیا اور ان کا قائد الفنش بیوش تین ہزار سواروں کے ساتھ قتل ہو گیا پھر عثمان' عباس کی مدد کے لئے گیا جو عوجین میں داخل ہو چکا تھا پس نصاریٰ کی فوج نے وہاں اس کا محاصرہ کر لیا اور انہوں نے اس کی چڑھائی کی خبر پھیلا دی اور الجزیرہ کے باہر طاغیہ کو بھی اپنے مقام پر عثمان کے اپنی قوم کے ساتھ حملہ کرنے کی خبر پہنچ گئی' تو اس نے نصرانی فوجوں کو اس کی طرف روانہ کیا اور عثمان نے ان کا سامنا کیا اور ان پر حملہ کر دیا اور ان کے زعماء کو قتل کر دیا اور طاغیہ' ان کی ملاقات کے ارادہ سے کوچ کر گیا تو اہل شہر اس کے پڑاؤ میں آ گئے اور انہوں نے اس کی فرودگاہوں اور خیموں کو لوٹ لیا اور مسلمانوں کو ان پر فتح حاصل ہوئی اور ان کے ہاتھ ان کے غنائم اور اسیروں سے بھر پور ہو گئے پھر ان شکستوں کے بعد طاغیہ ۷۱۲ھ میں فوت ہو گیا اور وہ ہرانده بن شانجہ تھا اور اس نے اپنے بعد اپنے بیٹے الہنشہ کو حکمران بنایا جو چھوٹا بچہ تھا اور انہوں نے بطرہ بن شانجہ اور نصرانیوں کے زعیم جوان کو چھوڑ کر اسے اس کے چچا کی نگرانی پر مقرر کیا پس انہوں نے اس کی کفالت کی اور اس طرح ان کے حالات درست ہو گئے اور سلطان ابو سعید شاہِ مغرب اپنے بیٹے کے معاملے اور اس کے خروج میں مشغول ہو گیا پس نصرانیوں نے اندلس میں حملہ کے موقع کو غنیمت جانا اور ۷۱۸ھ میں غرناطہ پر حملہ کر دیا اور انہوں نے اپنی فوجوں اور قوتوں کے ساتھ اس کا محاصرہ کر لیا اور اہل اندلس نے اپنا فریادرس سلطان کے پاس بھیجا اور ان کی حکومت اور ریاست میں ابوالعلاء کو جو مقام حاصل تھا اس پر ان سے معذرت کی اور یہ کہ وہ اپنی قوم بنی مرین میں امارت کا نمائندہ ہے جس سے انتشار کا خدشہ ہے اور اس نے ان پر شرط عائد کی کہ وہ اُسے جہاد کے مکمل ہونے تک سب کچھ دے دیں اور اُسے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے ان کی طرف لوٹا دیں لیکن عثمان بن ابی العلاء کے مقام اور قوم میں اس کے جتھے اور قوت کی وجہ سے ان کے لئے یہ ممکن نہ ہو سکا پس ان کی کوشش ناکام ہو گئی اور وہ قتل ہو گئے اور نصرانی قوموں نے غرناطہ کا طویل محاصرہ کیا اور اسے نگلنے کی خواہش کی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی ناکہ بندی کو دور کیا اور اپنے دستِ قدرت سے ان کا دفاع کیا اور عثمان بن ابی العلاء اور اس کی جماعت کے لئے اس قسم کی عجیب و غریب جنگ کیسے ممکن تھی اور وہ اپنے جملہ مددگاروں کے ساتھ طاغیہ کے موقف کی طرف چل پڑے اور وہ دو سو کے قریب یا اس سے زیادہ تھے اور انہوں نے مستقل مزاجی سے ان کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ ان کے مراکز میں ان کے ساتھ رہنے لگے پس انہوں نے بطرہ اور جوان کو قتل کر دیا اور انہیں پشتوں کے بل بھگا دیا اور ان کے پیچھے شقیل سے پینے کے پانی کے راستے بند کر دیے پس انہوں نے اس میں باہم مقابلہ کیا اور ان کی اکثریت ہلاک ہو گئی اور ان کے اموال لوٹ لیے گئے اور اللہ نے اپنے دین کو عزت دی اور اس کے دشمن کو ہلاک کیا اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے شہر کی فصیل پر بطرہ کا سر نصب کر دیا گیا اور وہ اس زمانے تک وہاں موجود ہے۔

فصل

موحدین کے رشتہ کرنے اور اس کے پیچھے تلمسان پر حملہ کرنے کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات

جب ۶۰۷ھ میں یغمراسن بن زیان کے بیٹے سے جو بنی عبدالواد کا ایک بادشاہ تھا محاصرہ ہٹا اور ابوثابت ان کے بلاد سے الگ ہو گیا اور بنو مرین نے ان میں سے جن بلاد پر اپنی تلواروں سے قبضہ کیا تھا ان سے وہ ان کے لئے دستبردار ہو گیا اور سال کے سر پر ابوحمو بنی عبدالواد کی حکومت میں بااختیار ہو گیا تو اس نے بلادِ مغرب کی طرف اپنی توجہ منعطف کی اور مغراوہ اور بنی توجین کے بلاد پر متغلب ہو گیا اور وہاں سے ان کی سلطنت کا نام ونشان مٹا دیا اور عبدالقوی بن عطیہ کی اولاد میں سے ان کے شرفاء مندیل بن عبدالرحمٰن کی اولاد اپنے متبع رؤسائے قبائل کے ساتھ موحدین بنی ابی حفص کے ساتھ مل گئے اور ان کی فوجوں میں شامل ہو گئے اور ان میں سے مولانا سلطان ابویحییٰ اور اس کے حاجب یعقوب بن عمر بہت بڑی فوج کے ساتھ جا ملے اور اس کا نام رجسٹر میں لکھا اور ان کے ساتھ خوارج اور حکومت سے جھگڑا کرنے والوں کے ساتھ مقابلہ کیا۔

<u>ابوحمو کا الجزائر پر حملہ</u>: پھر ابوحمو نے الجزائر پر حملہ کیا اور ابن علان نے اس پر قبضہ کر لیا تھا اور وہ اسے تلمسان لے آیا اور سے وفاداری کی اور بنو منصور جو ضھاجہ میں سے متیجہ کے میدانی ملکیش کے امراء تھے بھاگ گئے اور موحدین سے جا ملے اور انہوں نے انہیں منتخب کر لیا اور اس نے مغرب اوسط کی جہت پر قبضہ کر لیا اور موحدین کی عملداری کی سرحد اس کی عملداری سے مل گئی پھر وہ ۷۱۲ھ میں تدلس پر متغلب ہو گیا اور بجایہ میں ابن مخلوف کی بغاوت کے ایام میں ان کے اور مولانا سلطان ابویحییٰ کے درمیان جو خط وکتابت ہوئی تھی اس کی وجہ سے وہ اس پر مہربان ہو گیا جیسا کہ ہم نے اس کے حالات میں بیان کیا ہے پس اس کے مقام کی وجہ سے اور بلاد موحدین کی جستجو کے باعث اس نے اپنے عزائم کو اکسایا اور اس کی فوجوں نے ان کی زمین کو روند دیا اور اس نے ان کے شہروں بجایہ اور قسطنطینہ سے جنگ کی اور اس نے بجایہ کو اس کی قوت کی وجہ سے مخصوص کر لیا اور فوجوں کو اپنے چچا ابی عامر ابراہیم کے بیٹے مسعود کے ساتھ اس کی ناکہ بندی کے لئے بھیجا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس دوران میں محمد بن یوسف بن یغمراسن اُسے چھوڑ کر چلا گیا اور اس نے بنی توجین میں اپنی امارت قائم کر لی اور اس نے اس کے مقبوضات سے جبل وانشریس کی عملداری کو حاصل کر لیا اور مسلسل یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ ۷۱۸ھ میں سلطان ابوحمو فوت ہو گیا اور ان کی امارت کو اس کے بیٹے ابوتاشفین عبدالرحمٰن نے سنبھالا اور اسے اپنے عمزاد محمد بن یوسف کے متعلق خیال آیا اور اس نے بنی عبدالواد کی فوجوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی یہاں تک کہ اس نے اس کی پناہ گاہ جبل

وانشریس میں اس سے جنگ کی اور بنی تیغرین کے سردار عمر بن عثمان نے اس کے ساتھ...... اس کے متعلق سازش کی تو اس نے اُسے گرفتار کر کے ۷۱۹ھ میں اسے قتل کر دیا اور بجایہ کی طرف چلا گیا اور اس کے میدان میں اترا اور حاجب بن عمر اس کے سامنے ڈٹ گیا تو یہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرا پھر الٹے پاؤں تلمسان واپس آ گیا اور اطان بجایہ کی طرف بار بار فوجیں بھیجیں اور فوجوں کے جمع کرنے کے لئے قلعے بنائے اور اس نے وادی بجایہ کے بالائی علاقے میں قلعہ بکر اور پھر قلعہ تامزیردکت بنایا' پھر ایک دن کی مسافت پر تیکلات میں اس پہاڑ کے نام پر جو وجدہ کے سامنے جبل میں ان کا اولین پہاڑ تھا تامزیردکت کے نام پر ایک قلعہ بنایا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یغمراسن نے سعید کے مقابلہ میں اس میں پناہ لے لی' پس اس نے تیکلات شہر کی حد بندی کی اور اُسے خوراک اور افواج سے بھر دیا اور اُسے اپنے ملک کی سرحد بنا دیا اور وہاں اپنی فوج اتاری اور اپنی اور اپنے باپ کی حکومت کے عظیم آدمی موسیٰ بن علی کردی کو اس کا امیر مقرر کیا اور بنی سلیم میں سے کعوب نے جب وہ مولانا سلطان ابویحییٰ لحیانی اور ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ابی عمران اور ابواسحاق بن ابی یحییٰ الشہید سے ناراض تھے' اسے افریقہ کی حکومت کے بارے میں کئی بار اکسایا' جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور ان کی جنگوں میں پانسہ پلٹتا رہتا تھا یہاں تک کہ زناتہ اور موحدین کی فوجوں کے درمیان ۷۲۹ھ میں مرماجنہ کے نواح میں ریاس مقام پر وہ مشہور معرکہ ہوا جس میں زناتہ کی فوجوں نے امیر بنی کعب حمزہ بن عمر اور اس کے بدو ساتھیوں کے ساتھ جن کا سردار' آل یغمراسن کی حکومت کا پروردہ یحییٰ بن موسیٰ تھا' سلطان ابویحییٰ پر چڑھائی کی اور انہوں نے محمد بن ابی عمران بن ابی حفص کو بادشاہ مقرر کیا اور عبدالحق بن عثمان' جو بنی عبدالحق کے شرفاء میں سے تھا وہ بھی اپنے رشتہ داروں اور بیٹوں سمیت ان کے ساتھ تھا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں وہ موحدین سے ان کے پاس آ گیا تھا' پس مولانا سلطان ابویحییٰ کے میدان کارزار میں کھلبلی مچ گئی اور وہ شکست کھا گیا اور وہ اس کے خیموں پر اور ان میں جو ذخیرہ اور مستورات تھیں ان پر قابض ہو گئے اور انہوں نے اس کے پڑاؤ کو لوٹ لیا اور اس کے دونوں بیٹوں احمد اور عمر کو گرفتار کر لیا اور انہیں تلمسان کی طرف واپس بھجوا دیا اور سلطان کے جسم میں زخم آئے جنہوں نے اُسے کمزور کر دیا اور وہ جان بچا کر بونہ چلا گیا اور وہاں سے کشتی پر سوار ہو کر بجایہ چلا گیا پس وہ اپنے زخموں کا علاج کرتا ہوا ٹھہر گیا۔

زناتہ کا تونس پر قبضہ: اور زناتہ' تونس پر قابض ہو گئے اور محمد بن عمران اس میں داخل ہو گیا اور انہوں نے اسے سلطان کا نام دیا اور اس کی مہار' امیر زناتہ یحییٰ بن موسیٰ کے ہاتھ میں تھی اور مولانا سلطان ابویحییٰ بن موسیٰ کے ہاتھ میں تھی اور مولانا سلطان ابویحییٰ نے آل یغمراسن کے خلاف فریادی بن کر شاہِ مغرب سلطان ابوسعید کے پاس جانے کا عزم کیا اور اس کے حاجب محمد بن سید الناس نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنے بیٹے امیر ابوزکریا حاکم سرحد کو اس کے پاس بھجوائے کیونکہ وہ اپنے ہمسر سے برا مناتا ہے' پس اس نے اس کے مشورہ کو قبول کیا اور اس کام کے لئے اپنے بیٹے کو سمندر پر سوار کرا دیا اور موحدین کے مشائخ میں سے ابومحمد عبداللہ بن تاشفین کو اس کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے اس کے پاس بھیجا اور وہ سواحل مغرب میں سے قساسہ کے ساحل پر اترے اور سلطان ابوسعید کے دارالخلافے میں اس کے پاس آئے اور اُسے مولانا سلطان ابویحییٰ کی مدد کی بات پہنچائی تو وہ اور اس کا بیٹا امیر ابوالحسن اس سے بہت خوش ہوئے اور اس نے اپنے بیٹے امیر سے اس محفل میں کہا اے میرے بیٹے ہماری اقوام کے سب سے بڑے آدمی نے تیرا قصد کیا ہے اور قسم بخدا میں ضرور تمہاری مدد میں اپنا مال' اپنی

قوم اور اپنی جان صرف کر دوں گا اور اپنی فوجوں کو تلمسان کی طرف بھیجوں گا پس تو اپنے باپ کے ساتھ وہاں اتر جا' پس وہ خوشی خوشی اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور سلطان ابوسعید نے ان پر شرط عائد کی کہ مولانا سلطان ابویحییٰ اپنی فوجوں سمیت اس کے ساتھ تلمسان سے جنگ کرنے کے لئے جائے تو انہوں نے یہ بات قبول کر لی اور سلطان ابوسعید ۷۳۰ھ میں تلمسان پر حملہ کے لئے گیا اور جب وہ وادی ملویہ میں پہنچے اور صرہ میں پڑاؤ کیا تو ان کے پاس سلطان ابویحییٰ کے تونس کے دارالخلافے پر قابض ہو جانے اور زناتہ اور ان کے سلطان کو وہاں سے دور کرنے کی یقینی خبر آ گئی' پس مولانا سلطان نے اپنے بیٹے امیر ابو زکریا یحییٰ اور اس کے وزیر ابومحمد عبداللہ بن تافراکین کو بلایا اور انہیں اپنے ساتھی کی طرف لوٹ جانے کا حکم دیا اور ان کی ضروریات کو پورا کیا اور انہیں بڑے بڑے انعامات دیے اور وہ غساسہ سے اپنے بحری بیڑوں پر سوار ہوئے اور اس نے ان کے ساتھ رشتہ کی منگنی کے لئے ابراہیم بن ابی حاتم الغرنی اور اپنے دارالخلافے کے قاضی ابوعبداللہ بن عبدالرزاق کو بھیجا اور اپنے دارالخلافے کی طرف واپس پلٹ گیا اور جب امیر ابوالحسن اور سلطان ابویحییٰ کے درمیان اس کی بیٹی کا رشتہ ہوا جو امیر یحییٰ کی سگی بہن تھی' اس نے اُسے اپنی بحری بیڑے میں موحدین کے مشائخ سے تھا بھیجا جن کا سردار ابوالقاسم بن عبو تھا اور وہ غساسہ کی بندرگاہ پر سلطان ابوسعید کی وفات سے پہلے ۷۳۱ھ میں اس کے ساتھ پہنچے پس وہ اس کی تعظیم و تکریم کے لئے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے غساسہ کی طرف اس کی سواری اور اس کے بوجھ اٹھانے کے لئے سواریاں بھیجیں اور سونے اور چاندی کی لگامیں بنائی گئیں اور ریشم کے عرق گیر جو سونے سے ڈھکے ہوئے تھے بچھائے گئے اور اس کے لانے والے اور دلہن بنانے والے کے لئے ایسا بے نظیر جشن کیا جس کی مثال ان کی حکومت میں نہیں سنی گئی اور گھر کے منتظمین کو عورتوں کی درماندگی کی وجہ سے ایسے کام سپرد کئے گئے جن جیسے کام ان کے سپرد نہیں ہوئے تھے پس احسان مکمل ہو گیا اور لوگوں نے اس کی باتیں کیں اور سلطان ابوسعید اس کے پہنچنے سے قبل فوت ہو گیا۔

فصل

سلطان ابوسعید عفی اللہ عنہ کی وفات اور سلطان ابوالحسن کی ولایت اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

جب ۷۳۱ھ میں سلطان کو سلطان ابویحییٰ کی دلہن بیٹی کے پہنچنے کی اطلاع ملی تو حکومت اس کی آمد پر اس کی عظمت کے باعث جو اس کے باپ اور قوم کو حاصل ہوئی تھی جھوم اٹھی اور سلطان ابوسعید بنفس نفیس تازی کے احوال کو جو دلہن کی عزت افزائی اور اس کے بیٹے کی شادی کی خوشی میں کئے گئے تھے دیکھنے گیا اور وہیں بیمار ہو گیا اور جب وہ قریب المرگ ہو گیا تو ولی

عہد امیر ابوالحسن اُسے لے کر الحضرۃ کی طرف چلا گیا اور اُسے اس کے بستر پر نوکروں کے کندھوں اور گھوڑوں پر سوار کرا کے لایا گیا یہاں تک کہ وہ سبو میں اترے پھر اس نے رات کو اسی طرح اسے اس کے گھر میں داخل کیا اور موت نے اُسے راستے ہی میں آلیا اور وہ فوت ہو گیا اللہ کی اس پر رحمت ہو پس انہوں نے اُسے گھر میں اس کی جگہ پر رکھا اور صالحین کو اس کو دفنانے کے لئے بلایا اور اسے ماہ ذوالحجہ ۷۳۱ھ میں دفن کر دیا گیا۔

اور جب سلطان ابوسعید فوت ہو گیا تو مشائخ کے خواص اور ارباب حکومت اس کے ولی عہد امیر ابوالحسن کے پاس جمع ہوئے اور انہوں نے اسے اپنا امیر بنا لیا اور اس کی اطاعت و بیعت کی اور اس نے سبو سے اپنے پڑاؤ کے اٹھانے کا حکم دیا اور اس نے فاس کے میدان میں زیتون مقام پر خیمے لگائے اور جب سلطان دفن ہو گیا تو وہ تیار ہو کر اپنے پڑاؤ کی طرف نکلا اور لوگ اپنے طبقات کے مطابق بیعت کرنے کے لئے اس کے پاس آئے اور اس نے اپنے خیمے پر اور لوگوں سے بیعت لینے پر محافظین اور متصرفین کے سردار المزدار عبو بن قاسم اور دروازے کے حاجب کو جو سلطان یوسف بن یعقوب کے عہد سے ان کے گھر سے قدیم دوستی رکھتا تھا' مقرر کیا اور اس دن اس کی بیوی دُختر سلطان ابویحییٰ اس کے پاس گئی اور اس نے پڑاؤ میں اپنی جگہ پر اس کے ساتھ شب بسر کی اور اس نے دلہن کے باپ کے دشمن سے انتقام لینے کا عزم کیا اور وہ اپنے بھائی ابوعلی کا حال معلوم کرنے لگا اور ان دونوں کے باپ سلطان نے اسے اس کے متعلق وصیت کی تھی کیونکہ اس کے دل میں اس کی محبت تھی اور یہ ولی عہد مقدور بھر اس کی رضا کو ترجیح دیتا تھا پس اس نے اس کے احوال کی نگرانی کے لئے سجلماسہ پر چڑھائی کرنے کا عزم کر لیا۔

فصل

سلطان ابوالحسن کے سجلماسہ پر چڑھائی کرنے اور اپنے بھائی کے ساتھ صلح اور اتفاق کرنے کے بعد وہاں سے تلمسان کی طرف واپس جانے کے حالات

جب سلطان ابوسعید فوت ہو گیا اور سلطان ابوالحسن کی بیعت مکمل ہو گئی اور وہ اپنے بھائی ابوعلی کے متعلق اکثر وصیت کرتا رہتا تھا کیونکہ وہ اس پر مہربانی کرنے کے لئے مکلّف تھا پس اس نے تلمسان کی طرف جانے سے قبل اس کے احوال

احوال کو دیکھنے کا ارادہ کیا اور وہ زیتون میں اپنے پڑاؤ سے سجلماسہ جانے کے ارادہ سے کوچ کر گیا اور راستے میں اسے اپنے بھائی امیر علی کے وفود ملے جنہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کے حکومت عطا کرنے پر مبارک باد دی اور یہ کہ اس کا بھائی اس بارے میں اس سے جھگڑے سے الگ رہے گا اور اللہ نے اس کے باپ کی وراثت سے جو کچھ دیا ہے اس پر قانع رہے گا نیز اس نے اپنے بھائی سے اس بات پر معاہدہ کرنے کا مطالبہ کیا تو سلطان ابوالحسن نے اس کے مطالبے کا جواب دیا اور اُسے اسی طرح سجلماسہ اور اس کے گردونواح کے بلاد قبلہ پر امیر مقرر کر دیا جیسے وہ اپنے باپ کے زمانے میں تھا اور قبیلے کے سردار اور بقیہ عرب اور زناتہ بھی موجود تھے اور وہ موحدین کے فریادی کو جواب دینے کے لئے تلمسان لوٹ آیا اور اس نے اس کی طرف آنے میں جلدی کی اور جب وہ تلمسان پہنچا تو اس سے ایک طرف ہو کر مشرق کی جانب آگے چلا گیا کیونکہ اس نے مولانا سلطان ابویحییٰ کے ساتھ تلمسان میں اکٹھے اترنے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ انہوں نے امیر ابوزکریا کے اس ایلچی سے شرط کی تھی جو ان کے پاس گیا تھا پس وہ شعبان ۷۳۲ھ میں تاسالت میں اترا اور وہاں ٹھہرا اور اس نے مغرب کی بندرگاہ کے بحری بیڑوں کو اشارہ کیا اور انہیں سواحل تلمسان کی طرف بھیجا اور اپنی فوج سے سلطان ابویحییٰ کی مدد کے لئے فوج تیار کی اور انہیں سواحل دہران سے بحری بیڑوں پر سوار کرا دیا اور اپنی حکومت کے پروردہ محمد بطوی کو ان کا سالار مقرر کیا اور وہ بجایہ میں اترے اور وہاں انہوں نے سلطان ابویحییٰ سے ملاقات کی اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور اس کے ساتھ انہوں نے بنی عبدالواد کی سرحد تیکلات پر حملہ کیا' جہاں بجایہ کے محاصرہ کے لئے دستے جمع تھے اور وہاں ان دنوں ان کے جرنیلوں میں سے ابن ہزرع بھی موجود تھا اور اس کے پہنچنے سے پہلے جو فوج وہاں موجود تھی وہ بھاگ گئی اور مغرب اوسط کی اپنی آخری عملداری میں چلی گئی اور مولانا سلطان ابویحییٰ نے وہاں موحدین' عربوں' بربریوں اور دیگر افواج کو بٹھا دیا پس انہوں نے اس کی آبادی کو برباد کر دیا اور مخزون خوراک کو لوٹ لیا اور وہ ناپید کنار سمندر تھا۔ کیونکہ جب سے سلطان ابوحمو نے اس کی حد بندی کی تھی اس نے بطحاء کی عملداری سے لے کر بقیہ بلاد شرقیہ کے عمال کو اشارہ کیا تھا کہ وہ غلے اور دیگر خوراک کی چیزوں کو یہاں لائیں اور اس کے بیٹے سلطان ابوتاشفین نے بھی اس بارے میں اپنے باپ کے طریق کو اختیار کیا اور ہمیشہ ان کا یہی طریق رہا یہاں تک کہ ان پر یہ کمر توڑ مصیبت نازل ہوئی تو لوگوں نے ان بے شمار غلہ جات کو لوٹ لیا اور انہوں نے زمین میں اس کی حد بندی کو تباہ کر کے اسے چٹیل میدان بنا دیا اور اس دوران میں سلطان ابوالحسن ان کے احوال کو دیکھتا ہوا تلمسان سے جنگ کرنے کے لئے سلطان ابویحییٰ کی آمد کا منتظر رہا یہاں تک کہ اسے اپنے بھائی کی بغاوت کی خبر ملی جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے پس وہ واپس پلٹ آیا اور مولانا سلطان ابویحییٰ کو بھی اطلاع مل گئی تو وہ بھی اپنے دارالخلافے کی طرف لوٹ گیا اور بطوی کو بھی اپنے ساتھ لے گیا اور اسے بہت انعام دیا اور اس کی فوج کو بھی انعامات دیے اور اسی وقت وہ اپنے بھیجنے والے سلطان کی طرف پلٹ گئے اور سلطان ابوتاشفین' بلاد موحدین سے جنگ کرنے سے رک گیا۔

فصل

امیر ابو علی کے بغاوت کرنے اور سلطان ابوالحسن کے اس پر حملہ کر کے اس پر فتح پانے کے حالات

جب سلطان ابوالحسن تلمسان کی جنگ میں گھس گیا اور مولانا سلطان ابو یحییٰ کے ساتھ وعدہ کی وجہ سے تاسالت تک چلا گیا تو ابو تاشفین نے امیر ابو علی کے ساتھ ہتھ جوڑی کرنے اور سلطان ابوالحسن کے خلاف متفق ہونے کے بارے میں سازش کی نیز یہ کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا دفاع کرے گا یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان معاہدہ طے پا گیا اور امیر ابو علی نے اپنے بھائی سلطان ابوالحسن کے خلاف بغاوت کر دی اور اس نے سجلماسہ سے درعہ پر حملہ کر دیا اور وہاں پر سلطان کے عامل کو قتل کر دیا اور اپنے رشتہ داروں میں سے کسی آدمی کو وہاں عامل مقرر کیا اور بلاد مراکش کی طرف فوج روانہ کی اور سلطان کو اپنے پڑاؤ تاسالت میں اس کی خبر پہنچ گئی پس اس کے معاملے نے اُسے برافروختہ کر دیا اور اس نے اس سے انتقام لینے کی ٹھان لی اور الٹے پاؤں الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور اپنی عملداری کی ملحقہ سرحد تادریت پر پڑاؤ کر لیا اور اپنے بیٹے تاشفین کو اس کا افسر مقرر کیا اور اس کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اس کے وزیر مندیل بن حمامہ بن تیربعین کی نگرانی کرے اور وہ جلدی سے سجلماسہ کی طرف گیا اور وہاں اتر پڑا اور اس کی فوجوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کی ناکہ بندی کر دی اور اس نے آلات کے کام کے کاریگروں کو اس کے چوک کی تعمیر کے لئے اکٹھا کیا اور صبح و شام حولا کرتیا میں جنگ کرنے لگا اور ابو تاشفین اپنی فوجوں اور اپنی قوم کے ساتھ مغرب کی سرحد کو روندنے کے لئے گیا اور اس کے نواح میں فوجیں بھیجیں تاکہ وہ سلطان کے ساتھ اس کے محاصرہ کے مقام میں کش مکش کریں اور جب وہ تادریت پہنچا تو ابن سلطان اپنے وزراء اور فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور انہوں نے بھی منظم طور پر اس پر حملہ کیا تو اس کے میدان کارزار میں کھلبلی مچ گئی اور وہ شکست کھا گیا اور کسی کو بھی نہ ملا اور اپنی پناہ گاہ کی طرف واپس آ گیا اور اپنی فوج کے ساتھ امیر ابو علی کی امداد کو بڑھا اور اپنے حصے کی فوج پر امیر مقرر کیا اور انہیں اس کی طرف بھیجا پس وہ اکیلے اکیلے اور ٹولیوں کی صورت میں شہر کی طرف گئے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور سلطان نے ان کا طویل محاصرہ کیا اور ان کو کئی قسم کی جنگوں اور عذابوں سے دوچار کیا یہاں تک کہ ان پر متغلب ہو گیا اور بزور قوت شہر میں داخل ہو گیا اور امیر ابو علی کو اس کے محل کے دروازے پر گرفتار کر لیا اور اسے سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے اُسے مہلت دی اور قید کر دیا اور وہ اس کی حکومت پر قابض ہو گیا اور اس نے سجلماسہ پر امیر مقرر کیا اور الٹے پاؤں الحضرۃ واپس آ گیا اور ۷۳۳ھ میں وہاں اترا اور اپنے بھائی کو محل کے ایک کمرے میں قید کر دیا

یہاں تک کہ اس نے اسے قید کرنے سے چند ماہ بعد اس کے قید خانے میں اس کا گلا گھونٹ کر اُسے قتل کر دیا اور اس نے فتح کو فتح جبل اور دشمن کے قبضے سے واپس لینا شمار کیا جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے ابو مالک کے جھنڈے تلے اس کی فوجوں کے ہاتھوں سے تباہ و برباد کر دیا' جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

جبل فتح سے جنگ کرنے اور امیر ابو مالک اور مسلمانوں کے اسے مخصوص کر لینے کے حالات

جب سلطان ابوالولید ابن الرئیس جو اندلس کی حکومت پر متغلب تھا اپنے عم زاد ابوالجیوش کے ہاتھوں مارا گیا تو اس کے بعد اس کے بیٹے محمد نے جو ایک چھوٹا بچہ تھا' اس کے وزیر محمد بن المحروق جو اندلس کے شرفاء اور حکومت کے پروردہ لوگوں میں سے تھا کی زیر نگرانی حکومت سنبھالی اور اس نے اس پر قابو پالیا' مگر جب وہ جوان ہوا تو اس نے اپنے پر اس کے قبضہ کو ناپسند کیا اور اس کے خواص میں سے المعلوجی نے اُسے وزیر کے خلاف بھڑکایا تو اس نے ۲۹ کے ھ میں اُسے فریب سے قتل کر دیا اور خود مختاری کے لئے تیار ہو گیا اور اس نے ملک کے تعلقات کو مضبوط کیا اور طاغیہ نے ۹ کے ھ میں جبل الفتح کو حاصل کیا اور اس کے پڑوس میں بندرگاہ کی سرحدوں پر نصرانیہ نے ڈیرے لگا لیے اور وہ اُن کے سینے میں ایک پھانس تھا اور مسلمانوں کو اس کے معاملے نے پریشان کر دیا اور حاکمِ مغرب نے اس وجہ سے کہ اس میں اس کے بیٹے نے فتنہ پیدا کیا ہوا تھا' ان سے غفلت کی پس انہوں نے الجزیرہ اور اس کے قلعے ابن الاحمر کو ۲۱ کے ھ کے شروع میں واپس کر دیے اور اس کے بعد طاغیہ نے ان پر سختی کی تو انہوں نے ۲۹ کے ھ میں الجزیرہ حاکمِ مغرب کو واپس کر دیا اور سلطان ابوسعید نے اپنے اربابِ حکومت میں سے عرب الخلط میں سے جو اس کے ماموں تھے سلطان بن مہلہل کو اس کا امیر مقرر کیا۔

<u>طاغیہ کا الجزیرہ کے قلعوں پر قبضہ کرنا</u>: اور سلطان ابوسعید کی وفات کے نزدیک طاغیہ نے اس کے اکثر قلعوں پر قبضہ کر لیا اور سمندر کے راستے میں رکاوٹ کر دی اور اس کے ساتھ حاکم اندلس کی سرکشی اور اس کے وزیر ابن عمرون کا قتل بھی شامل ہو گیا اور اُسے طاغیہ کے معاملے نے پریشان کر دیا پس اس نے سمندر سے گزرنے میں جلدی کی اور ۳۲ کے ھ میں سلطان ابوالحسن کے دارالخلافے فاس میں اس کے پاس گیا اور اس نے اس کی آمد کو بڑی اہمیت دی اور لوگوں کو اس کی ملاقات کے لئے بھیجا اور اُسے اپنے گھر کے ساتھ روض المصارہ میں اتارا اور اس کی بہت تکریم کی اور ابن الاحمر نے ماوراء البحر کے مسلمانوں کے معاملے میں اور ان کے دشمنوں نے انہیں جو پریشان کر رکھا تھا اس کے بارے میں اس سے گفتگو کی اور اس نے جبل کی حالت کے متعلق بھی اس سے شکایت کی اور یہ کہ وہ سرحدوں کے سینے میں ایک پھانس ہے پس سلطان نے اس کی شکایت کو دور کر دیا اور اللہ نے جہاد کے اسباب پیدا کر دیے اور وہ اس کا بہت دلدادہ اور اس بارے میں اپنے دادا

یعقوب کے طریق کو اختیار کیے ہوئے تھا۔

جبل سے جنگ: اور اس نے اپنے بیٹے امیر ابو مالک کو بنی مرین کی پانچ ہزار فوج پر سالار مقرر کیا اور اسے سلطان محمد بن اسماعیل کے ساتھ جبل سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا پس وہ الجزیرہ میں اترا اور اس کی مدد کو پے در پے بحری بیڑے آئے اور ابن الاحمر نے اندلس میں فوج جمع کرنے والوں کو بھیجا اور لوگ ہر جانب سے اس کے پاس آ گئے اور جبل کے میدان میں ان کی تمام چھاؤنی متحرک ہو گئی اور انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کرنے میں بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے ۷۳۳ھ میں اس پر قبضہ کر لیا اور مسلمان اس میں بزور قوت داخل ہو گئے اور نصرانیہ کے پاس جو کچھ تھا اللہ نے انہیں غنیمت میں دیا اور اس کی فتح کے تیسرے دن طاغیہ نے کافر قوموں کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور مسلمانوں نے اسے اس غلہ سے جو وہ الجزیرہ سے اپنے گھوڑوں پر اٹھا کر لائے تھے' بھر دیا اور امیر ابو مالک اور ابن الاحمر بھی غلہ اٹھانے میں شامل تھے پس عوام نے بھی اسے اٹھایا اور امیر ابو مالک الجزیرہ چلا گیا اور اس نے اپنے باپ کے وزیر یحییٰ بن طلحہ بن محلی کو جبل میں چھوڑا اور تین ماہ بعد' طاغیہ نے پہنچ کر وہاں پڑاؤ کر لیا اور ابو مالک اپنی فوجوں کے ساتھ نکلا اور اس کے بالمقابل اتر پڑا اور اس نے حاکم اندلس امیر ابو عبداللہ کو پیغام بھیجا تو وہ نصرانیہ کے علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کی فوج کے ساتھ پہنچا اور باہر نکل کر طاغیہ کی فوج کے بالمقابل اتر پڑا اور دشمن اپنی جگہوں پر قلعہ بند ہو گیا اور وہ بھی ان کے جلد واپس آنے اور محافظوں اور ہتھیاروں کی کمی کے باعث غصے میں تھے' پس سلطان ابن الاحمر نے طاغیہ سے جنگ کرنے میں جلدی کی اور مسلمانوں کی رضامندی اور ان کے شگاف کو پُر کرنے کے لئے خدا کی خاطر اپنی جان کی بازی لگاتے ہوئے لوگوں سے آگے گئے جلدی سے اس کے خیمے کی طرف بڑھے پس طاغیہ پا پیادہ برہنہ سر اور اس کی آمد کا اعزاز کرتا ہوا اُسے ملا اور اس نے جو اس سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس پہاڑ سے چلا جائے اس نے اسے قبول کیا اور اپنے ذخائر اسے تحفہ میں دیے اور فوراً کوچ کر گیا اور امیر ابو مالک سرحد کی اطراف کو درست کرنے اور اس کے شگافوں کو بند کرنے میں لگ گیا اور اس نے محافظوں کو وہاں اتارا اور غلہ جات وہاں لے گیا اور اس فتح نے سلطان ابوالحسن کی حکومت کو آخری ایام تک فخر کا ہار پہنا دیا پھر اس کے بعد وہ تلمسان سے جنگ کرنے کے لئے واپس آ گیا۔

فصل

تلمسان کے محاصرہ کرنے اور سلطان ابوالحسن کے اس پر متغلب ہونے اور ابوتاشفین کی وفات سے بنی عبدالواد کی حکومت کے ختم ہونے کے حالات

جب سلطان اپنے بھائی پر متغلب ہو گیا اور اس نے اس کی بغاوت اور کش مکش کی بیماری کا قلع قمع کر دیا اور مغرب کی سرحدوں کو بند کر دیا اور اللہ نے اس پر یہ عظیم احسان فرمایا کہ اس کی فوجوں نے نصرانیہ پر فتح پائی اور اس نے ان کے ہاتھوں سے جبل الفتح کو واپس لیا حالانکہ وہ بیس سال تک طاغیہ کے قبضے میں رہا تھا تو وہ اپنے دشمن کے لئے فارغ ہو گیا اور اس نے تلمسان جانے کا پختہ ارادہ کر لیا اور امیر سلطان ابو یحییٰ، فتح کی مبارک باد دینے اور سرحدوں میں ابوتاشفین کو روکنے کے لئے اس کے پاس آیا اور سلطان نے ابوتاشفین کے پاس سفارشی بھیجے کہ وہ موحدین کی جملہ عملداریوں سے الگ ہو جائے اور ان سے تدلس کے بارے میں بات چیت کرے اور اپنی ابتدائی عملداری کی ملحقہ سرحد پر واپس چلا جائے خواہ اس سال تک واپس جائے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ بادشاہوں کے ہاں سلطان کی کیا عزت ہے اور وہ اس کی صحیح قدر کریں مگر ابوتاشفین نے اس بات سے برا منایا اور ایلچیوں سے سخت کلامی کی اور اس کی مجلس میں بعض احمقوں نے جواب میں ان سے بے ہودہ گوئی کی اور ان کے بھیجنے والے کو برا بھلا کہا پس وہ اس کے پاس لوٹ گئے جس سے اُسے غصہ آ گیا اور اس نے ان کے مقابلہ کی ٹھان لی اور جدید شہر کے میدان میں پڑاؤ کر لیا اور اس نے اپنے وزراء کو بلادِ مراکش کی جانب قبائل اور فوجوں کو جمع کرنے کے لئے بھیجا پھر اس نے جلدی کی اور اپنی فوجوں سے ملا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور اپنے دستوں کو تیار کیا اور اپنے فاس کے پڑاؤ سے ۷۳۵ھ کے وسط میں تمام اقوام مغرب اور افواج کے ساتھ چلا اور وجدہ سے گزرا پس اس نے اس کے محاصرہ کے لئے فوجوں کو جمع کیا۔

ندرومہ سے جنگ: پھر وہ ندرومہ سے گزرا اور دن کا کچھ حصہ اس سے جنگ کی اور اس میں داخل ہو گیا اور اس کے محافظوں کو قتل کر دیا اور ۷۳۵ھ میں وجدہ پر قبضہ کر لیا۔ پس اس نے اس کی فصیلوں کے برباد کرنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے انہیں پیوند زمین کر دیا اور اس کے نواح وجہات کی فوجوں کی مدد آ گئی اور اس نے اپنے شکار کو دبوچ لیا اور مفراوہ

اور بنی توجین کے قبائل اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پھر اس نے اپنی فوجوں کو جہات کی طرف روانہ کیا اور وہ دہران اور جنین پر متغلب ہو گیا اور اسی طرح ۷۳۶ھ میں ملیانہ تنس اور الجزائر پر متغلب ہو گیا اور اس کی عملداری کی شرقی جہت کا حاکم یحییٰ بن موسیٰ اس کے پاس آیا جو موحدین کی عملداری کی سرحد تھی اور وہ موسیٰ بن علی کی مصیبت کے بعد بجایہ کا محاصرہ کرنے والا تھا پس وہ اسے عزت و تکریم کے ساتھ ملا اور اس کے مقام کو بلند کیا اور اسے اپنے وزراء اور ہم نشینوں کے زمرہ میں منسلک کر دیا اور اس نے بلادِ شرقیہ کی فتح کے لئے یحییٰ بن سلیمان کو مقرر کیا جو بنی عسکر بن محمد کا سردار اور بنی مرین کا شیخ اور سلطان کی مجلس شوریٰ کا مشیر اور سلطان کا مخصوص داماد تھا جس کے ساتھ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا تھا پس وہ فوجوں اور مشرقی جانب کے رضا کاروں اور قبائل کے ساتھ چلا اور اس کے شہروں کو فتح کیا یہاں تک کہ المریہ پہنچ گیا اور اس نے شہروں کو سلطان کی اطاعت میں منسلک کر دیا اور اس کے جانباز اس کی چھاؤنی میں جمع ہو گئے پس وہ اس کے پاس چلے گئے اور اس کی فوجوں سے کثرت میں بڑھ گئے اور سلطان نے وانشریس اور جشم کی عملداری پر بنی توجین کے ایک آدمی کو امیر مقرر کیا اور بنی یدللتن پر سعد بن سلامہ بن علی کو امیر مقرر کیا اور قلعہ کے والی کو اس کی نگرانی پر مقرر کیا اور وہ اس کے چلنے سے پہلے اپنے بھائی محمد کے مقام کی وجہ سے جو حکومت کا مدمقابل تھا' ابوتاشفین سے الگ ہو کر مغرب میں اس کے پاس چلا آیا تھا اور اسی طرح سلطان نے شلف اور مغرب اوسط کے دیگر مضافات پر امیر مقرر کئے اور سلطان نے تلمسان کے مغرب میں اپنی رہائش کے لئے جدید شہر کی حد بندی کی اور اپنی فوجوں کو اتارا اور اس کا نام منصوریہ رکھا اور اس نے البلد المحروب کے اردگرد فصیلوں کی باڑ بنائی اور خندقوں کا حلقہ بنایا اور اس نے اس کی خندق کے پیچھے منجانیق اور آلات نصب کئے جس سے اس کے تیرانداز ان کے تیراندازوں کو مارتے تھے اور انہیں اپنے بارے میں مشغول رکھتے تھے یہاں تک کہ اس نے اس کے قریب تر ایک برج بنایا جس کی چوٹیاں ان کی خندق سے بلند تھیں اور وہ ان کے اوپر سے جانبازوں کو تلواروں سے مارتا تھا اور اس نے ان کی فصیلوں کو پتھر مارنے اور انہیں توڑنے کے لئے منجانیق اور آلات نصب کئے اور انہیں ان سے بہت نقصان پہنچایا اور جنگ سخت ہو گئی اور محاصرے کا قلعہ تنگ ہو گیا۔

اور سلطان ہر روز صبح کو ان کی مصاحبت کرتا تھا اور شہر کی تمام جہات میں جانبازوں کو ان کے مراکز میں تلاش کے لئے چکر لگاتا تھا اور کبھی کبھی اپنے خواص سے الگ ہو کر بھی چکر لگاتا تھا' پس انہوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور شہر پر جھانکنے والے پہاڑ کے ساتھ جو فصیل ہے اس کے پیچھے اپنی فوجوں کو صف بند کر دیا اور جب سلطان اپنے چکر میں اس کے سامنے آیا تو انہوں نے اپنے دروازے کھول دیے اور انہوں نے اپنی فوجوں کے عقابوں کو اس پر چھوڑ دیا اور اسے مجبور کر کے پہاڑ کے دامن میں لے گئے یہاں تک کہ وہ اس کی سخت زمینوں میں چلا گیا اور قریب تھا کہ وہ اس کا دوست امیر سوید عریف بن یحییٰ گھوڑے سے اتر پڑتے اور ہر جانب سے پڑاؤ میں آواز دینے والا پہنچ گیا' پس بنی عبدالواد کی فوجوں نے اپنے مراکز کا قصد کیا پھر انہوں نے ان کو وہاں سے ہٹا دیا اور انہیں خندق کی پست زمین میں لے گئے اور اس میں ان سے مقابلہ کیا اور ایک دوسرے کی مدد کی اور جتنے لوگ قتل سے مارے گئے اس سے زیادہ بھیڑ میں مارے گئے اور اس روز ان کے زعمائے ملت میں سے عمر بن عثمان جو بنی توجین میں سے جشم کا سردار تھا اور بنی یدللتن کا سردار محمد بن سلامہ بن علی وغیرہ بھی مارے گئے اور اس روز بنو مرین ان سے قوی ہو گئے اور بنو عبدالواد ان کے تغلب سے چوکنے ہو گئے اور مسلسل دو سال تک جنگ

جاری رہی پھر سلطان چپکے سے ۲۷ رمضان المبارک ۷۳۷ھ کو اس میں داخل ہو گیا اور ابوتاشفین اپنے محل کے صحن میں کھڑا ہو گیا اور وہاں جنگ کی۔

ابوتاشفین کے دو بیٹوں کا قتل: یہاں تک کہ اس کے دو بیٹے عثمان اور مسعود اور اس کا وزیر موسیٰ بن علی قتل ہو گئے اور اس کا دوست عبدالحق بن عثمان جو عبدالحق کے شرفاء میں سے تھا' موحدین کے مددگاروں میں سے اس کے پاس آ گیا جیسا کہ ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے اس کے حالات کو مفصل بیان کیا ہے پس وہ اور اس کا بیٹا اور اس کا بھتیجا ہلاک ہو گئے اور سلطان ابوتاشفین کے زخم سے بہت خون بہہ گیا جس سے وہ کمزور ہو گیا پس اس نے اسے گرفتار کر لیا اور ایک سوار اسے چھپا کر سلطان کے پاس لے گیا پس امیر ابوعبدالرحمٰن اسے ان جنگوں میں ملا اور اس نے اپنی جان کو جنگ کے گھسمان میں داخل کیا تو اس نے اسے روکا اور اس نے اس کی جماعت سے آنکھ بند کر لی پس اس نے اسی وقت اس کے متعلق حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سر کاٹا گیا اور سلطان اس کے اس فعل سے ناراض ہوا کیونکہ وہ اس کو زجر و توبیخ کرنے اور ڈانٹنے کا خواہش مند تھا اور وہ پچھلوں کے لئے عبرت کا نشان بن گیا اور سلطان اپنی تمام فوجوں کے ساتھ شہر میں داخل ہو گیا اور لوگوں نے باب کشوط میں بھیڑ سے ایک طرف ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا پس ان میں سے بہت سے لوگ مارے گئے اور شہر میں لوٹ پڑ گئی اور شہر کے بہت سے باشندوں کے اموال اور مستوارت کو تکلیف پہنچی اور سلطان اپنے خواص اور مددگاروں کی جماعت کے ساتھ جامع مسجد میں گیا اور اس نے شہر کے مفتیوں ابوزید اور ابن موسیٰ کو جو امام کے بیٹے تھے اہل علم اور علم کا حق ادا کرنے کے لئے بلایا پس وہ بڑی مشقت کے بعد اس کے پاس آئے اور لوگوں کو لوٹ مار سے جو تکلیف پہنچی تھی اس کے متعلق انہوں نے اسے نصیحت کی پس اس نے اپنی فوجوں کو رعیت سے روکا اور ان کے ہاتھوں کو فساد سے روکا اور جدید شہر میں اپنے پڑاؤ میں واپس آ گیا اور مکمل فتح حاصل ہو گئی اور اس روز محمد بن تافراکین بھی آیا جسے سلطان ابویحییٰ اور مجدد زمانہ کا ایلچی ملا تو سلطان نے اسے اس کے بھیجنے والے کے پاس جلد خبر دے کر بھیجا اور وہ سابقین سے بھی آگے چلا گیا اور نوبہ کی فتح سے سترہویں رات تونس میں داخل ہوا پس سلطان ابویحییٰ کو اپنے دشمن کے مرنے اور اس سے اپنا بدلہ لینے کی بہت خوشی ہوئی اور اس نے اپنی مساعی میں شمار کیا اور سلطان ابوالحسن نے اپنے دشمن بنی عبدالواد کا قتل موقوف کر دیا اور اس نے ان کے سلطان کے قتل سے اپنے دل کو ٹھنڈا کیا اور انہیں معاف کر دیا اور رجسٹر میں ان کے نام لکھے اور ان کے عطیات مقرر کئے اور اس نے ان کے جھنڈوں اور مراکز کو پیچھے چلایا اور بنی مرین میں سے بنی واسین اور بنی عبدالواد اور توجین اور بقیہ زناتہ کو متحد کیا اور انہیں بلاد مغرب میں اتارا اور اس نے ان میں سے ہر فریق کے ذریعے اپنے مضافات کی سرحد کو بند کیا اور وہ اس کے جھنڈے تلے جماعت در جماعت ہو کر چلے اور اس نے ان میں سے کچھ لوگوں کو بلاد غمارہ اور سوس کی جانب اتارا اور ان میں سے کچھ اس کی عمل داری اندلس میں محافظ اور پہرے دار بن کر چلے گئے اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور اس کی حکومت کا دائرہ وسیع ہو گیا اور وہ بنی مرین کا ملک ہونے کے بعد زناتہ کا ملک بن گیا اور وہ مغرب کا سلطان ہونے کے بعد دونوں کناروں کا سلطان بن گیا۔

فصل

متیجہ میں امیر عبدالرحمٰن کی مصیبت اور سلطان کے اسے گرفتار کرنے اور بالآخر اس کے ہلاک ہونے کے حالات

قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ سلطان ابوسعید نے موحدین سے یہ شرط طے کی تھی کہ وہ اس کی فوجوں کے ساتھ تلمسان سے جنگ کریں گے اور سلطان ابوالحسن' مولانا سلطان ابویحیٰی کے انتظار میں تاسالت میں ٹھہرا اور جب اس نے دوسری بار اپنی فوجوں کے ساتھ تلمسان سے جنگ کی تو اس نے ان سے یہ مطالبہ نہ کیا اور ابومحمد بن تافراکین اس کے پاس آتا تھا جب کہ وہ تلمسان کے محاصرہ میں اپنے پڑاؤ میں اپنا حق ادا کر رہا تھا اور ان کے دشمن کا انجام معلوم کر رہا تھا پس جب وہ تلمسان پر متغلب ہو گیا تو اس کے سفیر ابومحمد بن تافراکین نے اسے خفیہ طور پر بتایا کہ اس کا سامان اُس کی ملاقات کرنے اور اپنے دشمن پر فتح پانے کی مبارک باد دینے کے لئے اس کے پاس آ رہا ہے اور سلطان ابوالحسن چونکہ فخر کا دلدادہ تھا اس لئے وہ اس کی طرف دیکھنے لگا اور اس نے ۷۳۳ھ میں تلمسان سے کوچ کیا اور مولانا سلطان ابویحیٰی کی آمد کے انتظار میں متیجہ میں پڑاؤ کر لیا اور سلطان نے س میں سہل نگاری کی کیونکہ اس کی حکومت کے متصرف محمد بن عبدالحکیم نے اُسے اس کے انجام سے ڈرایا تھا اور اس نے اُس کہا تھا کہ دو بادشاہوں کی ملاقات اسی روز درست ہوتی ہے جس روز ایک دوسرے پر غالب ہو پس سلطان نے اس بات کو ناپسند کیا اور سستی کرنے لگا اور اس وعدہ کے انتظار میں جو محمد بن تافراکین نے اسے بتایا تھا سلطان ابوالحسن کا قیام طویل ہو گیا اور وہ کئی ماہ تک اس کی ملاقات سے معذرت کرتا رہا اور اپنے خیمے میں بیمار ہو گیا اور چھاؤنی والوں نے اس کی وفات کے متعلق گفتگو کی اور اس کے دونوں بیٹے امیر ابوعبدالرحمٰن اور ابومالک اپنے دادا ابوسعید کے زمانے سے ہی اس کی ولی عہدی کے بارے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے تھے اور سلطان نے اپنی حکومت کے آغاز سے ہی ان دونوں کو امارت کے القاب دیئے تھے اور انہیں وزراء اور کاتب بنانے اور علامت لگانے اور رجسٹر لکھنے اور عطیات دینے اور سواروں سے استلحاق کرنے اور تنہا فوجوں کو تیار کرنے کا کام سپرد کیا تھا اور اس بارے میں دونوں کا ایک طریق تھا اور اس نے ان کے لئے اوامر سلطانی کی تنفیذ کے لئے الگ بیٹھنے کی جگہ مخصوص کی تھی اور اس طرح اس کی سلطنت میں اس کے مددگار تھے اور جب سلطان کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تو ان دونوں امیروں کے درمیان جنگ لے دلالوں نے چلنا پھرنا شروع کیا اور پڑاؤں والوں نے ان کے لئے دو پارٹیاں بنائیں اور ان میں سے ہر ایک نے مال تقسیم کیا اور پارٹیاں بن گئے اور امیر عبدالرحمٰن نے اپنے وزراء کے اکسانے پر قبل اس کے کہ سلطان کا حال اسے معلوم ہو امارت پر حملہ کرنے کی ٹھان لی اور

سلطان کے خواص کو بھی یہ بات معلوم ہوگئی پس انہوں نے اسے اس کی اطلاع دی اور معاملے کے بگڑنے سے قبل اسے لوگوں کے پاس جانے پر اکسایا پس وہ اس کے خیمے میں گیا اور پڑاؤ نے بھی اس کے متعلق سن لیا تو انہوں نے اس کی مجلس میں اور اس کے ہاتھ چومنے میں ازدحام کیا اور اس نے فوجوں کے بدگمان لوگوں کو گرفتار کر لیا اور پڑاؤ نے بھی اس بات کو سن لیا پس اس نے انہیں قید خانے میں ڈال دیا اور دونوں امیروں سے ناراض ہوا اور لوگ ان دونوں کے پڑاؤ سے کوچ کر گئے اور اس نے ان دونوں کو اپنے پڑاؤ میں لوٹا دیا پھر وہ اپنے خیمے کی طرف لوٹا تو دونوں امیروں کو شک پڑ گیا اور انہوں نے خاموشی اختیار کر لی اور ان دونوں کے فتنہ کی آگ بجھ گئی اور مفسدین کی کوشش ناکام ہوگئی اور لوگ ان دونوں سے الگ ہو گئے پس امیر عبدالرحمٰن کے ڈر میں اضافہ ہو گیا اور وہ اپنے خیموں سے سوار ہوا اور رات کو چلا گیا اور صبح کو اولاد علی جوارض حمزہ میں رہنے والے زغبہ کے امراء ہیں ان کے اُترنے کی جگہ پر پہنچ گیا پس ان کے امیر موسیٰ بن ابوالفضل نے اسے پکڑ لیا اور اُسے اس کے باپ کی طرف واپس کر دیا اور اس نے اُسے وجدہ میں قید کر دیا اور اپنے خواص میں سے اس کی حفاظت پر جاسوس مقرر کئے یہاں تک کہ بعد میں اس نے اُسے ۲۹۷ھ میں قتل کر دیا اور اپنے خواص میں سے اس کی حفاظت پر جاسوس مقرر کئے یہاں تک کہ بعد میں اس نے اُسے ۲۹۷ھ میں قتل کر دیا' اس نے داروغہ پر حملہ کر دیا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور سلطان نے اپنے حاجب علال بن محمد کو بھیجا تو اس نے اسے مار دیا اور اس کا وزیر زیان بن عمرو طاسی موحدین سے جا ملا اور انہوں نے اسے پناہ دے دی اور جس روز ابو عبدالرحمٰن اپنے بھائی ابو مالک سے الگ ہوا' سلطان اس کی صبح کو اس سے راضی ہو گیا اور اسے اپنی عملداری کی سرحد اندلس پر امیر مقرر کیا اور اسے وہاں بھیج دیا اور تلمسان کی طرف واپس آ گیا۔

فصل

ابن ہیدور کے خروج کرنے اور ابو عبدالرحمٰن سے تلبیس کرنے کے حالات

جب سلطان نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو گرفتار کیا اور اسے قید خانے میں ڈال دیا تو اس کی مستورات اور خواص منتشر ہو گئے اور جہات میں مضطرب اور پریشان ہو گئے اور اس کے مطبخ سے جازر آزاد ہو گیا جو ابن ہیدور کے نام سے مشہور تھا اور اس کی شکل اس سے ملتی جلتی تھی پس وہ زغبہ کے بنی عامر سے جا ملا' جو ان دنوں اطاعت سے منحرف اور حکومت کے باغی تھے کیونکہ سلطان اور اس کے باپ نے امیر سوید عریف بن یحییٰ کو جب سے وہ ابوتاشفین کو چھوڑ کر ان کے پاس آیا تھا' منتخب کر لیا تھا پس انہوں نے مخالفانہ طریقوں کو اپنایا اور منافقت کا لباس پہنا اور جنگلوں میں چلے گئے اور ان دنوں ان کی امارت صغیر بن عامر اور اس کے بھائیوں کے پاس تھی اور سلطان نے وتر مار کو جو اس کے دوست عریف کا بیٹا تھا ان کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور وہ ان دنوں بدوؤں کا سردار تھا پس اس نے ان کے لئے تیاری کی اور ان کی تلاش میں سرگرم ہوا اور وہ اس کے

آگے آگے دور بھاگ گئے اور اس نے کئی بار ان پر حملے کئے اور انہیں اس جازر کے پاس لے گیا اور اس نے ان کے سامنے اپنا نسب سلطان ابوالحسن کے ساتھ بیان کیا اور یہ کہ وہ اس سے الگ ہو جانے والا اس کا بیٹا عبدالرحمٰن ہے پس انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور انہوں نے اس کے ساتھ المریہ کے نواح پر حملہ کر دیا اور اس کا قائد مجاہد ان کے مقابلہ میں نکلا تو انہوں نے اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور وہ ان کے آگے شکست کھا گیا پھر وترمار نے ان کے لئے تیاری کی اور انہوں نے ان کے نواح کی کرید کی اور ان کی جمعیت پریشان ہوگئی' اور انہوں نے اس جازر کے عہد کو توڑ دیا تو وہ زوادہ کے بنی یرناتن کے پاس چلا گیا اور ان کی لیڈر مس شمسی کے ہاں اترا تو اس نے اس کی زمہ داری لے لی اور اس کے بیٹوں نے بنی عبدالصمد میں سے اپنی قوم کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا اور لوگوں میں اس کی خبر مشہور ہو گئی کوئی اس کی تصدیق کرتا اور کوئی اس کی تکذیب کرتا تھا یہاں تک کہ وہ واضح ہو گئی اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اس نے اپنے انتساب میں جھوٹ بولا ہے پس انہوں نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور وہ ریاح کے امراء زوادہ کے پاس چلا گیا اور ان کے سردار یعقوب بن علی کے ہاں اترا اور اس کے سامنے بھی اسی طرح اپنا نسب بیان کیا تو اس نے اس کے صحیح نسب بیان کرنے پر اسے پناہ دے دی اور سلطان نے سلطان ابویحییٰ حاکم افریقہ کو اس کے حال کے متعلق اشارہ کیا تو اس نے یعقوب کی طرف پیغام بھیجا اور اس نے اسے مع رشتہ داروں کے سلطان کی طرف واپس بھجوا دیا پس یہ سبتہ میں اس کے پاس چلا گیا۔ پس سلطان نے اس کی آزمائش کی اور اس کی مخالفت کا خاتمہ کر دیا اور اس کی بیماری کا قلع قمع ہو گیا اور وہ مغرب میں حکومت کے وظیفہ پر مقیم رہا یہاں تک کہ ۶۸ھ میں فوت ہو گیا۔

سلطان کا عزم جہاد: جب سلطان اپنے دشمن کے معاملے اور اس سے تعلق رکھنے والے احوال سے فارغ ہو گیا تو اس نے جہاد کا عزم کر لیا کیونکہ وہ اس کا بہت دلدادہ تھا اور طاغیہ نے جب سے یعقوب بن عبدالحق کے عہد سے بنومرین کو جہاد سے غافل کیا تھا وہ کنارے کے مسلمانوں پر غالب آ گئے تھے اور انہوں نے ان کے پہاڑوں سے جنگ کی اور ان میں سے بہت سے پہاڑوں پر قبضہ کر لیا اور جبل کو واپس کر دیا اور انہوں نے سلطان ابوالولید سے اس کے صحن غرناطہ میں اس سے جنگ کی اور اس پر ٹیکس لگایا جسے اس نے قبول کیا اور وہ اندلس کے مسلمانوں کو نگلنے کے لئے گئے' پس جب سلطان ابوالحسن اپنے دشمن کے معاملے سے فارغ ہو گیا اور اس کا ہاتھ' دوسرے ہاتھوں سے بلند ہو گیا اور اس کی حکومت کا دائرہ وسیع ہو گیا تو اس کے دل نے اسے دعوت جہاد دی اور اس نے اپنے بیٹے امیر ابو مالک کو' جو کنارے کی سرحدوں کا امیر تھا ۷۴۰ھ میں دارالحرب کی طرف جانے کا اشارہ کیا اور اپنے دارالخلافے سے اس کے پاس فوج بھیجی اور وزراء کو بھی اس کے پاس بھیجا پس وہ ایک بڑی جماعت میں جنگ کے لئے گیا۔

امیر ابو مالک کا طاغیہ کے علاقے میں دور تک چلے جانا: اور طاغیہ کے علاقے میں دور تک چلا گیا اور اسے لوٹ لیا اور قیدیوں اور غنائم کے ساتھ ان کے علاقے کی نزدیکی اونچی جگہ پر چلا گیا اور وہاں پڑاؤ کر لیا اور اسے اطلاع پہنچی کہ نصاریٰ نے اس کے لئے تیاری کی ہے اور وہ اس کے تعاقب میں تیز تیز چل رہے ہیں اور سرداروں نے اُسے ان کے علاقے اور اس وادی سے چلے جانے کا مشورہ دیا جو ارض اسلام اور دارالحرب کے درمیان ملحقہ سرحد تھی نیز یہ کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں جا کر وہاں محفوظ ہو جائے پس وہ اپنی واپسی میں لگ گیا اور اس نے شب کے پچھلے پہر آرام کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور وہ ایک ثابت قدم سردار تھا مگر وہ اپنی عمر کی وجہ سے جنگوں میں مہارت نہیں رکھتا تھا پس نصرانیہ کی فوجوں نے ان کے

سوار ہونے یا واپسی کے بارے میں ان سے گفتگو کرنے سے قبل ہی ان کے بستروں میں ان پر حملہ کر دیا اور امیر ابو مالک اپنے گھوڑے پر صحیح طور پر بیٹھنے سے قبل ہی زمین پر گر پڑا تو انہوں نے اسے زمین پر قتل کر دیا اور اس کی قوم کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور چھاؤنی میں ان کے اور مسلمانوں کے جو اموال تھے انہوں نے انہیں جمع کر لیا اور ایڑیوں کے بل واپس چلے گئے اور سلطان کو اپنے بیٹے کی ہلاکت کی اطلاع ملی تو وہ دردمند ہوا اور اس نے اس کے لئے رحم کی دعا کی اور راہِ خدا میں اس کے مارے جانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر کی امید کی اور خود جہاد کے لئے فوجوں کے بھیجنے اور بحری بیڑوں کے تیار کرنے میں مشغول ہو گیا۔

بحری بیڑوں کی تیاری کے لئے وزراء کی روانگی: جب سلطان کو اپنے بیٹے کے شہید ہونے کی اطلاع ملی تو اس نے اپنے وزراء کو بحری بیڑوں کی تیاری کے لئے سواحل کی طرف بھیجا اور عطیات کا دفتر کھولا اور فوجوں سے ملا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور اہل مغرب کو جمع کیا اور اموال جہاد میں حصہ لینے کے لئے سبتہ کی طرف کوچ کر گیا اور نصرانی قوموں نے یہ بات سن لی تو وہ بھی دفاع کے لئے تیار ہو گئے اور طاغیہ نے سلطان کو گزرنے سے روکنے کے لئے اپنا بحری بیڑا آبنائے جبرالٹر کی طرف بھیجا اور سلطان نے کنارے کی بندرگاہوں سے مسلمانوں کے بحری بیڑوں کو برانگیختہ کیا اور موحدین کو پیغام بھیجا کہ وہ اپنے بحری بیڑے کو اس کے پاس بھیجیں پس انہوں نے زید بن فرمون کو جو ان کی حکومت کا پروردہ تھا بجایہ کے بحری بیڑے کا سالار مقرر کیا اور افریقہ کے سولہ بحری بیڑوں کے ساتھ سبتہ آیا جن میں طرابلس' قابس' جربہ' تونس' بونہ اور بجایہ کے بحری بیڑے شامل تھے سبتہ کی بندرگاہ پر سو سے زیادہ مغربین کے بحری بیڑے آئے اور سلطان نے محمد بن علی کو ان کا سالار مقرر کیا جو سبتہ کی فتح کے دن سے اس کا حاکم تھا اور اس نے اسے آبنائے جبرالٹر میں نصاریٰ کے بحری بیڑے سے جنگ کرنے کا حکم دیا اور ان کی تعداد اور تیاری مکمل ہو گئی' پس انہوں نے زرہیں پہنیں اور ہتھیاروں سے ایک دوسرے کی مدد کی اور نصاریٰ کے بحری بیڑے کی طرف بڑھے اور کچھ دیر ٹھہرے پھر انہوں نے بحری بیڑوں کو ایک دوسرے کے قریب کیا اور انہیں میدانِ کارزار کے ساتھ ملا دیا اور ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ فتح کی ہوا چلنے لگی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمن پر کامیابی عطا فرمائی اور انہوں نے اپنے بحری بیڑوں میں ان سے میل ملاپ کیا اور انہیں تلواروں اور نیزوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ان کے اعضاء کو سمندر میں پھینک دیا اور ان کے سالار الملند کو بھی قتل کر دیا اور ان کے بحری بیڑوں کو مطیع بنا کر سبتہ کی بندرگاہ کی طرف لے آئے اور لوگ ان کو دیکھنے کے لئے باہر نکلے اور ان کے بہت سے سرداروں کو شہر کی اطراف میں گھمایا گیا اور قیدیوں کی بیڑیاں دارالانشاء میں ترتیب سے رکھی گئیں اور بڑی فتح حاصل ہوئی اور سلطان مبارک باد کے لئے بیٹھا اور شعراء نے اس کے سامنے قصیدے پڑھے اور وہ دن بڑی عزت والا دن تھا اور احسان کرنا اللہ کا کام ہے۔

فصل

جنگِ طریف اور مسلمانوں کی آزمائش کے حالات

جب مسلمانوں نے نصاریٰ کے بحری بیڑے پر فتح پائی اور راستہ میں روکاوٹ کے بارے میں ان کی قوت کو توڑ دیا تو سلطان رضا کار اور تنخواہ دار غازیوں کی فوجوں کو بھیجنے میں مشغول ہو گیا اور ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بحری بیڑوں کی ایک زنجیر بن گئی اور جب فوجوں کی روانگی مکمل ہو گئی تو وہ خود ۷۴۰ھ کے آخر میں اپنے خواص اور اہل وعیال کے ساتھ روانہ ہوا اور طریف کے میدان میں اترا اور وہاں اس نے فوجوں کو ٹھہرا دیا اور اس کی فوج اس کے صحن میں حرکت کرنے لگی اور اس نے اس سے جنگ کا آغاز کر دیا اور سلطانِ اندلس ابوالحجاج بن سلطان ابی الولید نے اندلس کی فوج جو زناتہ کے غازیوں اور سرحدوں کے محافظوں اور صحرائی پیادوں سے تیار کی گئی تھی کے ساتھ اس سے ملاقات کی' پس انہوں نے اس کے پڑاؤ کے بالمقابل پڑاؤ کر لیا اور طریف کو ایک حلقہ کی طرح گھیر لیا اور ان پر کئی قسم کی جنگیں مسلط کیں اور وہاں پر آلات نصب کئے اور طاغیہ نے ایک اور بحری بیڑہ تیار کیا جس سے اس نے آبنائے جبرالٹر کو روک لیا تا کہ پڑاؤ کو ضروریات کی چیزیں نہ مل سکیں اور شہر کے محاصرہ میں ان کا قیام طویل ہو گیا اور ان کے توشے ختم ہو گئے اور انہوں نے چارے تلاش کئے پس کامیابی کے آثار کمزور پڑ گئے اور چھاؤنی کے حالات مختل ہو گئے۔

طاغیہ کا نصرانی قوموں کو جمع کرنا: اور طاغیہ نے نصرانی قوموں کو جمع کیا اور اشبونہ اور غرب اندلس کے حاکم برتقال نے اس کی مدد کی' پس وہ اپنی قوم کے ساتھ اس کے پاس آیا اور وہ اپنے نزول سے چھ ماہ بعد ان کی طرف روانہ ہوا اور جب ان کی چھاؤنی قریب آئی تو اس نے طریف کی طرف نصاریٰ کی ایک فوج بھیجی جسے اس نے وہاں چھپا رکھا تھا پس وہ چوکیداروں کی غفلت کے وقت اس میں رات کو داخل ہو گئے اور رات کے آخری حصے میں انہیں ان کے متعلق علم ہو گیا تو انہوں نے اپنی کمین گاہوں سے ان پر حملہ کر دیا اور شہر میں داخل ہونے سے قبل ہی انہیں پکڑ لیا اور ان میں سے خاصی تعداد کو قتل کر دیا اور انہوں نے سلطان کے حملہ کے خوف سے اس سے بات چھپائی کہ ان کے سوا کوئی آدمی شہر میں داخل نہیں ہوا اور دوسرے دن طاغیہ اپنی فوجوں کے ساتھ روانہ ہوا اور سلطان نے مسلمانوں کے دستوں کو صف بند کیا اور انہوں نے حملہ کیا اور جب جنگ ٹھن گئی تو شہر سے پوشیدہ لشکر نکل آیا اور چھاؤنی کی طرف چلا گیا اور سلطان کے خیمے کی طرف گیا اور جو تیر انداز اس کی حفاظت پر مقرر تھے انہوں نے فوج کو اس سے ہٹایا پس انہوں نے محافظوں کو قتل کر دیا پھر عورتوں نے اُسے اپنے آپ سے ہٹایا تو انہوں نے عورتوں کو قتل کر دیا اور وہ سلطان کی پیاری لونڈیوں عائشہ بنت ابویحییٰ بن یعقوب اور فاطمہ بنت مولانا سلطان ابویحییٰ شاہِ افریقہ اور دیگر لونڈیوں کی طرف گئے اور انہیں قتل کر دیا اور انہیں لوٹ لیا اور دیگر خیموں کو بھی لوٹ لیا اور

پڑاؤ کو آگ سے جلا دیا اور مسلمانوں کو اپنے پڑاؤ کے پیچھے جو فوج موجود تھی اس کے متعلق پتہ چل گیا تو ان کے میدان میں کھلبلی مچ گئی اور وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے حالانکہ اس سے قبل ابن سلطان نے اپنی قوم اور رشتہ داروں کے ایک گروہ کے ساتھ ان سے جنگ کا پختہ ارادہ کیا تھا یہاں تک کہ وہ ان کی صفوں میں جا ملا پس انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے گرفتار کر لیا اور سلطان مسلمانوں کے ایک گروہ کی طرف مائل ہوا اور بہت سے غازی شہید ہو گئے اور طاغیہ سلطان کے خیمہ میں پہنچ گیا اور اس نے عورتوں اور بچوں کے قتل کو ناپسند کیا اور اپنے بلاد کی طرف پلٹ آیا اور ابن الاحمر غرناطہ چلا گیا اور سلطان الجزیرہ کی طرف چلا گیا پھر جبل کی طرف گیا پھر کشتی پر سوار ہو کر رات کو سبتہ چلا گیا اور اللہ نے مسلمانوں کی آزمائش کی اور ان کے ثواب میں اضافہ کیا۔

طریف سے طاغیہ کی واپسی: جب طاغیہ طریف سے واپس آیا تو اس نے اندلس میں مسلمانوں پر جرأت کی اور ان کے نگلنے کی خواہش کی اور نصرانی افواج کو جمع کیا اور قلعہ بنی سعید سے جو غرناطہ کی سرحد ہے اور وہاں سے ایک دن کی مسافت پر ہے جنگ کی اور آلات اور لوگوں کو اس کے محاصرہ کے لئے جمع کیا اور اس کی خوب ناکہ بندی کی اور انہیں پیاس کی مشقت برداشت کرنی پڑی تو انہوں نے ۷۴۲ھ میں اس کے حکم کو تسلیم کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے طیب پر خبیث کو فتح دے دی اور وہ اپنے ملک کو واپس چلا گیا اور سلطان ابوالحسن جب سبتہ گیا تو اس نے دوبارہ غلبہ پانے کے لئے جہاد کی طرف واپس جانے کے لئے اپنے آپ کی نگرانی کی اور شہروں میں لوگوں کو جمع کرنے کے لئے آدمی بھیجے اور اس نے اپنے جرنیلوں کو بحری بیڑوں کی تیاری کے لئے سواحل کی طرف بھیجا یہاں تک کہ بحری بیڑوں کی خاصی تعداد مکمل ہو گئی پھر وہ سبتہ کے مشاہدہ کے لئے کوچ کر گیا اور اس نے اپنے وزیر عسکر بن تاحضریت کے ساتھ اپنی فوجوں کو کنارے کی طرف آگے بھیجا اور وزیر کے قرابت داروں میں سے محمد بن العباس بن تاحضریت کو الجزیرہ جانے پر آمادہ کیا اور موسیٰ بن ابراہیم الیرنیانی جو نیابۃً وزارت کا نمائندہ تھا کے ساتھ کچھ فوج مدد کے لئے الجزیرہ بھیجی اور طاغیہ کو بھی اس کی اطلاع مل گئی تو اس نے اپنے بحری بیڑے کو تیار کیا اور اس کی مدافعت کے لئے اسے آبنائے جبرالٹر میں لے گیا اور بحری بیڑوں کی جنگ ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی آزمائش کی اور ان میں سے کچھ آدمی شہید ہو گئے اور طاغیہ کا بحری بیڑا آبنائے جبرالٹر پر متغلب ہو گیا اور مسلمانوں کی بجائے انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

اشبیلیہ سے طاغیہ کی آمد: اور طاغیہ نصرانی فوجوں کے ساتھ اشبیلیہ سے آیا اور انہیں جزیرہ خضراء میں بٹھا دیا جو مسلمانوں کے بحری بیڑوں کی بندرگاہ اور گزرگاہ کا دہانہ ہے اور اس نے اس کی پڑوسن طریف کے ساتھ اسے بھی اپنی مملکت میں شامل کرنے کی خواہش کی اور اس نے آلات کے کاریگروں کو جمع کیا اور لوگوں کو اس کے ساتھ جنگ کرنے پر متفق کیا اور اس کا طویل محاصرہ کیا اور چھاؤنی والوں نے طویل قیام کے لئے لکڑی کے گھر بنائے اور سلطان ابوالحجاج اندلسی فوجوں کے ساتھ آیا اور طاغیہ کو روکنے کے لئے جبل الفتح کے باہر اس کے سامنے اترا اور سلطان ابوالحسن نے سبتہ میں اپنی جگہ پر قیام کیا تاکہ اسے رات کو سواروں، مال اور بحری بیڑوں کے کاریگروں کی مدد بھیجے مگر اس بات نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا اور ان کا محاصرہ سخت ہو گیا اور انہیں تکلیف نے آلیا اور سلطان ابوالحجاج، طاغیہ کی اجازت کے بعد صلح کے بارے میں اس سے گفتگو کرنے کے لئے گیا طاغیہ نے اس سے دھوکہ کرنے کے لئے اسے یہ اجازت دی تھی اور اس نے ایک بحری بیڑے کو راستے

میں اس کی نگرانی پر لگا دیا' پس مسلمانوں نے بڑی بے جگری کے ساتھ ان سے جنگ کی اور بھوک کے پھندے کے بعد ساحل کی طرف نکل آئے اور الجزیرہ اور وہاں جو سلطان کی فوجیں تھیں ان کے حالات خراب ہو گئے اور انہوں نے شہر سے دست بردار ہونے کی شرط پر طاغیہ سے امان طلب کی تو اس نے انہیں امان دے دی اور وہ شہر سے نکل گئے تو اس نے ان سے اپنا عہد پورا کیا اور جو کچھ ان سے کھویا گیا تھا انہیں اس کا معاوضہ دے دیا اور انہیں خلعتیں دیں اور ان کو وہ کچھ دیا جس کا لوگوں میں چرچا ہوا اور اپنے وزیر عسکر بن تاحضریت کو باوجود طاقت رکھنے کے مدافعت میں کوتاہی کرنے پر گرفتار کر لیا اور سلطان اس یقین پر اپنے دارالخلافے کو واپس آ گیا کہ اللہ کا امر غالب ہوگا اور وہ دین کو سربلند کرنے اور دوبارہ غلہ دینے کے وعدے کو پورا کرے گا۔

عثمان بن ابی العلاء: آل عبدالحق کے شرفاء میں سے عثمان بن ابی العلاء اندلس میں زناتہ اور بربری مجاہد غازیوں کا لیڈر تھا اور اسے اندلس میں سرحدوں کی حفاظت کرنے' دشمن کی مدافعت کرنے' دارالحرب سے جنگ کرنے اور حاکم اندلس کے ساتھ جہاد میں حصہ لینے کی وجہ ایک خاص مقام حاصل تھا' جیسا کہ ہم اس کے حالات کو مفصل بیان کریں گے اور جب سلطان ابوسعید نے اہل اندلس سے مدد مانگی تو ان میں سے جو مقام حاصل تھا اس کی وجہ سے اس نے معذرت کی اور ان پر شرط عائد کی کہ وہ جہاد کا وقت گزرنے تک اسے اپنی قیادت دے دیں مگر انہوں نے اس کی حاجت کو پورا نہ کیا اور جب عثمان بن ابوالعلاء فوت ہو گیا تو اس کے بعد جہاد کے مراسم کو اس کے بیٹوں نے سنبھالا اور وہ ریاست میں اپنے بڑے بھائی ابو ثابت کی طرف رجوع کرتے تھے اور غلاموں اور لاپرواہ لوگوں سے ان کی پارٹی مضبوط ہو گئی جس نے سلطان کے ہاتھ پر قبضہ کر لیا اور اکثر حالات میں وہ اس سے بے قابو ہو گئے اور اس نے اس سے برا منایا اور اس بات نے اُسے سلطان ابوالحسن کے پاس جانے پر آمادہ کیا اور ابوالعلاء کے بیٹے اس کے ہاں جانے سے پریشان ہو گئے اور انہوں نے اپنے بارے میں اس پر تہمت لگائی اور باوجود ناپسندیدگی کے اس نے انہیں جبل کے ساتھ جنگ کرنے سے بہرہ ور کیا اور جب مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور ابن الاحمر نے طاغیہ کی محبت سے اس کی جو مدافعت کی سو کی جیسا کہ ہم اسے بیان کر چکے ہیں۔

اور اس نے اپنے دارالخلافے کو واپس جانے کا عزم کر لیا اور انہوں نے راستے میں اس پر حملہ کرنے کی ٹھان لی اور اس بارے میں انہوں نے اس کے غلام ابن المعلوجی سے سازش کی کیونکہ اس نے اپنی دھار کی تیزی سے ان کو دردمند کیا تھا اور ان کی جاہ و منزلت کے بارے میں ان پر تنگی وارد کی تھی' پس انہوں نے ارادہ کر لیا اور کینہ توزی پر متفق ہو گئے اور جب انہوں نے ابوالعلاء کا میلان اس طرف پایا تو اسے قبول کرنے کو دوڑے اور محمد بن الاحمر نے انہیں چوکنا کر دیا' پس اس نے کشتیوں کو اسے راستے میں روکنے کے لئے بھیجا اور انہیں ملامت کی اور وہ اس کے گزرنے سے پہلے ہی اپنے کام کے لئے دوڑ گئے اور انہوں نے اسے قلعہ اصطبونہ سے ورے ہی پکڑ لیا اور اسے عتاب کیا تو وہ رضامندی طلب کرنے لگا اور انہوں نے اس سے سخت کلامی کی اور انہوں نے اس کے غلام عاصم کو جو عطیات کے دفتر کا انچارج تھا اس پر زیادتی کرتے ہوئے اسے قتل کر دیا۔

سلطان کا قتل: اور سلطان نے اس بات سے برا منایا تو انہوں نے اسے تیر اور نیزے مار مار کر قتل کر دیا اور پڑاؤ کی طرف واپس آ گئے اور جن غلاموں کے ساتھ انہوں نے سازش کی تھی انہیں بلایا اور وہ اس کے بھائی ابوالحجاج بن یوسف بن

ابوالولید کو لائے تو انہوں نے اس کی بیعت کی اور اس کی تقدیم پر اتفاق کیا اور اس نے اسی وقت اپنے قائد ابن عزون کو بھیجا تو اس نے اس کی خاطر اس کے دارالخلافے پر قبضہ کرلیا اور اس کا کام مکمل ہوگیا اور ان کے باپ کے غلام رضوان نے اُسے روکا اور وہ اس سے بے قابو ہوگیا اور اس کے دل میں ابوالعلاء کے بیٹوں کے متعلق کہ انہوں نے اس کے بھائی کو قتل کیا ہے کینہ بیٹھ گیا یہاں تک کہ جب سلطان ابوالحسن جہاد کی طرف گیا اور اس نے اپنی عملداری اندلس کی سرحدوں پر فوج بھیجی اور اپنے بیٹے ابو مالک کو سالار مقرر کیا تو اس نے انہیں خفیہ طور پر ابوالعلاء کے بیٹوں کے بارے میں کچھ شرائط بتائیں جو اس کے باپ سلطان ابوسعید نے ان پر عائد کی تھیں۔

ابوالعلاء کے بیٹوں کی گرفتاری: پس ابوالحجاج نے ان کو گرفتار کرلیا اور ان سب کو زمین دوز قید خانے میں بند کردیا۔ پھر انہیں کشتیوں میں افریقہ کی بندرگاہوں کی طرف واپس بھیج دیا پس وہ تونس میں مولانا سلطان ابو یحییٰ کے ہاں اترے اور سلطان ابوالحسن نے ان کے متعلق اسے پیغام بھیجا پس اس نے اسے قید کردیا پھر اس نے اپنے دروازے کے داروغے عریف کے ساتھ میمون ابن بکرون کو انہیں اس کے دارالخلافے کی طرف واپس بھیجنے کا اشارہ کیا تو اس نے توقف کیا اور ان سے عہد شکنی کرنے سے انکار کیا اور اس کے وزیر ابو محمد بن تافراکین نے اُسے وسوسہ ڈالا کہ ان کے بارے میں سلطان کا مقصد وہ نہیں جو وہ شر کے متعلق خیال کئے بیٹھے ہیں اور وہ ان کے بھیجنے اور ان کی پُر زور سفارش کرنے میں رغبت رکھتا ہے کیونکہ اسے اس بات کا علم ہے کہ اس کی سفارش رد نہیں ہوگی پس اس نے اس کی بات کو قبول کیا اور انہیں بکرون کے ساتھ اس کی طرف بھیج دیا اور ابو محمد بن تافراکین ان کے بارے میں سلطان کا سفارشی خط لے کر ان کے پیچھے پیچھے گیا اور جب سلطان ابوالحسن ۷۴۲ھ میں جہاد سے واپس آیا تو یہ اس کے پاس گئے تو اس نے ان کے سفارشی کے احترام کی وجہ سے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں اپنے پڑاؤ میں اتارا اور انہیں بھاری سواریوں کے لئے عمدہ گھوڑے دیے اور ان کے لئے خیمے لگوائے اور انہیں قیمتی خلعتیں اور انعامات دیے اور ان کے لئے اعلیٰ روزینے مقرر کئے اور وہ اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور جب وہ الجزیرہ کے حالات کے مشاہدہ کے لئے سبتہ میں اترا تو ان کے بارے میں اس کے پاس شکایت کی گئی کہ بہت سے مفسدین بغاوت کرنے اور بادشاہ پر حملہ کرنے کے بارے میں سازش کررہے ہیں۔ پس اس نے انہیں گرفتار کرلیا اور مکناسہ میں انہیں قید میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس کے اپنے بیٹے ابوعنان کے ساتھ وہ حالات ہوئے جسے ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ واللہ اعلم۔

فصل

مشرق کی طرف سلطان کے تحائف بھیجنے اور حرمین اور قدس کی جانب اپنے تحریر کردہ مصحف بھیجنے کے حالات

ملوک مشرق کی دوستی اور شریفانہ معاہدات کے بارے میں سلطان ابوالحسن کا ایک خاص مسلک تھا جسے اس نے اپنے اسلاف سے حاصل کیا تھا اور اس کی دیانت داری نے اسے مزید مضبوط کر دیا تھا اور جب اس نے تلمسان کے بارے میں جو فیصلہ کیا' سو کیا اور مغرب اوسط پر متغلب ہو گیا اور نواح کے باشندے اس کے رتبہ کے ماتحت ہو گئے اور اس کی حکومت کا سایہ دراز ہو گیا تو اس نے اسی وقت حاکم مصر و شام محمد بن قلادون الملک الناصر سے گفتگو کی اور اسے فتح اور حاجیوں کے راستے سے روکاوٹوں کے اٹھ جانے کے بارے میں بتایا اور اس نے فارس بن میمون بن ورداء کو یہ پیغام دے کر بھیجا تو وہ سلف کی محبت کے استحکام اور خط کے جواب کے ساتھ واپس آیا۔

<u>حرم شریف میں اپنا تحریر کردہ قرآن مجید رکھنا</u>: اور سلطان نے پختہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے ہاتھ کا تحریر کردہ ایک قدیم نسخہ حرم شریف کے لئے وقف کرے تا کہ اسے اللہ کی قربت حاصل ہو' پس اس نے اسے نقل کروایا اور کاتبوں کو اسے سنہرا کرنے اور منقش کرنے اور قاریوں کو اس کے ضبط و تہذیب کے لئے جمع کیا یہاں تک کہ اس کا کام مکمل ہو گیا اور اس نے اس کے لئے آبنوس کی لکڑی اور ہاتھی دانت اور صندل کا ایک نہایت ہی شان دار برتن بنوایا اور سونے کے پتروں اور جواہرات و یاقوت کی لڑیوں سے اسے ڈھانپا اور اس کے لئے چمڑے کا ایک مضبوط برتن بنایا جس کی کھال پر سونے کی تاروں سے لکھائی کی گئی تھی اور اس کے اوپر ریشم اور دیباج کا غلاف تھا اور موتی غلاف بھی تھے اور اس نے اپنے خزائن سے اموال نکالے جنہیں اس نے مشرق میں جاگیریں خریدنے کے لئے مخصوص کیا تا کہ وہ قراء کے لئے وقف ہوں اور اس نے حاکم مصر و شام الملک الناصر محمد بن قلادون کے پاس اپنی مجلس کے خواص اور اپنی حکومت کے بڑے بڑے آدمیوں مثلاً عریف بن یحییٰ امیر زغبہ' اور ہر مخلص دوست سے سابق اور مقدم عطیہ بن مہلہل بن یحییٰ جو بڑا اماموں تھا کو بھیجا اور اس نے اپنے کاتب ابوالفضل بن محمد بن ابی مدین اور اپنے دروازے کے داروغے عریف اور اپنی حکومت کے دوست عبو بن قاسم المزوار کو بھیجا اور اس نے حاکم مصر کے پاس تحائف لے جانے والے المزوار کے لئے جلسہ منعقد کیا جس کا مدتوں تک لوگوں میں چرچا رہا اور مجھے گھر کے منتظمین میں سے ایک منتظم نے بتایا کہ اس میں پانچ سو بہترین گھوڑے جو سونے اور چاندی کی زینوں سے آراستہ تھے موجود تھے اور ان کی لگامیں بھی خالص سونے کی تھیں اور متاع مغرب اور گھریلو استعمال کی چیزوں اور ہتھیاروں کے پانچ سو

سنہری بوجھ تھے اور پختہ بناوٹ کے اونی کپڑے' لباس' ٹوپیاں' پگڑیاں اور نشان دار اور غیر نشان دار چادریں اور بہترین ریشم کے رنگ دار اور بے رنگ' سادہ اور منقش کپڑے اور بلادِ صحرائی سے لائے ہوئے رنگ دار چمڑے جو لمط کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مغرب کا ردی سامان اور گھریلو استعمال کی اشیاء اور مشرق میں جن کی بناوٹ کو اچھا سمجھا جاتا ہے حتیٰ کہ ان میں موتی اور یاقوت کے پتھروں کا ایک پیمانہ بھی تھا۔

اور اس کے باپ کی محبوبہ لونڈیوں میں سے ایک لونڈی نے اس کی رکاب میں حج کو جانے کا ارادہ کیا تو اس نے اُسے اجازت دے دی اور اس کی غایت درجہ تکریم کی اور اس کے متعلق اپنے خط میں سلطانِ مصر کو وصیت کی اور وہ تلمسان سے روانہ ہو گئے اور انہوں نے الملک الناصر کو پیغام اور ہدیہ پہنچا دیا جسے اس نے قبول کیا اور مصر میں ان کی آمد کا روز جمعہ کا دن تھا جس کے متعلق لوگوں میں مدتوں چرچا رہا اور راستے میں ان کی تعظیم و تکریم کی گئی یہاں تک کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جہاں پر ان کے صاحب نے انہیں قرآن کریم رکھنے کا حکم دیا تھا وہاں پر انہوں نے اسے رکھ دیا اور اس نے اپنے مغرب کے عجیب و غریب اشکال و بناوٹ کے خیموں سے سلطان کو قیمتی تحائف اور اسکندریہ کے شان دار کپڑے جن میں سونے سے لکھا گیا تھا' بھیجے اور انہیں ان کے بھیجنے والے کی طرف بھیج دیا اور اس نے ان کی حد درجہ تکریم کی اور عطیات دیے اور اس عہد کے لوگوں میں اس ہدیہ کے متعلق چرچا ہوتا رہا پھر سلطان نے پہلے نسخے کے مطابق قرآن کریم کا ایک اور نسخہ لکھا اور اسے مدینہ کی قرأت پر لکھا اور اسے اپنی حکومت کے اس دور کے چنندہ لوگوں کے ہاتھ بھیجا اور الملک الناصر اور اس کے درمیان مسلسل دوستی رہی یہاں تک کہ وہ ۷۴۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے ابو الفداء اسماعیل نے امارت سنبھالی پس سلطان نے اس سے گفتگو کی اور اسے تحائف دیے اور اس سے اس کے باپ کی تعزیت کی اور اپنے کاتب اور دفتر خراج کے انچارج ابو الفضل بن عبداللہ بن ابی مدین کو اس کے پاس بھیجا اور اس نے اپنے قاصد ہونے کے فرض کو ادا کیا اور سلطان کی بڑائی بیان کرنے اور راستے میں کمزور حاجیوں پر اس کے خرچ کرنے اور اپنے ہاتھ سے ترکی حکومت کے آدمیوں کو تحائف دینے اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا اس سے بچنے میں وہ عجیب شان کا حامل تھا۔

اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے پھر اس نے افریقہ پر قبضہ کرنے کے بعد قرآن کریم کا ایک اور نسخہ لکھنا شروع کیا تا کہ اسے بیت المقدس کے لئے وقف کرے مگر وہ اسے پورا نہ کر سکا اور اس کے لکھنے کی فراغت سے قبل ہی فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

مغرب کے پڑوسی سوڈانیوں میں سے شاہ عالی کی خدمت میں سلطان کے تحفہ بھیجنے کے حالات

سلطان ابوالحسن کے فخر کا ایک خاص طریق تھا جس سے وہ بڑے بڑے بادشاہوں سے مقابلہ کرتا تھا اور ہمسروں اور امصار کو تحائف دینے اور دور دراز کے نواح اور ملحقہ سرحدوں میں ایلچی بھیجنے میں ان کے طریق کا پابند تھا اور اس کے عہد میں مالی کا بادشاہ' سوڈانیوں کے بادشاہوں میں سے سب سے بڑا تھا اور مغرب میں اس کے ملک کا پڑوسی تھا اور اس کے قبلہ کی جانب کے مقبوضات کی سرحدوں سے ایک سو مرحلہ پر جنگل میں رہتا تھا اور اس نے مغرب اوسط کے مقبوضات پر غلبہ پالیا اور لوگوں نے ابوتاشفین کی شان اور اس کے محاصرہ کرنے اور قتل کرنے نیز سلطان کو تغلب اور قوت کا جو نشان اور دبدبہ حاصل ہوا تھا کے بارے میں باتیں کیں اور اس بارے میں آفاق میں خبریں پھیل گئیں اور مالی کا سلطان منسا موسیٰ جس کا ان کے حالات قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے اس کے ساتھ مذاکرات کرنے کی طرف مائل ہوا' پس اس نے اپنی مملکت کے باشندوں میں سے فراقفیس کو اپنے مقبوضات کے پڑوس میں رہنے والے ضہاجی ملثمین کے ایک ترجمان کے ساتھ اس کے ہاں بھیجا اور انہوں نے سلطان کے پاس جا کر اسے فتح اور غلبہ کی مبارک باد دی تو اس نے انہیں خوش آمدید کہا اور نہایت اچھی طرح رخصت کیا اور اپنے فخریہ طریق کی طرف مائل ہوا اور اس نے اپنے گھر کے ذخیرے سے مغرب کا عجیب وغریب متاع اور گھریلو استعمال کی چیزیں اور قیمتی سامان تحفہ میں دیا اور اپنی حکومت کے کچھ آدمیوں کو جن میں کاتب الدیوان ابوطالب بن محمد بن ابی مدین اور اس کا غلام عنبر الخصی میں شامل تھے' مقرر کیا اور انہیں وہ سامان دے کر مالی کے بادشاہ منسا سلیمان کے پاس اپنے وفد کی واپسی سے قبل اس کے باپ کی فوتیدگی کے وقت بھیجا اور معقل کے صحرائی اعراب کو اشارہ کہا کہ وہ آمد و رفت کے وقت ان کے ساتھ آئیں جائیں پس معقل میں سے جار اللہ کی اولاد کا امیر علی بن غانم تیار ہوا اور سلطان کے حکم کی اطاعت میں راستے میں ان کے ساتھ رہا اور طویل سفر اور بڑی تکلیف کے بعد یہ قافلہ جنگل میں مالی کے ملک تک دور تک چلا گیا تو اس نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کی عزت افزائی کی اور یہ لوگ مالی کے بڑے بڑے آدمیوں کے وفد میں جو اپنے سلطان کی تعظیم کرتے اور اس کے حق و اطاعت کو ادا کرتے تھے' اپنے بھیجنے والے کی طرف واپس آ گئے اور انہوں نے اپنے بھیجنے والے کی مرضی اور حکم کے مطابق سلطان کا حق ادا کیا اور اپنا پیغام پہنچایا اور سلطان کو بادشاہوں پر ان کے تواضع کرنے کی وجہ سے بہت عزت حاصل ہوگئی۔

فصل

حاکم تونس کے ساتھ سلطان کے رشتہ داری کرنے کے حالات

جب سلطان ابو یحییٰ کی بیٹی' سلطان ابوالحسن کی محبوبہ لونڈیوں کے ساتھ طریف میں اس کے خیموں میں فوت ہوگئی تو اس کے دل میں اس کا غم باقی رہ گیا کیونکہ وہ اس کی سلطنت کی عزت کرنے اور گھر کی نگرانی کرنے اور معاملات میں کامیاب ہونے اور ترفہ کے اصولوں اور صحبت میں لذتِ عیش سے فائدہ اٹھانے کی بہت دلدادہ تھی' پس اُسے خیال آیا کہ وہ اس کی بہن کو اس کے عوض میں حاصل کرے اور اس کی منگنی کے بارے میں اس نے اپنے ولی عریف بن یحییٰ امیر زغبہ اور اپنی حکومت کی فوجوں اور ٹیکس کے کاتب ابوالفضل بن عبداللہ بن ابی مدین اور اپنی مجلس کے فقیہ الفتویٰ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان السطی اور اپنے غلام عنبر الخصی کو بھیجا پس وہ ۷۴۶ھ میں پہنچے اور ان کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا گیا اور اس نے ان کی حد درجہ تکریم کی۔

حاجب ابوعبداللہ کی سلطان سے سازش: اور جب ابوعبداللہ بن تافراکین نے ان کی آمد کی غرض کے بارے میں اپنے سلطان سے سازش کی اور اس نے اپنے حرم کو اطراف کے حملوں اور لوگوں کے تحکم سے بچاتے اور اس قسم کی دلہن کی عظمت کی خاطر اس بات کے ماننے سے انکار کر دیا اور اس کا حاجب ابن تافراکین مسلسل اس کے سامنے اس کام کی اہمیت کم کرتا رہا اور اس منگنی کے رد کرنے کے بارے میں اس پر سلطان ابوالحسن کے حق کی عظمت بیان کرتا رہا کیونکہ ان دونوں کے درمیان رشتہ اور دوستی کے کچھ گزشتہ عہد و پیمان بھی تھے یہاں تک کہ اس نے اس کی بات مان لی اور اس کی ضرورت پوری کر دی اور اس نے یہ کام اس کے سپرد کر دیا پس ان دونوں کے درمیان رشتہ داری ہوگئی اور حاجب' دلہن کے سامان کی تیاری میں لگ گیا اور اسے احتیاط و حکمت سے سرانجام دیا اور جشن کیا اور ایلچیوں کا قیام لمبا ہوگیا یہاں تک کہ اس نے پوری تیاری کر لی اور ربیع الاوّل ۷۴۹ھ میں وہ تونس سے چلے گئے اور مولانا سلطان ابو یحییٰ نے اپنے بیٹے فضل کو جو بونہ کا حاکم اور اس دلہن کا حقیقی بھائی تھا اشارہ کیا کہ وہ دلہن کو سلطان ابوالحسن کے پاس اس کے حق کے قیام کے لئے لے جائے اور اس نے اپنے دروازے سے موحدین کے مشائخ کو بھیجا جن کا لیڈر عبدالواحد بن محمد ابن کماز پر تھا وہ دلہن کی رکاب میں اس کے پاس آئے اور سب کے سب سلطان کے پاس پہنچے اور راستے ہی میں انہیں مولانا سلطان ابو یحییٰ کی وفات کی خبر مل گئی اور جب وہ سلطان ابوالحسن کے پاس پہنچے تو اس نے ان سے تعزیت کی اور ان کی بہت عزت کی اور اس نے دلہن کے بھائی فضل کے

ساتھ جو عہد کیا تھا کہ وہ اس کے باپ کی وراثت کے حصول میں مدد دے گا اسے بہت اچھی طرح پورا کیا پس وہ گھر میں اس کے ساتھ مطمئن ہو گئی یہاں تک کہ وہ سلطان کے مددگاروں میں شامل ہو کر اس کے جھنڈوں تلے افریقہ چلا گیا۔ ان شاء اللہ۔

فصل

افریقہ پر سلطان کے چڑھائی کرنے اور اس پر غالب آنے کے حالات

اگر سلطان ابو یحییٰ کی دوستی اور رشتہ کا پاس نہ ہوتا تو سلطان ابوالحسن کی آنکھ افریقہ کی حکومت کی طرف اٹھی ہوئی تھی اور وہ اس کے لئے اوقات مقرر کرنے لگا اور جب اس نے رشتہ کے بارے میں اسے پیغام بھیجا اور تلمسان میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ موحدین نے اس کی منگنی کو رد کر دیا ہے تو وہ منصور تلمسان سے اٹھا اور جلدی سے فاس کی طرف گیا اور عطیات کا رجسٹر کھولا اور فوج کی کمزوریوں کو دور کیا اور اس نے مغرب اقصیٰ پر اپنے پوتے منصور بن امیر ابو مالک کو امیر مقرر کیا اور حسن بن سلیمان بن ترزیکن کو پولیس کے مضبوط کرنے میں لگا دیا اور اسے نواح پر امیر مقرر کیا اور افریقہ پر چڑھائی کرنے کی نیت کو پوشیدہ رکھ کر تلمسان کی طرف کوچ کر گیا اور جب اسے ضرورت کی تکمیل اور زفاف کی یقینی خبر پہنچ گئی تو اس کا ارادہ ٹھنڈا پڑ گیا اور جب رجب ۷۴۷ھ میں سلطان ابو یحییٰ فوت ہو گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس نے اپنے بیٹے عمر کی امارت کے قیام اور حاجب ابو محمد بن تافراکین کے رمضان میں جانے کا کام کیا تو اس وجہ سے سلطان کے عزائم بیدار ہو گئے اور ابن تافراکین نے اُسے موحدین کی حکومت میں رغبت دلائی اور اس کے پیچھے ہی خبر آ گئی کہ عمر نے اپنے بھائی احمد کو ولی عہد قبول کر لیا ہے حالانکہ وہ اپنے باپ کی تحریر کی رو سے اس کی ولی عہدی پر اور سلطان نے اپنی تحریر کی رو سے جو اُسے مددگار دیے تھے وہ اس پر غالب تھا اور اس کے حاجب ابوالقاسم بن عتو نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اُسے اس کے پاس سفیر بنا کر بھیجے تو سلطان ناراض ہو گیا اس لئے کہ عمر نے اپنے باپ کے عہد کو ضائع کیا اور اپنے بھائی کے خون کو رائیگاں کیا تھا اور ان کے بارے میں نافرمانی کا طریق اختیار کیا تھا اور اس باڑ کو توڑ دیا تھا جو اس نے اپنی تحریر کی رو سے ان پر قائم کی تھی۔

افریقہ پر چڑھائی: پس اس نے افریقہ پر چڑھائی کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور خالد بن حمزہ بن عمر بھی تیار ہو کر چلنے کے لئے اس کے پاس آ گیا پس اس نے عطیات کا رجسٹر کھول دیا اور لوگوں میں افریقہ کی طرف جانے کا اعلان کر دیا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور مولانا امیر ابو یحییٰ کا پوتا المولیٰ ابو عبداللہ جو بجایہ کا حاکم تھا۔ مآب کے قریب اپنے دادا کی وفات کے

بعد سلطان ابوالحسن کے پاس اپنے باپ کی سفارت لے کر اوراس سے اپنی عملداری پر قائم رہنے کا مطالبہ کرتے ہوئے آیا اور جب وہ اس سے مایوس ہو گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ وہ خود افریقہ پر چڑھائی کرنے لگا ہے تو اس نے اس سے اپنے مقام کی طرف واپس جانے کا مطالبہ کیا تو اس نے اس کے مطالبہ کو پورا کر دیا اور وہ بجایہ کی طرف چلا گیا۔

اور جب سلطان نے ۹۴۷ھ کی عیدالاضحیٰ کی رسم ادا کر لی تو اس نے اپنے بیٹے امیر ابوعنان کو مغرب اوسط کا امیر مقرر کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اس کے تمام امور کی نگرانی کرے اور اس کے ٹیکس جمع کرنے کا کام بھی اسے سپرد کیا اور خود افریقہ جانے کے ارادے سے کوچ کر گیا اور وہ اور صحرا کا امیر خالد بن حمزہ اپنے مددگاروں کے ساتھ چلے اور جب وہ دہران میں اترا تو وہاں اسے قسطیلہ اور بلاد الجرید کا وفد ملا جس کی پیشوائی اس کا امیر جنگ اور اس کے بھائی عبدالملک کی امارت کا مددگار احمد بن مکی اور امیر توزر یحییٰ بن یملول جو امیر ابوعمر العباس ولی عہد کے خروج کے بعد توزر سے اس کے پاس آ گیا تھا اور وہیں تونس میں فوت ہو گیا تھا اور رئیس نفطہ احمد بن عامر بن عابد کر رہے تھے یہ دونوں ولی عہد کی وفات کے بعد اسی طرح ان کے پاس واپس چلے آئے تھے پس یہ رؤساء اپنے ملک کے سربرآوردہ لوگوں کی جماعت کے ساتھ اسے دہران میں ملے اور اس کی بیعت کی اور اس کی اطاعت کا حق ادا کیا اور امیر طرابلس محمد بن ثابت ان کے ساتھ شامل نہیں ہو سکا تھا اس نے اپنی بیعت ان کے ساتھ بھیج دی تو اس نے ان کے وفد کی عزت کی اور انہیں ان کے امصار کا امیر مقرر کر دیا اور انہیں ان کی عملداریوں کی طرف بھیج دیا اور اس نے احمد بن مکی کو اپنی رکاب کے ساتھیوں اور اپنے مددگاروں میں شامل کرنے کے لئے پکڑ لیا اور جلدی جلدی چلنے لگا اور جب وہ بجایہ کے مضافات میں بنی حسن میں اترا تو وہاں اس کو امیر بسکرہ و بلاد الزاب منصور بن فضل بن مزنی اپنے اہل وطن کے ایک وفد کے ساتھ امیر زوادہ یعقوب بن علی بن احمد اور بجایہ اور قسنطینہ کے مضافات کا صحرائی امیر ملے پس وہ انہیں عزت و اکرام کے ساتھ ملا اور انہیں اپنے ساقہ میں شامل کر لیا اور اس نے اپنے باپ کے پروردہ قائد حمو بن یحییٰ عسکری کو اپنے آگے بھیجا اور جب اس نے بجایہ کے میدان میں پڑاؤ کر لیا تو ابوعبداللہ اور اہل شہر نے سلطان کے خوف اور محبت سے اس کی بات نہ مانی اور اس کے اردگرد سے منتشر ہو گئے اور ان کے مشائخ قضاء فتویٰ و شوریٰ سلطان کی مجلس میں گئے اور اس کا حاجب فارح بن سید الناس ان سے پہلے اس کے پاس پہنچ گیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اسے اس کی سواریوں کی ملاقات کرنے باہر نکلنے کے لئے واپس بھیجا اور وہ چلا گیا اور جب اس کے جھنڈے شہر کے قریب ہوئے تو مولیٰ ابوعبداللہ نے جلدی کی اور اُسے شہر کے میدان میں ملا اور اپنے پیچھے رہنے کے بارے میں عذر کیا تو اس نے اس کا عذر قبول کیا اور عزیز بیٹے کی طرح اس سے حسن سلوک کیا اور سنین کے نواح میں کومیہ کی عملداری اسے جاگیر میں دی اور تلمسان میں اس کا وظیفہ بڑھا دیا اور اسے اپنے بیٹے ابوعنان حاکم مغرب کے ساتھ کر دیا اور اسے اس کے متعلق وصیت کی اور وہ بجایہ میں داخل ہوا تو اس نے ان سے بے انصافیوں کو دور کیا اور ٹیکس کا چوتھائی حصہ انہیں معاف کر دیا اور اس کی سرحدوں کے احوال پر غور و فکر کیا اور ان کو درست کیا اور ان کے شگافوں کو پر کیا اور وزراء کے طبقہ اور اس کے نمائندوں میں سے محمد بن النوار کو اس کا امیر مقرر کیا اور اس کے ساتھ بنی مرین کے محافظ اور اپنے دروازے سے خراج کے کاتب برکات بن حسون بن البواق کو اتارا اور خود چلنے کے لئے تیار ہو کر کوچ کر گیا اور قسنطینہ میں اترا۔

<u>ابوزید کی بیعت</u>: اور قسنطینہ کے امیر ابوزید جو مولانا سلطان ابو یحییٰ کا پوتا تھا اس نے اور اس کے دونوں بھائیوں

ابوالعباس احمد اور ابو یحییٰ زکریا اور ان کے بقیہ بھائیوں نے اس کی بیعت کی اس کی خاطر اپنی عملداری سے دست بردار ہو گئے اور سلطان نے تلمسان کی عملداری میں سے انہیں ندرومہ دے دیا اور مولیٰ ابوزید کو اس کا امیر مقرر کیا اور اس کے ٹیکس کے جمع کرنے میں اسے اپنے بھائیوں کے لئے نمونہ بنایا اور شہر میں داخل ہو گیا اور محمد بن عباس کو اس کا امیر مقرر کیا اور عباس بن عمر کو اپنی قوم بنی عسکر کے ساتھ اس کے پاس اتارا اور زواودہ کی جاگیروں کو واگزار کیا اور وہیں پر اس کے دور کے کعوب کے سردار اور صحرا کے امیر عمر بن حمزہ نے اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے اس سے ملاقات کی اور وہیں اس نے اُسے سلطان عمر ابن مولانا سلطان ابو یحییٰ کے اولاد مہلہل کے ساتھ جو کعوب میں سے ان کے ہمسر تھے تونس سے قابس کی جانب کوچ کر جانے کی اطلاع دی اور اس نے سلطان کو مشورہ دیا کہ وہ اس کے طرابلس کی طرف جانے سے پہلے اسے روکنے کے لئے فوج بھیجے تو اس نے اس کے ساتھ اپنے قائد حمو بن یحییٰ عسکری کو بنی مرین کی فوج کے ساتھ بھیجا اور وہ سلطان ابوحفص کے تعاقب میں کوچ کر گئے اور سلطان ابوالحسن نے قسنطینہ میں قیام کیا اور اس کی فوجوں نے سطح الجعاب میں رکاوٹ کی اور اس نے یوسف بن مزنی کو خلعت اور سواریاں دینے کے بعد اس کی عملداری الزاب کی طرف واپس کر دیا پھر اس نے مولیٰ فضل بن مولانا سلطان ابو یحییٰ کو اس کی عملداری بونہ کا امیر مقرر کیا اور اس کے تھیلے انعامات اور نفیس خلعتوں سے بھر دیے اور اسے بھیج دیا پھر وہ ان کے پیچھے کوچ کر گیا اور حمو بن یحییٰ اولاد ابواللیل کے چراگاہیں تلاش کرنے والوں کے ساتھ آگے بڑھا اور وہ قابس کی جانب سے امیر ابوحفص کے ساتھ جا ملے اور انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور وہ اور اس کا غلام ظافر السنان جو معلوجی میں سے اس کی حکومت کا ذمہ دار تھا ان کے گھمسان میں اپنے گھوڑے سے گر پڑا پس انہیں گرفتار کر لیا گیا اور دونوں کو ابو حمو کے پاس لایا گیا تو اس نے رات تک ان کو قید رکھا پھر دونوں کو قتل کر دیا اور ان کے سروں کو سلطان کے پاس بھیج دیا۔

ابوالقاسم بن عتو کی گرفتاری: اور ایک جماعت قابس چلی گئی اور عبدالملک بن مکی نے امیر ابو ابوحفص کے ساتھی اور شیخ الموحدین ابوالقاسم بن عتو اور سدویکش کے شیخ بنی سکین صخر بن موسیٰ کو اس جماعت کے لوگوں کے ساتھ گرفتار کر لیا اور انہیں پابجولاں سلطان کے پاس بھیج دیا اور سلطان نے اپنی فوجوں کو تونس کی طرف بھیجا اور بنی عسکر میں سے اپنی بیٹی کے رشتہ دار یحییٰ بن سلیمان کو ان کا سالار مقرر کیا اور احمد بن مکی کو اس کے ساتھ بھیجا' پس وہ تونس میں اتر کر ان پر قابض ہو گئے اور ابن مکی وہاں سے اپنی عملداری میں چلا گیا کیونکہ سلطان نے اسے وہاں کا امیر مقرر کیا تھا اور اس سے اسے اور اس کے خواص کو سواریاں اور خلعتیں دینے کے بعد وہاں بھیجا تھا اور سلطان ناحیہ میں اترا اور وہاں اسے قاصد امیر ابوحفص کے سر کے ساتھ ملا اور بڑی فتح حاصل ہوئی پھر وہ تونس کی طرف کوچ کر گیا اور ۸ جمادی الآخرۃ ۸ ۷ ۴ ھ کو بدھ کے روز وہاں اترا اور تونس کے وفد اور اس کے شیوخ شوریٰ اور ارباب فتویٰ نے اس سے ملاقات کی اور اس کی اطاعت اختیار کی اور خوشی خوشی واپس آ گئے پھر ہفتے کے روز اس کی فوج نے اس میں داخل ہونے کی تیاری کی اور اس نے اپنے پڑاؤ سیجوم سے شہر کے دروازے تک اپنی فوج کی دو قطاریں بنائیں جو تین چار میل سے زیادہ لمبی تھیں اور بنو مرین اپنی فوجوں کے ساتھ اپنے جھنڈوں تلے اپنے مراکز کی طرف گئے اور سلطان اپنے خیمے سے سوار ہوا اور اس کے دائیں ہاتھ اس کا دوست عریف بن یحییٰ امیر زغبہ اور اس کے ساتھ ابو محمد عبداللہ بن تافراکین سوار ہوئے اور اس کے بائیں ہاتھ مولانا سلطان ابو یحییٰ کا بھائی ابو عبداللہ محمد اور اس کے ساتھ اس کے بھائی خالد کا بیٹا امیر ابو عبداللہ سوار ہوئے' یہ دونوں جب سے اس کے بھائی امیر ابو فارس نے خروج کیا تھا

قسطنطینہ میں اپنے بیٹوں سمیت قید تھے پس سلطان ابوالحسن نے ان کو رہا کر دیا اور وہ اس کے ساتھ تونس گئے اور وہ اس جماعت کی زینت تھے جنہیں بنی مرین کے شرفاء اور کبراء میں شمار نہ کیا جاتا تھا اور اس کے ڈنکے پٹ گئے اور جھنڈے لہرا گئے اور جماعتیں صف در صف اس سے موافقت کرتی تھیں یہاں تک کہ وہ شہر تک پہنچ گیا اور زمین فوجوں سے موجیں مارنے لگیں اور ہماری سمجھ کے مطابق اس جیسا دن کبھی نہیں دیکھا گیا۔

سلطان کا محل میں داخل ہونا: اور سلطان محل میں داخل ہوا اور ابو محمد بن تافراکین کو اپنی پوشاک بطور خلعت دی اور اپنے گھوڑے کو لگام اور زین سمیت اس کے قریب کیا اور لوگوں نے اس کے سامنے سیر ہو کر کھایا اور منتشر ہو گئے اور سلطان ابو محمد بن تافراکین کے ساتھ محل کے کمروں اور خلفاء کے مساکن میں داخل ہوا اور ان کا چکر لگایا اور وہاں سے متعلقہ باغات میں چلا گیا جنہیں راس الطابیہ کہا جاتا تھا پس اس نے اس کے باغات کا چکر لگایا اور وہاں سے اپنے پڑاؤ میں آ گیا اور یحییٰ بن سلیمان کو ایک فوج کے ساتھ قصبہ تونس میں اس کی حفاظت کے لئے اتارا اور امیر ابو حفص کی جماعت اور قابس کے قیدی پابجولاں اس کے پاس پہنچے تو اس نے ابوالقاسم بن عتو اور صخر بن موسیٰ کو ان سے جنگ کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلافی فتاویٰ کے متعلق خاموش کرانے کے بعد انہیں جیل میں ڈال دیا اور دوسرے دن صبح کو قیروان کی طرف روانہ ہو گیا اور اس کے نواح میں چکر لگایا اور اولین کے آثار اور اقدمین کے محلات اور ضہاجہ اور عبیدیین کے مٹے ہوئے کھنڈرات پر کھڑا ہوا اور علماء اور صالحین کی قبور کی زیارت کی پھر مہدیہ کی طرف چلا گیا اور ساحل سمندر پر کھڑا ہوا اور ان لوگوں کے انجام پر غور کرنے لگا جو قبل ازیں زمین میں بڑی قوت وطاقت کے مالک تھے اور اس نے ان کے احوال سے عبرت حاصل کی اور راستے میں اجم کے محل اور المنستیر کے پڑاؤ سے گزرا اور تونس واپس لوٹ آیا اور ماہ رمضان میں وہاں اترا اور اس نے میگزینوں کو افریقہ کی سرحدوں پر اتارا اور بنو مرین کو شہر اور مضافات جاگیر میں دیے اور موحدین کی جاگیریں عربوں کو دیں اور جہات پر عامل مقرر کئے اور محل میں قیام کیا اور حکومتوں اور مضبوط سلطنتوں پر غلبہ پانے کے بارے میں بڑی فتح حاصل ہوئی اور اس کے مقبوضات مسراتہ اور سواس اقصیٰ کے درمیان سے لے کر رندہ تک جو اندلس کے کنارے واقع ہے متصل ہو گئے۔

والملک للہ یوتیہ من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین.

اور شعراء فتح کی مبارک باد دینے کے لئے اس کے پاس تونس گئے اور اس دفعہ ابوالقاسم الرموی جو نوجوان ادیبوں میں سے تھا ان سب سے آگے تھا اس نے اس کی خدمت میں مندرجہ ذیل اشعار پیش کئے۔

''جب تو بلاتا ہے تو مشرق و مغرب تجھے جواب دیتے ہیں اور مکہ اور یثرب ملاقات سے خوش ہوتے ہیں اور مصر‘ عراق اور اس کے شام نے تجھے آواز دی کہ جلدی آ کہ دین کی خرابی تمہارے پاس درست ہوتی ہے میں نے تجھے اشارہ کیا ہے اور قریب کیا ہے کہ منابر مبارک باد دیں اور ان پر داعیان حق تیرے نام کا خطبہ دیں‘ پس ہمارے ہر دور و نزدیک کے آدمی نے اطاعت کے لئے جلدی کی اور وہ اطاعت اطاعت الٰہی شمار کی جاتی ہے اور روحوں نے محبت و رغبت سے تیرا اشتیاق کیا اور تو امیدوں کے لحاظ سے قریب و دور ہوتا ہے اور روشن شہر میں تجھے لوگوں نے لبیک کہا اور تو ناصر کے افق پر دیکھ رہا تھا اور ذات النخیل سے تیرے پاس وفد آئے اور تیرے ساتھیوں نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہوں نے بجایہ کی سرکشی کی وجہ سے دیر نہیں کی بلکہ مشکلات ہموار

ہوگئیں' بجایہ نے سرکشی کی مگر جب فوجیں آ گئیں تو تو نے پہاڑوں کو لٹتے دیکھا اور ان میں سے فرماں بردار اور اطاعت گزار نے جلدی کی اور ان میں سے جھگڑالو اور فسادی نے اطاعت اختیار کرلی اور تونس ایک خوف زدہ شہر تھا اور تیرے پاس آ کر محفوظ و مامون ہو گیا اور اس کے باشندے شکاری کے لئے ایک پرندے کی طرح تھے اور اس کی قوت سے وہ صاحب عز و شرف ہو گئے اور اس سے قبل تو ان کے لیڈر کی پناہ گاہ تھا اور اب تو سب کی پناہ گاہ اور بھاگنے کی جگہ ہے اور وہ سمجھتا تھا کہ زمانے نے اسے تم پر فتح دی ہے پس اس نے زندگی کو جواب دیا اور زندگی خوشحالی تھی اور اسی طرح ابن طائع کا حال ہے اگرچہ عمر میں وہ زیادہ ہے مگر تو اس کا باپ ہے اور تیرا عدل و انصاف خلفائے راشدین کی طرف منسوب ہوتا ہے اور تو نے اس کے نصیبے کے ملک اور قربانی کا بھاؤ تاؤ کیا اور محراب و مرکب نے تجھے نمایاں کیا اور جب بادشاہوں کو شراب لذت دیتی ہے' تو اسی لئے قرآن لکھا اور پڑھا جاتا ہے اور اگر لوگوں کی جانب سے صبوحی ملتی ہے تو تُو چاشت کی رکعات پر مداومت کرتا ہے اور اگر وہ شام کی شراب نوشی کی تعریف کرتے ہیں تو تیری شراب شام کو مرتب ذکر پڑھنا ہے اور اگر وہ بداخلاق ہیں اور حجاب اختیار کر گئے ہیں تو تو نہ بداخلاق ہے اور نہ حجاب اختیار کرنے والا ہے اور خصائل نے تجھ سے بزرگی حاصل کی ہے جب زمانہ کڑوا ہو جاتا ہے تو وہ شیریں اور میٹھے ہو جاتے ہیں' جس طرح قوم کے پیشوا گھر کو مضبوط بناتے ہیں تو قحطان اور یعرب ان کے فخر میں اضافہ کر دیتے ہیں وہ بہادروں کے دل کو مطیع کر چھوڑتے ہیں اور عبید اور اغلب ان کے مقابلہ سے گریز کرتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں کہ بادشاہ ان کی پناہ میں آتے ہیں وہی بڑے اور بڑی زمین والے ہیں اور وہی بڑی سلطنت کے مالک ہیں اور ان کا گھر سات آسمانوں کے اوپر بنا ہوا ہے اور بغداد ان کی جنگ سے حسد کرنے لگا ہے اور ہتھیار چاہتے ہیں کہ وہ ان کے رشتہ دار ہوں' ان کے بیت المجد سے ستارے روشن ہو گئے ہیں اور مشرق و مغرب ان سے بڑے مرتبے والے ہو گئے ہیں' حیرت ہے کہ ان کا ایک گروہ غربیہ میں ہے جسے عجمی بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ عرب بن جاتا ہے اور عبدالحق' طالب حق بن کر کھڑا ہوا ہے پس جس چیز کی طلب میں وہ کھڑا ہوتا ہے وہ اس سے ضائع نہیں ہوتی اور اس نے یعقوب کو پیچھے چھوڑا ہے جو اس کے راستے کی اقتداء کرتا ہے اور وہ اس میں غلطی نہیں کرتا اور وہ اچھا راستہ ہے اور اس نے عثمان کو پیچھے چھوڑا ہے خدا کی قسم وہ اس بات پر پختہ یقین رکھتا ہے کہ اسلام ایک راستہ ہے اور اس نے خدا کی راہ میں کئی حملے کئے ہیں اور جن چیزوں کو کفار نے بلند کیا تھا وہ برباد ہو گئی ہیں اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کو پورا کرنا چاہا۔ تو ہم سے اطاعت گزار اور گنہگار نے اس کی ذمہ داری لے لی۔ دین حنیف کے نشان نے تجھ سے انکار کیا کہ تاریکی' حق کی کرن سے خالی ہو پس تو وہ چیز لایا ہے جسے اللہ اپنی رضامندی کے رستہ پر چلنے والے کے لئے پسند کرتا ہے' اللہ کے حکم سے یہ حق کے قیام کا وقت ہے اور تیری طرف سے ایک ماہر تیر انداز اس کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ کے بندے تمہارے پیروکار ہو گئے ہیں اور انہیں تمہاری جانب سے مراتب و مناصب ملے ہیں اور فریب کاری سے حملہ کرنے والوں پر وہ مصیبت آئی ہے جس نے ان کے عزائم کمزور کر دیے ہیں اور ان کے پاس ایک نگران واعظ کھڑا ہے اور تو نے راہِ خدا میں صحیح کوشش کی ہے اور کفار تیری جنگ سے خائف ہو گئے ہیں اور تو نے غارت گروں کے ہاتھ سے امت کو بچایا ہے اور یہ بہتر جہاد بلکہ واجب جہاد ہے اور دنیا دلہن بن گئی ہے جسے تیرے حکم سے نافذ تقدیر لئے جاتی ہے اور ہر شہر کے لوگوں نے

تیری تمنا کی ہے اور ہر زمین تیرے ذکر سے سرسبز ہو جاتی ہے اور زمین ایک منزل ہے جس کا تو مالک ہے اور وہاں محبت کرنے والا معظم ہی فروکش ہوتا ہے تو نصف زمین پر وراثت کے ذریعے اور نصف کو حاصل کر کے مالک ہوا ہے پس وراثت اور کمائی کی سب زمین اچھی ہے اور ایک فوج پانی اور کشتیوں پر سوار ہوتی ہے اور دوسری فوج تیز رفتار پتلی کمر والے گھوڑوں پر سوار ہوتی ہے اور ایک فوج عدل و انصاف اور تقویٰ کی ہے اور خدا کی قسم یہ سب سے قیمتی اور غالب فوج ہے' ہر سواری' سوار کو زینت دیتی ہے اور سوار سے سواری زینت حاصل کرتی ہے اور ہر نیزہ باریک اور فخر سے ہلنے والا ہے اور ہر تلوار چمک دار اور کاٹ کرنے والی ہے اور کتنے ہی کاتب ہیں جن کی لکھائی اور دوات موجود ہے اور وہ صبح کو خط لکھتے ہوئے اسے پڑھتا نہیں' وہ بہادروں کے پاس سے شیر کی طرح گزرتا ہے اور شہسوار نیل گایوں کے گلہ کی طرح ہوتے ہیں اور کتنے ہی کاتب ہیں جن کی نیزہ زنی کا عربوں کی جنگوں کا ماہر انکار نہیں کرتا اور وہ کئی قسم کے عجیب ساحرانہ کلام سے بات کرتا ہے اور مارنے والی قوم کی کھوپڑی پر مارتا ہے' دیکھیے وہ اقوال میں کتنا خوش کلام ہے اور امثال میں تجربہ کار ہے اور علم و تقویٰ کی چادر کو گھسیٹتا پھرتا ہے اور اس پر دادو دامن ناز کرتے ہیں اور اسے علم ایک رنگ حاصل ہے جو کئی رنگوں کا حامل ہے اور ایسا تیز فہم ہے جیسے ستارے سونگھ بھی نہیں سکتے اے وہ فوج جس میں دنیا کے بڑے بڑے لوگ شامل ہیں اور اس کی وجہ سے دنیا میں ہمارا پھرنا اچھا ہوا ہے اور یہ وہی بلند شان گروہ ہے کہ جب کسی گھاٹی میں اترتا ہے تو حق کی طرف رخ کرتا ہے۔

اور تجھے دنیا کے ہر مقیم اور مسافر پر جو آتا جاتا ہے فضیلت حاصل ہے اور اے عادل! رضامند اور متقی مالک اس کے بلند مناقب پڑھے اور لکھے جائیں گے تو نے ہم میں احسان کا وہ طریقہ اختیار کیا ہے جس سے تو نس دور و نزدیک کے آدمی کو برابر کر دیا ہے اور تو نے عبادت گزاروں میں سے ہوتے ہوئے انہیں بلند کر دیا ہے اور متقی تیرے قریب ہوتا ہے اور تو نے عالم ہوتے ہوئے علم کی قدر کو بلند کیا ہے پس علم اور طالبانِ علم کو تیری ضرورت ہے' پس ہر قائل پر تیری مدح فرض ہے اور کون شخص ریت کو شمار کر سکتا ہے اور تعجب ہے کہ تو کس قدر دیتا ہے سواریاں عطا کرتا ہے اور پسند کرتا ہے اور سمندر کو تیرے ہاتھوں سے صحیح نسبت ہے اور تیرے ہاتھ ہمیشہ ہی زمین میں بادل بن کر رہیں جس سے لوگوں کا کھانا پینا خوشگوار ہو اور تو ہمیشہ ہی اپنی بزرگی کی بلندیوں پر چڑھتا رہے اور تیرا جھوٹا دشمن مصیبت زدہ اور مقتول رہے۔ تو نے اس کے ساتھ اپنی انتہائی خواہشات کو پالیا ہے پس نہ کوئی اچھا کام دشوار ہوتا ہے اور نہ مشکل ہوتا ہے۔

فصل

قیروان میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ عربوں کے جنگ کرنے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات

بنی سلیم کے یہ کعوب' افریقہ میں صحرا کے رؤساء تھے اور انہیں حکومت پر فخر حاصل تھا اور وہ اس کے آغاز سے بلکہ اس سے بھی پہلے کسی دوسرے کو نہ جانتے تھے اور جب سے مضری عرب آغاز اسلام میں حکومتوں اور سلطنتوں پر متغلب ہوئے یہ بنو سلیم مضافات اور جنگلات کی طرف چلے گئے اور اپنے صدقات بڑی مشکل سے دیتے اس وجہ سے خلفاء ان سے پریشان ہو گئے یہاں تک کہ منصور نے اپنے بیٹے مہدی کو وصیت کی کہ وہ ان میں سے کسی کی مدد نہ لے جیسا کہ طبری نے بیان کیا ہے۔

پس جب عباسی حکومت منتشر ہو گئی اور عجمی موالی خودسر ہو گئے تو یہ بنو سلیم ارض نجد کے جنگل میں طاقت ور ہو گئے اور انہوں نے حرمین کے حاجیوں پر حملے کئے اور انہیں تکلیف پہنچائی اور جب اسلامی حکومت عباسیوں اور شیعوں میں منقسم ہو گئی اور انہوں نے قاہرہ کی حد بندی کی تو فتنہ اور طاقت کے بازار گرم ہو گئے اور انہوں نے دونوں حکومتوں سے ظلم کیا اور راستوں کو بند کر دیا پھر عبیدیوں نے انہیں مغرب کے بارے میں اکسایا اور یہ ہلالیوں کے پیچھے برقہ چلے گئے اور اس کی آبادی کو برباد کر دیا اور اس کے خلاؤں میں حکم چلایا۔

<u>ابن غانیہ کی بغاوت</u>: حتیٰ کہ ابن غانیہ نے موحدین کے خلاف بغاوت کی اور طرابلس اور قابس کی شرقی حدود میں کودنے لگا اور ملوک مصر و شام بنی ایوب کا غلام قراقش الغزی اس کے ساتھ مل گیا اور بنی سلیم وغیرہ عربوں کی پارٹیاں بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئیں تو انہوں نے اس کے ساتھ مل کر نواح و امصار پر حملے شروع کر دیے اور سب فتنہ کو ہوا دینے لگے اور جب ابن غانیہ اور قراقش فوت ہو گئے اور آل ابی حفص افریقہ میں خودمختار ہو گئی اور زواودہ' امیر ابوزکریا یحییٰ بن عبدالواحد بن ابی حفص پر بھاری ہو گئے تو اس نے ان کے خلاف ان بنی سلیم سے مدد مانگی اور اس نے ان کے مسافروں کو تنگ کیا اور انہیں افریقہ میں جاگیریں دیں اور انہیں ان کی طرابلس کی جولاں گاہوں سے لے گیا اور انہیں قیروان میں اتارا اور وہاں انہیں حکومت میں ایک مقام اور اعتزاز حاصل تھا اور جب بنی ابی حفص کی سلطنت میں انتشار ہوا اور کعوب نے صحرا کی ریاست مخصوص کر لی اور ان کے شرفاء میں فساد کروا دیا اور ان میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی اور ان دونوں نے ایک دوسرے سے نقصان اٹھایا اور مولانا امیر ابو یحییٰ اور امیر کے بھائی حمزہ بن عمر کے درمیان جھگڑا اور جنگ ہو رہی تھی جس میں پانسہ پلٹتا رہتا تھا تو اس نے اس جنگ میں بنی عبدالواد کے افریقہ سے رغبت رکھنے اور اس کی سرحدوں پر قبضہ کرنے کے لالچ سے ان

کے خلاف مدد دی اور اس کے لئے اپنی فوجوں کو لاتا تھا اور بنی ابی حفص کے شرفاء کو ان سے ٹکراؤ کرنے کے لئے مقرر کرتا تھا پھر آخر میں مولانا سلطان ابوبکر نے اسے مغلوب کر لیا اور مولانا سلطان ابو یحییٰ کے بارے میں احمقانہ باتوں سے روک کر اور اس کے دوست اور مددگار سلطان ابوالحسن کی تلوار سے اس کے آل یغمراسن کے دشمن کو ہلاک کر کے اُسے اطاعت کی طرف لے آیا پس اس نے اطاعت اختیار کر لی اور اس کے غلبے کی تیزی رک گئی اور اس نے بنی سلیم کو اپنے صدقات دینے پر آمادہ کیا تو انہوں نے اس کے مجبور کرنے سے صدقات دے دیے پھر حکومت کی دھوکہ بازی سے قتل ہو کر مر گیا اور اس کے بیٹوں نے امارت سنبھالی تو نہ ہی انہوں نے امور کے عواقب کو سمجھا اور نہ ہی انہیں حکومت کے ظلم سے پالا پڑا اور نہ ہی انہوں نے اپنے اسلاف کے اعتزاز کے سوا کوئی بات دیکھی اور سنی تھی پس انہیں جنگ کر کے حکومت کے قائد پر غلبہ پانے کی سوجھی اور انہوں نے اس سے جنگ کر کے اسے مغلوب کر لیا اور سلطان کی حکومت میں اس پر حملہ کیا اور ۴۲ءھ میں اس کے گھر کے صحن میں اس سے جنگ کی اور جب امیر ابن مولانا سلطان ابی یحییٰ اپنے باپ کی وفات کے بعد ان پر ظلم کیا تو یہ اس کے ولی عہد کے پاس آ گئے پس وہ تونس آیا اور اس پر قبضہ کر لیا پھر اس کے بھائی امیر ابوحفص نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

ابوالہول بن حمزہ کا قتل: اور جس روز وہ شہر میں داخل ہوا اسی روز اس نے ان کے بھائی ابوالہول بن حمزہ کو گرفتار کر لیا اور قصبہ میں اپنے گھر کے دروازے پر باندھ کر اسے قتل کر دیا اور وہاں ان کے پیچھے پڑ گیا اور وہ سلطان ابوالحسن کے پاس چلے آئے اور انہوں نے اسے افریقہ کی حکومت کے متعلق رغبت دلائی اور اس سے اس کے بارے میں مدد طلب کی اور جب سلطان نے وطن پر قبضہ کیا تو اس کے غلبے کا حال' موحدین کے غلبے کے حال سے اور صحرا پر اس کی شاہی' ان کی شاہی سے مختلف تھی اور جب اس نے حکومت پر ان کے غلبے اور نواح و امصار میں اس نے انہیں جو بکثرت جاگیریں دی تھیں انہیں دیکھا تو اسے ناپسند کیا اور موحدین نے جو امصار انہیں جاگیر میں دیے تھے اس کے بدلے میں انہیں مقررہ عطیات دیے اور ان کا ٹیکس زیادہ کر دیا اور صحرائی رعیت نے اس کے پاس شکایت کی اور ٹیکس کے عائد ہونے سے جسے وہ خفارہ کہتے تھے' ان کے ساتھ جو بے انصافی اور ظلم ہوا تھا اس کی بھی شکایت کی تو اس نے انہیں اس سے روک دیا اور رعایا کو بھی اشارہ کیا کہ وہ انہیں اس سے روک دیں تو وہ پریشان ہو گئے اور ان کے ارادے خراب ہو گئے اور حکومت کا دباؤ ان پر بڑھ گیا تو وہ اس کی نگرانی کرنے لگے اور ان کے ذوبان اور بوادی نے بھی یہ بات سن لی اور انہوں نے بنی مرین کے خدام اور افریقہ کی سرحدوں اور ان کے شگافوں کے میگزینوں پر حملہ کر دیا اور ان کے اور سلطان اور حکومت کے درمیان ماحول تاریک ہو گیا اور مہدیہ سے واپسی کے بعد وہاں کے مشائخ کا ایک وفد تونس میں اس کے پاس آیا جن میں خالد بن حمزہ اور اس کا بھائی احمد اور خلیفہ بن عبداللہ بن مسکین اور اس کا عم زاد خلیفہ بن بوزید جو اولاد قوس میں سے تھا' شامل تھے' پس سلطان نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کی عزت کی پھر امیر عبدالرحمٰن بن سلطان ابو یحییٰ نے زکریا بن اللمیانی کو جو اس کے مددگاروں میں شامل تھا' اس کے قریب کر دیا اور اس کے حالات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مصر میں اپنے باپ کی وفات کے بعد ۴۳ءھ میں مشرق سے واپس آ گیا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں پس اس نے جہات طرابلس میں اپنی دعوت دی اور ذباب کے اعراب نے اس کی تابعداری کی اور حاکم قابس عبدالملک بن مکی نے اس کی بیعت کی اور سلطان کی غیر حاضری میں تامزیزدکت کو برباد کرنے کے لئے اس کے ساتھ تونس گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور کئی روز تک اس پر قبضہ کئے رکھا اور جب اسے سلطان

کی واپسی کا علم ہوا تو وہاں سے بھاگ گیا اور تلمسان میں عبدالواحد بن اللمیانی سے چمٹ گیا یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن اپنی فوجوں کے ساتھ اس کے قریب آ گیا تو اس نے انہیں چھوڑ دیا اور اس کے پاس گیا اور اس نے اسے عزت کے مقام پر اتارا اور یہ اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا یہاں تک کہ اس نے تونس پر قبضہ کر لیا اور اس وفد کی آمد کے بارے میں اس کے پاس شکایت کی گئی کہ انہوں نے اس کے بعض نوکروں کے ساتھ سازش کی ہے اور اس سے اپنے ساتھ جانے کا مطالبہ کیا ہے تا کہ وہ اسے افریقہ کی امارت دے دیں اور اس نے سلطان کے پاس اس امر سے بریت کا اظہار کیا پس انہیں محل میں حاضر کیا گیا اور حاجب علال بن محمد بن مصمود نے انہیں زجر و توبیخ کی اور اس کے حکم سے انہیں جیل میں ڈال دیا گیا اور سلطان نے عطیات کا دفتر کھول دیا اور عیدالفطر کی عبادت کی ادائیگی کے بعد شہر کے گوشے میں سیجوم مقام پر پڑاؤ کر لیا اور میگزینوں اور فوجوں میں اطلاع بھیجی تو وہ اس کے پاس آ گئے۔

اولاد ابواللیل اور اولاد قوس کے وفد کی گرفتاری: اور اولاد ابواللیل اور اولاد قوس کو اپنے وفد کے قید ہونے اور ان کی خاطر سلطان کے پڑاؤ کرنے کی خبر ملی تو زمین باوجود اپنی وسعت کے ان پر تنگ ہو گئی اور انہوں نے موت کا معاہدہ کیا اور انہوں نے اولاد مہلہل بن قاسم بن احمد کی طرف جوان کے ہمسر تھے پیغام بھیجا جو اپنے سلطان ابوحفص کی وفات کے بعد صحرا میں چلے گئے تھے اور سلطان کے مطالبہ سے فرار کرتے ہوئے افریقہ سے الگ ہو گئے تھے کیونکہ وہ ان کے دشمن کے مددگار تھے' پس ابواللیل بن حمزہ اپنی جان پر کھیل کر انہیں سلطان کے خلاف خروج کرنے پر متفق کرنے کے لئے ان کے پاس گیا تو انہوں نے اس کی بات مان لی اور اس کے ساتھ چل پڑے اور بلاد الجرید میں توزر مقام پر بنی کعب اور حکیمہ کے سب قبائل آئے اور انہوں نے آپس کے تمام خون معاف کئے اور ایک دوسرے کو ملامت کی اور موت پر بیعت کی اور انہوں نے ملک کے شرفاء میں سے امیر مقرر کرنے کے لئے آدمی تلاش کیا اور انہیں جنگ کے دلالوں نے ابی دبوس کی اولاد میں سے ایک آدمی کے متعلق بتایا جو اس وقت سے' جب سے خلفائے بنی عبدالمؤمن میں سے بنی مرین نے مراکش پر قبضہ کیا تھا' ان کا شکار تھا اور اس کے حالات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کا باپ عثمان بن ادریس بن ابی دبوس اپنے باپ کی وفات کے وقت اندلس چلا گیا اور وہاں برشلونہ میں بنی ذباب کے شیخ مرغم بن صابر کے ساتھ رہنے لگا اور جب وہ اس کے بندھن سے آزاد ہوا تو برشلونہ سے روگردانی کرنے کے بعد ان دونوں کے درمیان معاہدہ ہوا تو وہ اس کے ساتھ وطن ذباب کو چلا گیا اور ان اس نے ان دونوں کو اس مال کے معاوضہ میں جوان دونوں نے اپنے ذمہ لیا تھا بحری بیڑے سے مدد دی اور طرابلس کے نواح اور جبال بربر میں اترا اور وہاں اپنی دعوت دی اور ذباب کے تمام عرب اس کی دعوت کے ذمہ دار بن گئے اور اس نے طرابلس سے جنگ کی مگر اسے سر نہ کر سکا۔ پھر احمد بن ابواللیل نے جو افریقہ میں کعوب کا سردار تھا اس کی بیعت کی اور وہ اسے تونس لے آیا مگر افریقہ میں حفصی دعوت کے رسوخ اور بنی عبدالمؤمن کی امارت کے خاتمے کی وجہ سے اس کا کام نہ بن سکا پس یہ ان کے معاملے کو بھول گیا اور یہ عثمان بن ادریس خارش سے فوت ہو گیا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عبدالسلام بھی فوت ہو گیا اور اس نے تین بیٹے چھوڑے جن میں سب سے چھوٹا احمد تھا اور وہ ماہر کاریگر تھا اور سفر کی صعوبتوں کے بعد وہ تونس چلے گئے اور انہوں نے خیال کیا کہ ان کے باپ کا حال بھلا دیا گیا ہے۔

سلطان ابویحییٰ کا انہیں گرفتار کرنا: پس سلطان ابویحییٰ نے انہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا پھر انہیں ۷۴۹ھ میں

اسکندریہ کی طرف جلاوطن کر دیا اور احمد افریقہ کی طرف لوٹ آیا اور توزر میں اتر کر سلائی کا کام کر کے گزارہ کرنے لگا اور جب بنی کعب اور ان کے حلیفوں اولاد قوس اور دیگر قبائل علاق کے خیالات ہم آہنگ ہو گئے تو انہوں نے اسے بلایا اور یہ توزر سے ان کے پاس گیا تو انہوں نے اسے امیر مقرر کر لیا اور اس کے لئے کچھ خیمے' آلہ' فاخرہ لباس اور عمدہ گھوڑے جمع کئے اور اس کے لئے علامت سلطان قائم کی اور اپنے خیموں سمیت اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور سلطان سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر گئے اور جب اس نے ۷۴۸ھ کو عیدالاضحیٰ کی عبادت ادا کر لی تو ان سے جنگ کرنے کے لئے تونس کے میدان سے کوچ کر گیا اور بڑی خوشی کے ساتھ تونس اور قیروان کے درمیان ثنیہ کے میدان میں ان سے ملا تو وہ اس کے آگے بھاگ اٹھے اور انہوں نے شکست کھا کر بھی بڑی بے جگری کے ساتھ اس سے جنگ کی اور اس نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے قیروان کو حاصل کر لیا اور انہوں نے دیکھا کہ اس سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں اور انہوں نے ایک دوسرے کو جنگ پر بھڑکایا اور موت قبول کرنے پر اتفاق کیا اور سلطان کی فوج میں سے بنوعبدالواد' مغراوہ اور بنوتوجین نے ان کے ساتھ سازش کی پس وہ بنی مرین پر غالب آ گئے اور انہوں نے اس دن کی صبح کو ان سے جنگ کرنے کا وعدہ کیا تاکہ وہ اپنے جھنڈوں کے ساتھ ان کے پاس آ جائیں اور انہوں نے سلطان کے پڑاؤ پر حملہ کر دیا اور یہ آلہ اور فوجی تیاری کے ساتھ ان کے پاس گیا' پس میدان کارزار میں کھلبلی مچ گئی اور بہت سے لوگ ان کے پاس آ گئے اور سلطان قیروان کی طرف چلا گیا اور ۸ محرم ۷۴۹ھ کو اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ اس میں داخل ہو گیا اور عربوں کے پچھلے دستے اس کے تعاقب میں گئے اور انہوں نے پڑاؤ کی طرف سبقت کر کے اسے لوٹ لیا اور سلطان کے خیمے میں داخل ہو گئے اور اس کے ذخیرے اور اس کی بہت سی مستورات پر قبضہ کر لیا اور قیروان کا گھیراؤ کر لیا اور ان کے خیموں نے ایک باڑ بنا کر اس کا گھیراؤ کر لیا اور ان کے بھیڑیے زمین کی اطراف میں شور کرنے لگے اور ہر جگہ سے جنگ کو آواز دینے والے آ گئے اور تونس میں اطلاع پہنچ گئی' پس سلطان کے مددگار اور مستورات قصبہ میں محفوظ ہو گئے۔

ابن تافراکین کا ان کے پاس جانا: اور سلطان کے مددگاروں میں سے ابن تافراکین قیروان سے ان کے پاس گیا تو انہوں نے اسے اپنے سلطان احمد بن ابی دبوس کی حجابت پر مقرر کر دیا اور اسے قصبہ تونس کی طرف جنگ کرنے کے لئے بھیج دیا اور وہ جلدی سے اس کی طرف گیا اور موحدین کے شیوخ اور عوام اور فوج کے مخلوط گروہ اس کے پاس آ گئے اور انہوں نے قصبہ کا محاصرہ کر لیا اور بار بار اس سے جنگ کی اور اس کے محاصرہ کے لئے منجنیق نصب کی اور اس کا سلطان احمد بھی اس کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا مگر وہ اسے فتح نہ کر سکے اور وہاں ان کا کوئی کام نہ بنا اور کعوب میں انتشار پیدا ہو گیا اور ایک دوسرے سے اختلاف کر کے سلطان کے پاس چلے گئے اور پے در پے اس کے پاس گئے اور قیروان سے محاصرے کی سختی دور ہو گئی اور اولاد مہلہل کے ایلچی اس کے پاس آئے اور اولاد ابواللیل بن حمزہ نے خود ان سے حسن سلوک کیا اور سلطان سے چلے جانے کا عہد کیا مگر انہوں نے اس کے عہد کو پورا نہ کیا اور سلطان نے اولاد مہلہل کے ساتھ سوسہ کی طرف جانے کے بارے میں سازش کی تو انہوں نے اس کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور اس نے اپنے بحری بیڑے کو اس کی بندرگاہ پر جانے کا اشارہ کیا اور رات کو تیاری کر کے ان کے ساتھ نکل گیا اور سوسہ پہنچ گیا اور ابن تافراکین کو قصبہ کا محاصرہ کئے ہوئے اپنے مقام پر خبر پہنچ گئی تو وہ رات کو کشتی پر سوار ہو کر اسکندریہ آ گیا اور اس کی خبر ملنے پر ان کا سلطان ابن ابی دبوس پریشان ہو گیا۔ پس ان کی جمعیت پریشان ہو

گئی اور وہ قصبہ سے بھاگ گئے۔

تونس کی فصیلوں کی درستی: اور سلطان سوسہ سے اپنے بحری بیڑے پر سوار ہوا اور جمادی الاوّل کے آخر میں تونس اترا اور اس کی فصیلوں کو درست کیا اور اس کے ارد گرد خندق بنائی اور اس کی مضبوطی کے لئے ایک علامت قائم کی جو اس کے بعد بھی قائم رہی اور اس کے ذریعے اس نے اپنے دشمن کے سینے میں چوٹ لگائی اور اس نے قیروان کی مصیبت اور لغزش کو حقیر سمجھا اور اس کے گڑھے سے نکل آیا اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اولاد ابواللیل اور ان کا سلطان احمد بن ابی دبوس تونس پہنچ گئے اور انہوں نے ان سلطان کا گھیراؤ کر لیا اور اس کا خوب محاصرہ کیا اور اولاد مہلہل کی سلطان سے مخلصانہ دوستی ہوگئی تو اس نے ان پر بھروسہ کیا پھر بنوحمزہ نے سلطان کی اطاعت کے بارے میں غور وفکر کیا اور ان کا سردار عمر شعبان میں اس کے پاس آیا تو انہوں نے کے سلطان احمد بن ابی دبوس کو گرفتار کر لیا اور اسے اطاعت اور دوستی کے خلوص کے اظہار کے لئے سلطان کے پاس لے گئے تو اس نے ان کے رجوع کو قبول کیا اور ابن ابی دبوس کو جیل میں ڈال دیا اور عمر کے بیٹے ابوالفضل سے رشتہ داری کی اور اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دیا اور اطاعت وانحراف میں ان کے حالات مختلف ہو گئے یہاں تک کہ وہ صورت ہوئی جسے ہم بیان کریں گے۔ واللہ غالب علیٰ امرہ۔

فصل

مغربی سرحدوں کے بغاوت کرنے اور موحدین کی دعوت کی طرف ان کے رجوع کرنے کے حالات

جب مولیٰ فضل بن مولانا سلطان ابویحییٰ، جب کہ راستے میں اسے اپنے باپ کی وفات کی خبر مل چکی تھی ۷۴۷ھ میں اپنی سگی بہن کی شادی کے سلسلہ میں سلطان ابوالحسن کے پاس تلمسان آیا تو سلطان نے اپنے سایہ اس کے لئے وسیع کر دیا اور اس سے حسن سلوک کیا اور اس کے باپ کی حکومت کے بارے میں اس کی مدد کرنے کا وعدہ کیا اور اس کی وفات پر اس سے تعزیت کی اور سلطان افریقہ کی طرف کوچ کر گیا اور مولیٰ فضل امید رکھتا تھا کہ وہ اس کی حکومت اسے دے گا حتیٰ کہ جب سلطان نے بجایہ اور قسنطینیہ کی سرحدوں پر قبضہ کیا اور تونس کی طرف گیا تو اس نے اسے اس کے باپ کے زمانے میں اپنی امارت کے مقام بونہ پر امیر مقرر کیا تو اس نے اسے اس کی طرف پھیر دیا اور اس کی امید منقطع ہوگئی اور اس کا ضمیر خراب ہوگیا اور اس نے دل میں کینہ رکھا یہاں تک کہ قیروان کی مصیبت کا واقعہ ہوا تو وہ اپنے اسلاف کے ملک پر قبضہ کرنے کی طرف مائل ہوا اور بجایہ اور قسطنطنیہ کے باشندے حکومت سے آزردہ تھے اور حکومت کے دباؤ کو بوجھ سمجھتے تھے کیونکہ وہ بادشاہ سے

مہربانی کے عادی تھے پس جب انہیں مصیبت کی خبر پہنچی تو وہ گردن لمبی کر کے بغاوت کی طرف دیکھنے لگے اور اس وقت وفود افواج کی ٹولیوں میں مغرب سے سواریاں قسنطنیہ میں آ چکی تھیں اور سلطان کے بیٹوں میں سے چھوٹا بیٹا بھی ان میں شامل تھا جسے اس نے اہل مغرب کی فوج پر افسر مقرر کیا تھا اور اسے تونس جانے کا اشارہ کیا تھا اور ان میں مغرب کے عمال بھی تھے جو سال کے سر پر اپنے ٹیکس اور حساب کے لئے آئے تھے اور اسی طرح ان میں نصاریٰ کا ایک وفد بھی تھا' جسے طاغیہ بن ادفونش نے تاشفین ابن سلطان کے ساتھ اس وقت بھیجا تھا جب اس نے اسے مصالحت کے بعد قید سے رہا کیا تھا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں وہ جنگ طریف کے وقت سے ان کے ہاں قیدی تھا اور اسے جنون کا عارضہ ہو گیا تھا اور جب سلطان اور طاغیہ کے درمیان مخلصانہ دوستی ہو گئی اور ان کے ہاں تحائف و ہدایا بڑھ گئے اور اسے سلطان کے افریقہ پر قابض ہونے کی اطلاع ملی تو اس نے اس کے بیٹے تاشفین کو رہا کر دیا اور ان زعماء کے ساتھ مبارک باد کے لئے بھیجا اور اسی طرح ان میں مالی کے باشندوں کا بھی ایک وفد تھا جو مغرب میں سوڈان کے بادشاہ ہیں جسے ان کے بادشاہ منسا سلیمان نے سلطان افریقہ کو مبارک باد دینے کے لئے بھیجا تھا اور اسی طرح الزاب کا عامل اور امیر یوسف بن مزنی بھی ان کے ساتھ تھا جو اپنی عملداری کے ٹیکس لئے آیا تھا' اسے قسنطنیہ میں سواریوں کی اطلاع پہنچی تو وہ ان کی صحبت کو ترجیح دیتا ہوا سلطان کے دروازے تک پہنچا اور یہ سب وفود قسنطینہ میں آئے اور سلطان کے بیٹے کے اردگرد جمع ہو گئے۔

عوام کی بغاوت: اور جب مصیبت کی خبر پہنچی تو شہر کے عوام گردن بلند کر کے بغاوت کی طرف دیکھنے لگے اور ان کے ہاتھوں میں ٹیکس کے جو اموال اور بغاوت کے احوال تھے ان پر ان کے منہ رال ٹپکانے لگے پس انہوں نے اس بری عادت پر ملامت کی اور ان کے مشائخ نے مولیٰ فضل ابن مولانا سلطان ابی یحییٰ کے ساتھ بونہ میں سازش کی اور اس نے اپنی عملداری کی بغاوت اور اپنی دعوت کے بارے میں نقاب کشائی کی تو انہوں نے امارت کے متعلق اس سے گفتگو کی اور اسے آنے پر آمادہ کیا پس وہ جلدی سے چلا اور اس کی اطلاع سلطان کے مددگاروں نے بھی سن لی تو ابن مزنی کو اپنی جان کا خوف پیدا ہوا اور وہ اولاد یعقوب بن علی امیر زواودہ کے حملہ میں اس کے پڑاؤ کی طرف چلا گیا اور ابن سلطان اور اس کے مددگاروں نے قصبہ میں پناہ لی اور اہل شہر نے ان کے دفاع میں ان سے فریب کیا اور جب مولیٰ فضل کے جھنڈے قریب آئے تو انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قصبہ میں روک دیا اور اس کا گھیراؤ کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے انہیں امان دے دی اور وہ اہل شہر کی عہد شکنی کے بعد یعقوب کے محلہ میں چلے گئے اور وہاں پڑاؤ کر لیا اور انہوں نے اسے لوٹ لیا اور ابن مزنی نے انہیں بسکرہ جانے کا مشورہ دیا تاکہ ان کی سواریاں سلطان کے پاس جائیں پس وہ سب کے سب یعقوب کی پناہ میں کوچ کر گئے کیونکہ اسے اس نواح میں قوت حاصل تھی یہاں تک کہ بسکرہ پہنچ گئے اور ابن مزنی کے ہاں فروکش ہوئے جہاں ان کی خوب پزیرائی ہوئی اور ان کے مقامات و طبقات کے مطابق جو بات انہیں فکر مند کئے ہوئے تھی اس کے بارے میں وہ انہیں کافی ہو گیا' یہاں تک کہ یعقوب بن علی انہیں سلطان کے پاس لے گیا اور وہ اسی سال کے رجب میں انہیں اس کے پاس لے گئے اور اہل بجایہ کو اہل قسنطینہ کے فعل کی اطلاع ملی تو انہوں نے بغاوت میں ان کا مقابلہ کیا اور سلطان کے مددگاروں اور عمال کے گھروں میں داخل ہو کر انہیں لوٹ لیا اور انہیں اپنے سامنے برہنہ کر کے نکال دیا اور وہ مغرب چلے گئے اور انہوں نے مولیٰ فضل کو اطلاع دی اور اسے آنے کی ترغیب دی تو وہ ان کے پاس آیا اور اس نے قسنطینہ اور بونہ پر اپنے خواص اور اپنی حکومت کے

آدمیوں میں سے ان کو جو اس کام میں کفایت کر سکتے تھے امیر مقرر کیا اور اسی سال کے ماہ ربیع الاوّل میں بجایہ اترا اور اپنے اسلاف کی حکومت کو لوٹایا اور ان سرحدوں میں اس کی امارت منظم ہوگئی یہاں تک کہ بجایہ سے خروج کے بعد اس کے سلطان کے ساتھ وہ حالات ہوئے جنہیں ہم بیان کریں گے۔

فصل

مغرب اوسط واقصیٰ میں اولادِ سلطان کے بغاوت کرنے اور پھر مغرب کی حکومت میں ابوعنان کے مختار ہونے کے حالات

جب امیر ابوعنان بن سلطان کو جو تلمسان اور مغرب اوسط کا حاکم تھا' قیروان کی مصیبت کی خبر پہنچی اور اس کے باپ کی فوج کی پارٹیاں' اجتماعی اور انفرادی صورت میں برہنہ حالات میں پے در پے اس کے پاس پہنچیں اور لوگوں نے قیروان میں سلطان کی وفات کی جھوٹی خبر اڑادی تو امیر ابوعنان نے بیٹوں کو چھوڑ کر خود ہی اپنے باپ کی سلطنت کو مخصوص کرنے کے لئے مقابلہ کیا کیونکہ اسے اپنے صیانت' عفت اور قرآن کو از بر پڑھنے کی وجہ سے اپنے باپ کے ہاں ترجیح حاصل تھی اور وہ اپنے باپ کی نگاہ میں آنکھ کی طرح تھا اور عثمان بن یحییٰ بن جرار بنی عبدالواد کے مشائخ میں سے تھا اور اولاد دیندوکس بن طاع اللہ بھی ان میں تھے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اسے حکومت میں ایک مقام حاصل تھا سلطان نے اسے مغرب کی طرف واپس جانے کی اجازت دی تھی پس وہ اس کے مہدیہ کے پڑاؤ سے واپس آ گیا اور تلمسان کے عابدین کے زاویہ میں اترا اور وہ راست رو' باوقار اور اپنی باتوں میں مبالغہ کرنے والا اور حوادث کے جاننے کے بارے میں اٹکل پچو باتیں کرنے والا تھا اور امیر ابوعنان اپنے باپ کی اطلاع کی طرف دیکھ رہا تھا پس اس نے اس کے معلوم کرنے کے لئے عثمان بن جرار کی پناہ لی اور اسے بلایا اور اس سے مانوس ہوا اور اس کے دل میں سلطان کے بارے میں نفاق پایا جاتا تھا' اس نے سلطان کو ہلاکت کی مشکل میں پھنسانے کے لئے امیر ابوعنان کے کان میں اپنی من مانی خواہشات ڈال دیں اور اسے خوشخبری دی کہ امارت اسے ملے گی پس اس نے یاد رکھنے والے کانوں سے اس کی باتیں سنیں اور اس کے بعد سلطان کی مصیبت کی خبر آنے پر ابن جرار نے اسے گھیر لیا اور اسے حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے اکسایا اور اسے یہ بات خوبصورت کر کے دکھائی کہ سلطان کی وفات پر یقیناً اسے دوسرے بھائیوں پر ترجیح ہوگی پھر لوگوں نے سلطان کی موت کے بارے میں جو جھوٹی خبر اڑائی تھی اس نے اسے اس کے سچا ہونے کا وہم ڈال دیا پس اسے سلطان منصور بن امیر ابو مالک کے پوتے جو مضافات مغرب اور فاس کا حاکم تھا' کے بارے میں جو خبر پہنچی کہ اس نے اس کی عملداری کو روند دیا ہے' اس کے بارے میں اس نے اپنے عزم کو تیز کیا اور

یہ کہ اس نے عطیات کا دفتر کھول دیا ہے اور بنی مرین کے اپنے بلاد سے غیر حاضر ہونے اور ان کی فوجوں سے اس کے ماحول کے خالی ہونے کی وجہ سے ان میں گھس گیا ہے اور اس نے سلطان کو قیروان کے گڑھے سے بچانے کے لئے فوجوں کو نمایاں کیا اور حسن بن سلیمان بن یرزیکن جو قصبہ فاس کا عامل اور نواح کا پولیس افسر تھا اس نے اس کا حال معلوم کر کے اس سے سلطان کے پاس جانے کی اجازت طلب کی تو اس نے خوشی سے اجازت دے دی اور مصامدہ اور مراکش کے نواح کے عمال کو اس کے ساتھ کر دیا تا کہ انہیں ان کے ٹیکسوں کے ساتھ سلطان کے حضور پیش کرے پس وہ امیر ابوعنان کے پاس اس وقت پہنچا جب اس نے حملہ کرنے اور اپنی دعوت دینے کا عزم کر لیا تھا پس اس نے ان کے اموال پر قبضہ کر لیا اور سلطان کی جگہ منصورہ میں جو مال اور ذخیرہ تھا اسے نکال لیا اور اعلانیہ اپنی دعوت دی اور ربیع الاوّل ۷۴۹ھ میں سلطان کے محل میں اس کی جگہ پر بیعت کے لئے بیٹھا' پس سرداروں نے اس کی بیعت کی اور ان کی بیعت کی تحریر کو گواہوں کے سامنے پڑھا پھر عوام نے اس کی بیعت کی اور مجلس برخواست ہوگئی اور اس نے اپنی سلطنت کو مضبوط کیا اور اس کی حکومت کی بنیادیں استوار ہوگئیں اور وہ فوج اور آلہ کے ساتھ تیار ہو کر چلا اور قبۃ الملعب میں اترا اور لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور منتشر ہو گئے۔

حسن بن یرزیکن کی وزارت: اور اس نے اپنی وزارت پر حسن بن یرزیکن کو مقرر کیا پھر فارس بن میمون بن وردار کو مقرر کیا اور اسے اس کا مددگار اور جانشین بنایا اور ابن حدار کو ان پر فوقیت دی اور اپنے کاتب ابوعبداللہ محمد بن محمد بن ابی عمرو کو اپنی دوستی اور خلوت کی گفتگو کے لئے مختص کر لیا اور اس کے حالات کو ہم عنقریب بیان کریں گے پھر اس نے فوجیوں کے وظیفہ خواروں کا رجسٹر کھولا اور اس کے باپ کی جماعت سے جو آدمی پے در پے اس کے پاس آئے تھے انہیں مرتب کیا اور انہیں خلعتیں دیں اور ان کے عطیات انہیں دیے اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور اس دوران میں کہ وہ مغرب کی طرف جانا چاہتا تھا اسے اطلاع ملی کہ وترمار بن عریف جو سلطان کا مددگار تھا اور اس کا مخلص دوست تھا عریف بن یحییٰ جو اپنے عہد میں زغبہ کا امیر تھا اور دیگر خانہ بدوشوں سے مقدم تھا' وہ اس سے جنگ کا عزم کئے ہوئے ہے اور اس کے باپ کے خلاف بغاوت میں غالب آنا چاہتا ہے اور یہ کہ اس نے اپنی عرب اور مغرب اوسط کی زناتہ فوجوں کے ساتھ تلمسان جانے کا قصد کیا ہے' پس اس نے اپنے وزیر حسن بن سلیمان کو اس کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اسے آلہ دیا اور اسے اس کے ساتھ مڈبھیڑ کرنے کے لئے بھیجا اور سوید کے ہمسر بنی عامر میں سے جو لوگ موجود تھے انہیں اس کے ساتھ بھیجا اور وہ اپنی فوج کے ساتھ کوچ کر گیا۔

تسالہ میں جنگ: اور تسالہ میں اترا اور وترمار نے اس سے جنگ کی تو اس کی فوج بھاگ گئی اور اس نے اپنے ہاتھ اٹھا دیے اور وزیر نے ان کی فوج کا تعاقب کیا اور ان کے اموال اور خیام کو لوٹا اور فتح و غنائم کے ساتھ اپنے سلطان کی طرف لوٹ آیا اور امیر ابوعنان مغرب کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے تلمسان پر عثمان بن جرار کو امیر مقرر کیا اور اسے قصر قدیم میں اتارا یہاں تک کہ عثمان بن عبدالرحمٰن کے ساتھ وہ حال ہوا جسے ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔

وزیر حسن بن سلیمان کے متعلق چغلی: اور جب وہ وادی زیتون میں پہنچا تو وزیر حسن بن سلیمان کے متعلق چغلی کی گئی کہ وہ سلطان کا قرب حاصل کرنے اور اس کی اطاعت گزاری کے لئے تازی میں دھوکے سے اس پر حملہ کر کے قتل کرنا چاہتا ہے اور اس بارے میں اس نے مغرب کی عملداریوں کے حاکم منصور سے سازش کی ہے کیونکہ وہ اپنے دادا کی اطاعت کا

اظہار کرتا ہے پس امیر ابوعنان کو اس کے متعلق شک پڑ گیا اور اس کے چغل خوروں نے اس بارے میں اس کے خط سے مدد حاصل کی پس جب اس نے اسے پڑھا تو اسے گرفتار کر لیا اور شام کو اسے گلا گھونٹ کر مار دیا اور جلدی سے مغرب کی طرف گیا اور حاکم فاس منصور بن ابی مالک کو اطلاع ملی تو وہ اس سے جنگ کرنے کے لئے چلا اور دونوں فوجوں نے تازی کی جانب ابوالاجراف کی وادی میں مڈبھیڑ کی اور منصور کے میدان کارزار میں کھلبلی مچ گئی اور اس کی فوج کو شکست ہوئی اور وہ فاس چلا گیا اور جدید شہر میں پناہ لے لی اور امیر ابوعنان اس کے پیچھے گیا اور لوگ اپنے طبقات کے مطابق اس کی طرف اٹد پڑے اور اس کی اطاعت اختیار کی اور اس نے ربیع الآخر ۷۴۹ھ میں جدید شہر میں اپنی فوجیں بٹھا دیں اور اس کی ناکہ بندی کر دی اور لوگوں کو اس کے محاصرہ کے لئے آلات لگانے کے لئے اکٹھا کر دیا۔

اولادِ ابوالعلاء کی رہائی: اور اس نے جدید شہر میں آتے ہی اس کے والی کو اشارہ کیا کہ قصبہ میں اولادِ ابوالعلاء کے جو آدمی قید ہیں انہیں رہا کر دے اور وہ اس کے پاس چلے آئے اور جدید شہر کے محاصرہ میں اس کے ساتھ رہے اور اس کا ان کے ساتھ طویل مقابلہ ہوا یہاں تک کہ ان کے حالات خراب ہو گئے اور ان کے خیالات میں انتشار پیدا ہو گیا اور ان میں سے طاقتور لوگ اس کے پاس آ گئے اور عثمان بن ادریس بن ابی العلاء اپنے مددگاروں کے ساتھ اس کی اجازت سے اس کے پاس آ گیا تا کہ اس کے لئے سہولت پیدا کرے پس اس نے اس سے اور اس سے شہر میں بغاوت کرنے کا وعدہ کیا پس اس نے اس پر حملہ کیا اور امیر ابوعنان نے ان پر بزور قوت قابو پا لیا اور منصور بن ابی مالک نے اس کے حکم کو تسلیم کیا تو اس نے اسے قید کر دیا اور پھر اسے اس کے قید خانے میں قتل کر دیا اور دارالخلافے اور مغرب کے بقیہ مضافات پر قابض ہو گیا اور شہروں کے وفود اسے بیعت کی مبارک باد دینے آئے اور اہل سبتہ نے سلطان کی اطاعت اور اپنے قائد عبداللہ بن علی بن سعید کی فرماں برداری سے تمسک کیا جو طبقہ وزراء میں سے تھا پھر انہوں نے اس پر حملہ کیا اور امیر ابوعنان کو امیر مقرر کیا اور اپنے عامل کو اس کے پاس لے گئے اور ان کے لیڈر شریف ابوالعباس احمد بن محمد بن رافع نے' جو آل حسین میں سے ابواشرف کے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا بغاوت میں بڑا پارٹ ادا کیا اور یہ لوگ سسلی سے یہاں آئے تھے اور مغرب کی حکومت امیر ابو عنان کے لئے مرتب و منظم ہو گئی اور اس کی قوم بنی مرین بھی حکومت کے لئے اس کے پاس آ گئی اور اس نے سلطان کے حق کو پورا کرنے کے لئے تونس میں اس کے ساتھ قیام کیا اور اس نے عہد شکنی اور اطاعت سے منحرف کعوب پر حملہ کر کے اپنے باپ کا بازو توڑ دیا اور وہ غلبے کی اُمید میں تونس میں ٹھہر گیا' اس حال میں کہ اطراف بغاوت کرتی تھیں اور خوارج نت نیا روپ اختیار کرتے تھے یہاں تک کہ وہ مایوس ہونے کے بعد مغرب کی طرف کوچ کر گیا' جیسا کہ ہم بیان کریں گے' ان شاء اللہ۔

فصل

نواح کی بغاوت اور بنی عبدالواد کے تلمسان میں اور مفراوہ کے شلف میں اور توجین کے المریہ میں بغاوت کرنے کے حالات

جب قیروان میں سلطان پر مصیبت پڑی اور زناتہ کی حکومت منتشر ہوگئی اوران کی سلطنت کی بنیادیں ہل گئیں تو تمام قوم اپنے معاملے کے پختہ کرنے اور اپنی جماعت کے حالات پر غور کرنے کے لئے اکٹھے ہوئی اور وہ سب کے سب سلطان کے باغی کعوب کے پاس آ گئے تھے اوران کے آنے سے اسے مکمل شکست ہوگئی تھی اور وہ حاجب محمد بن تافراکین کے ساتھ تونس چلے گئے تاکہ وہاں سے اپنی اپنی عملداریوں کو چلے جائیں اوران کے شرفاء کی ایک جماعت سلطان کے مددگاروں میں شامل تھیں جس میں عثمان اور اس کے بھائی زعیم' یوسف اور ابراہیم شامل تھے جو بنی عبدالواد کے سلطان عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن یغمراسن بن زیان کے بیٹے تھے جو تلمسان کے فتح کے موقع پر سلطان کی حکومت میں چلا آیا تھا اور اس سے انہیں الجزیرہ میں پڑاؤ کرنے کے لئے اتارا تھا پھر جب طاغیہ نے اپنی حکومت میں اُسے اپنے لئے مخصوص کرلیا تو وہ واپس آ گئے اوراس کے جھنڈے تلے قیروان چلے گئے۔

اوران میں علی بن راشد بن محمد بن مندیل بھی تھا جس کے باپ کے حالات کو ہم بیان کر چکے ہیں اور اس نے سلطان کی حکومت کی فضا میں یتیم ہونے کی حالت میں پرورش پائی اور پیدائش کے وقت سے ہی حکومت کی آسائش نے اس کی کفالت کی یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کچھ جانتا ہی نہ تھا پس بنوعبدالواد تونس میں جمع ہوئے اور انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن کو اپنا امیر مقرر کیا کیونکہ وہ اپنے بھائیوں میں سے بڑا تھا اورانہوں نے قدیم عیدگاہ کے مشرق میں جو شہر کے میدان سے سیجوم پر جھانکتا ہے اس کی بیعت کی اور انہوں نے لمط کے چڑے کی ایک ڈھال اس کے لئے زمین پر رکھی اور اُسے اس پر بٹھایا پھر بیعت کے لئے اس کے ہاتھ کو چومتے ہوئے جھک کر اس پر ازدحام کرنے لگے پھر ان کے بعد مفراوہ نے علی بن راشد کے پاس جا کر اس کی بیعت کر لی اور خوشی کا اظہار کیا۔

بنوعبدالواد اور مفراوہ کا معاہدہ: اور بنوعبدالواد اور مفراوہ نے دوستی' اتحاد اور خونوں کے باطل کرنے پر معاہدہ کرلیا اور مغرب اوسط میں اپنے مضافات میں چلے گئے اور علی بن راشد' شلف کے مضافات میں اپنی قوم کے ہاں ان کی عملداری میں اترا اور وہ اس کے امصار پر متغلب ہوگئے اور اندلس کو فتح کرلیا اور وہاں سے سلطان کے مددگاروں اوراس کی فوج کو نکال دیا اور قاضی کو مازونہ میں صبح کاذب کے وقت قتل کر دیا جو وہاں سلطان کی دعوت کے لئے قیام پزیر تھا پھر اسے بغاوت

کی سوجھی تو اس نے اپنی دعوت دی اور علی بن راشد اور اس کی قوم نے اسے قتل کر دیا اور بنی عبدالواد میں سے عبدالرحمٰن اور اس کی قوم اپنی دارالسلطنت تلمسان میں چلے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ امیر ابو عنان کی واپسی کے بعد عثمان بن جرار نے وہاں بغاوت کر دی ہے اور اپنی دعوت دی ہے تو لوگ اس سے ترشروئی کے ساتھ پیش آئے کیونکہ اس نے ازراہ ظلم اس منصب پر قبضہ کیا تھا جو اس کے باپ کا نہ تھا اور وہ کئی روز تک اس اُمید پر شہر سے چمٹا رہا کہ اس کی قوم اس کے پاس آ جائے گی۔

بنوعبدالواداوران کے سلطان کی چڑھائی: پھر بنوعبدالواداوران کے سلطان نے اس پر چڑھائی کی اور اس کے ساتھ بے جگری سے جنگ کی اور بہت سے مختلف لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا اور شہر کے دروازے شکستہ کر دیے اور سلطان کی طرف چلے گئے اور اسے محل میں داخل کر دیا اور وہ جمادی الاوّل ۷۴۹ھ میں وہاں اترا اور لوگ ایک ایک دو دو کر کے اس کی مجلس کی طرف آئے اور انہوں نے اس کی عام بیعت کی پھر اس نے ابن جرار کو تلاش کیا پھر اس نے اس کی تلاش کی ترغیب دی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ محل کے ایک گوشے میں ہے۔

ابن جرار کی موت: تو وہ اسے زمین دوز قید خانے کی طرف لایا اور اسے اس میں بند کر دیا پھر اس کی طرف پانی چھوڑ دیا تو وہ اس کی پست زمین میں غرق ہو کر فوت ہو گیا اور سلطان ابوسعید عثمان نے اپنے بھائی ابو ثابت زعیم کو اپنی سلطنت میں حصہ دار بنایا اور اسے اپنی حکومت میں شریک کیا اور اسے اپنی سلطنت میں اپنا نائب بنایا اور جنگ مضافات اور صحرا کے معاملہ کو اس کے سپرد کیا اور اس کے رشتہ دار یحییٰ بن داؤد بن مکن کو جو محمد بن یندوکس بن طاع اللہ کی اولاد میں سے تھا' وزیر بنایا اور ان کی حکومت منظم ہو گئی اور انہوں نے اپنے مشائخ کو امیر ابو عنان حاکم مغرب اور سلطان بنی مرین کے پاس بھیجا اور اس سے معاہدہ صلح کیا اور انہوں نے اس پر شرط عائد کی کہ وہ ان کی جانوں کا سلطان سے دفاع کرے۔

دہران پر حملہ: اور انہوں نے اپنے مضافات کی سرحد دہران پر چڑھائی کی اور وہاں پر سلطان کے مددگاروں اور اس کی فوجوں سے جنگ کی اور ان دنوں وہاں کا عامل عبداللہ بن اجانا تھا جو سلطان ابوالحسن کا پروردہ تھا' یہاں تک کہ انہوں نے اس پر غلبہ پالیا اور انہوں نے دہران کے محاصرہ کے کئی ماہ بعد اسے وہاں سے اتار لیا اور الجزائر کے باشندے سلطان کی اطاعت سے وابستہ ہو گئے اور اس کی پناہ لے لی اور اس نے اپنے قائد محمد بن یحییٰ عسکری کو جو اس کے باپ کا پروردہ تھا وہاں کا امیر مقرر کر دیا' اس نے اسے قیروان کی مصیبت کے بعد ان کی طرف بھیجا اور لمدیہ میں علی بن یوسف بن زیان بن محمد بن عبدالقوی اپنی دعوت دینے لگا اور اپنے اسلاف کی سلطنت طلب کرنے لگا۔

اور جبل وانشریس میں ان کی حکومت کا پہاڑ' عمر بن عثمان کی اولاد اور ان کی قوم بنی یتغرین کی ریاست کی وجہ سے اس سے سر نہ ہو سکا اور لمدیہ کے مضافات میں رہنے والے بنی توجین میں سے اولاد عزیز اس کے پاس جمع ہو گئی' پس انہوں نے اس کے معاملہ کو سنبھال لیا اور اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس کے اور عمر بن عثمان بن الشریس کے درمیان جنگ ہوتی رہتی تھی جس میں پانسہ پلٹتا رہتا تھا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور بنی توجین کی حکومت خالصۃً عمر بن عثمان کے بیٹوں کے لئے ہو گئی اور وہ سلطان کی اطاعت اور اس کی دعوت سے وابستہ تھے اور اس دوران میں وہ تونس میں مقیم تھا یہاں تک کہ اس نے

سفر کا پختہ ارادہ کرلیا اور الجزائر میں اُترا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

بجایہ اور قسنطینہ کے امرا موحدین کو مغربی سرحدوں کے واپس ملنے کے حالات

جب امیر ابوعنان نے اپنے باپ کی حکومت پر قبضہ کرلیا اور تلمسان میں اس کی بیعت ہوئی اور وہ حاکم بجایہ امیر ابو عبداللہ محمد بن امیر ابی زکریا کا اس وقت سے دوست تھا جب سے سلطان نے اسے بجایہ سے اپنا حکم دے کر اس کی طرف بھیجا تھا اور اسے تلمسان میں اتارا تھا پس سابقت نے اسے آواز دی اور اس نے امارت میں اسے ترجیح دی اور اس نے اسے اس کے مقام امارت بجایہ میں امیر مقرر کردیا اور اسے اس کے پسندیدہ ہتھیاروں اور اموال سے مدد دی اور اسے بجایہ بھیج دیا تا کہ وہ تونس میں سلطان کی راہ میں رکاوٹ بنے اور اس امیر نے اسے گارنٹی دی کہ وہ اسے اس کی طرف آنے سے روکے گا اور اس کے راستوں کو بند کردے گا اور ابوعنان نے اپنے دہران کے بحری بیڑوں کو اشارہ کیا تو امیران پر سوار ہو کر تدلس آیا اور اس میں داخل ہوگیا اور بجایہ کے نواح کے ضہاجی باشندے اس کے چچا امیر ابوالعباس کو چھوڑ کر اس کے پاس آ گئے اور اس کے قدیم احسان اور اس کے باپ کی گزشتہ امارت کی وجہ سے اس کے معاملے کے ذمہ دار بن گئے اور جب امیر ابوعنان مغرب کی طرف گیا تو اس کے مددگاروں میں امیر ابوزید عبدالرحمٰن بن امیر ابوعبداللہ حاکم قسنطینہ بھی گیا اور اس کے بھائی بھی اس کے ساتھ تھے پس ان دنوں اس نے اسے جلاوطن کرنے کے لئے مختص کرلیا اور انہیں اپنے ساتھ ملا لیا اور جب امیر ابو عنان نے اپنے بھتیجے منصور بن ابو مالک پر جدید شہر میں غلبہ پالیا اور مغرب پر قابض ہوگیا تو اس نے سوچا کہ وہ ملوک موحدین کو ان کے علاقوں کی طرف بھیج دے اور اپنے باپ کے سینے میں ان کے مقام کو داخل کرے پس اس نے امیر ابوزید اور اس کے بھائیوں کو بھیجا اور ان میں سلطان ابوالعباس بھی شامل تھا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دراڑ کو درست کیا اور یہ پراگندگی کو منظم کیا تھا پس وہ ان کی حکومت کے وطن اور امارت کے مقام میں پہنچے اور ان کا غلام نبیل جو ان کے باپ کا ساتھی تھا بجایہ آیا اور اس کے محاصرہ میں امیر ابوعبداللہ کے پاس چلا گیا پھر قسنطینہ آیا جہاں سلطان کے غلاموں میں سے ایک غلام امیر ابوالعباس فضل متغلب تھا' پس جب اس نے اس کی جہات پر جھانکا اور اس کے باشندوں نے اس کے مقام کو سمجھا تو ان میں محبت کے جذبات بھڑک اٹھے اور سب نے حکومت کا ذکر کیا اور اپنے والی پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔

نبیل کا قسنطینہ سے باہر اترنا: اور نبیل قسنطینہ سے باہر اترا پس عوام اس کی امارت کے اور اس کے موالی کی دعوت کی ذمہ داری کے حریص بن گئے اور ان کے نوکروں نے ان کے چچا کے مددگاروں پر حملہ کردیا اور انہیں نکال باہر کیا اور قائد نبیل قسنطینہ اور اس کے نواح پر قابض ہوگیا اور اس نے پہلے کی طرح امیر ابوزید اور اس کے بھائیوں کی دعوت کو قائم کیا اور وہ

مغرب سے ان کی امارت کے مراکز کی طرف آئے جہاں ان کی دعوت قائم تھی اور ان کے جھنڈے اس کی اطراف میں لہرا رہے تھے پس وہ وہاں اس طرح اترے جیسے شیر اپنی کچھاروں میں اور ستارے اپنے آفاق میں اترتے ہیں اور امیر ابوعبداللہ محمد اپنے دوستوں اور مددگاروں کے ساتھ بجایہ شہر کے محاصرہ کے لئے تیار ہوا اور اس نے اپنے چچا کو شہر میں روک دیا اور کئی روز تک اس کی ناکہ بندی کیے رکھی پھر وہاں سے چلا گیا پھر اس کے محاصرہ کی جگہ پر واپس آ گیا اور شہر میں سے اس کے ایک مددگار نے اس سے سازش کی اور اس نے مختلف لوگوں میں مال ان کے پاس بھیج دیا تو انہوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ رمضان ۷۴۹ھ کی ایک رات کو آبادگاؤں کے دروازے کھول دیں گے اور وہ شہر میں داخل ہو گیا اور اس کے ڈھولوں کی آواز سے فضا بھر گئی اور لوگ اپنی آرام گاہوں سے گھبرا کر اٹھے اور امیر اور اس کی قوم شہر میں داخل ہو گئی اور امیر فضل پہاڑ کی گھاٹیوں اور اس کے ان پرگنہ جات کی طرف برہنہ پا پیدل بھاگ گیا جو قصبہ میں جھانکتے ہیں اور وہاں روپوش ہو گیا یہاں تک کہ چاشت کے وقت اس کا پتہ چلا گیا اور اسے اس کے بھتیجے کے پاس لایا گیا تو اس نے اس پر مہربانی کی اور اسے اس کے مقام امارت بونہ تک کشتی پر سوار کرایا اور بجایہ کی حکومت خالصۃً اس امیر ابوعبداللہ کے لئے ہو گئی اور وہاں اپنے آباء کے تخت پر بیٹھا اور انہوں نے امیر ابوعنان کو فتح تجدید دوستی' موالات اور اس کے باپ کی جہات کی مدافعت کے لئے کام کرنے کے بارے میں لکھا۔

فصل

الناصر بن سلطان اور اس کے دوست عریف بن یحییٰ کے تونس سے مغرب اوسط پر حملہ کرنے کے حالات

جب سلطان کو مغرب کی اطراف کے بغاوت کرنے اور اس کی قوم کے شرفاء اور دوسرے لوگوں کے اس کے مضافات پر متغلب ہونے کی اطلاع ملی اور امیر زادہ وہ یعقوب بن علی اپنے بچوں' عمال اور وفد کے ساتھ اس کے پاس پہنچا تو اس نے تلافی امر کے لئے اپنے بیٹے الناصر کو مغرب اوسط کی طرف اپنی حکومت کے واپس لینے اور ان کے مضافات سے خوارج کے آثار کو مٹانے کے لئے بھیجنے کے بارے میں غور وفکر کیا' پس وہ یعقوب بن علی کے ساتھ اٹھا اور اس نے اپنے دوست عریف بن یحییٰ امیر زغبہ کو بھی ساتھ لیا تاکہ مغرب پر غالب آنے کے لئے اس سے مدد مانگے اور اس نے اس کے آگے ایک ہراول دستہ بھیجا اور الناصر' بسکرہ کی طرف گیا اور ان کے عرب اور زناتہ اور اہل وانشریس کے بنی توجین مددگار اس کے پاس جمع ہو گئے اور تلمسان سے زعیم ابوثابت اپنی قوم بنی عبدالواد وغیرہ کے ساتھ مزاحمت کے لئے ان کی طرف گیا۔

وادی ورک میں جنگ: اور وادی ورک میں دونوں فوجوں نے جنگ کی اور الناصر کی فوج تتر بتر ہوگئی اور گھبرا گئی اور وہ الٹے پاؤں بسکرہ کی طرف گیا اور امیر ابوعنان سے ملا اور اس نے اسے شاندار مقام دیا اور الناصر بسکرہ کی طرف لوٹ آیا اور اپنے مددگاروں اولاد مہلہل کے ساتھ اولاد ابواللیل اور ان کے سلطان مولیٰ فضل کو تونس سے روکنے کے لئے گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور انہیں بھی اس کے متعلق معلوم ہوگیا تو اس نے ان پر حملہ کر دیا اور یہ اس کے آگے بھاگ اٹھے یہاں تک کہ الناصر دوبارہ بسکرہ آیا اور اسے اپنا ٹھکانہ بنالیا یہاں تک کہ اپنے باپ کی وفات کے وقت اس کے پاس تونس چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان ابوالحسن کے مغرب کی طرف جانے اور مولیٰ فضل کے تونس پر متغلب ہونے اور اس کی طرف دعوت دینے والے واقعات کے حالات

جب مولیٰ فضل بن مولانا سلطان ابویحییٰ نے بجایہ کی مصیبت سے نجات پائی اور اس کے بھتیجے نے اس پر احسان کیا تو وہ اپنے مقام امارت بونہ میں چلا گیا جہاں اس سے اولاد ابواللیل کے مشائخ ملے جنہیں بنوحمزہ بن عمر نے اس کے پاس بھیجا تھا کہ وہ اسے افریقہ کی حکومت کے لئے برانگیختہ کریں اور اسے اس میں رغبت دلائیں تو اس نے ان کے داعی کی بات کو قبول کیا اور وہ ۷۴۹ھ کی عیدالفطر کی عبادات کی ادائیگی کے بعد تیزی سے ان کی طرف گیا اور ان کے خیموں میں اترا اور انہوں نے اپنے گھوڑوں اور سواریوں کو افریقہ کے مضافات میں دوڑایا اور تونس کی طرف گئے اور اس سے جنگ کی اور کئی روز تک اس کی ناکہ بندی کئے رکھی پھر اولاد مہلہل میں سے سلطان کے مددگاروں اور اس کے بیٹے الناصر نے مغرب اوسط سے پابجولاں واپس ہونے پر ان کو تونس سے روکنے کی ذمہ داری لے لی پس انہوں نے انہیں بھگا دیا پھر اس کے محاصرہ کی جگہ پر واپس آ گئے پھر وہاں سے چلے گئے اور خالد بن حمزہ اولاد مہلہل اور اس کی قوم کے ساتھ سلطان ابوالحسن کے مددگاروں کی طرف آ گیا پس وہ طاقتور ہو گئے اور عمر بن حمزہ اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے مشرق کی طرف گیا اور اس کا بھائی ابواللیل مولیٰ فضل کے ساتھ صحرا کی طرف بھاگ گیا یہاں تک کہ الجرید کے باشندے اس کی اطاعت میں شامل ہو گئے جس کا تذکرہ

ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

سلطان کی تونس کو روانگی: اور جب سلطان قیروان سے تونس گیا تو احمد بن مکی' مبارک باد دیتے ہوئے اور سرحد اور اطراف کی بغاوت اور رعیت کے فساد سے جو اُسے واسطہ پڑا تھا اور تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے اور ان کی اطاعت کو باقی رکھنے کے لئے جب اہل قطر سے اس کی حکومت جاتی رہی تو سلطان نے اس کے معاملے کا جو تدارک کیا اس کے بارے میں مذاکرات کرتا ہوا اس کے پاس آیا تو اس نے اُسے قابس' جربہ اور الحامہ کا امیر بنا دیا اور اس کے گرد و نواح کا علاقہ عبدالواحد بن سلطان زکریا بن احمد اللمیانی کو دے دیا اور اسے احمد بن مکی کے ساتھ اس کی عملداری میں بھیجا تو وہ اپنی آمد کے چند روز بعد طاعون جارف سے جربہ میں فوت ہو گیا اور اس نے شیخ الموحدین ابوالقاسم بن عتو کو جسے اس نے اس کے مدِ مقابل محمد بن تافراکین کے فرار کے بعد اپنا مخلص دوست بنا لیا تھا' باوجودیکہ اس کے دل میں کینہ پوشیدہ تھا توزر نفطہ اور بقیہ بلادِ الجرید کا امیر مقرر کر دیا پس وہ توزر آترا اور اہل الجرید کو دوستی اور محبت پر متفق کیا۔

مولیٰ فضل کی تونس سے جنگ: اور جب مولیٰ ابوالعباس فضل نے تونس سے دوبار جنگ کی اور اولاد مہلہل کو بھگایا اور تونس کو فتح نہ کر سکا تو وہ ۷۴۵ھ میں جرید کی طرف حکومت کے بارے میں حیلہ کرتے ہوئے گیا اور ابوالقاسم بن عتو سے گفتگو کی جس میں اُسے اس کا عہد اور اس کے اسلاف کا عہد اور حقوق یاد کروائے تو اس نے اس دور کو یاد کیا اور اس پر رقت طاری ہو گئی اور سلطان سے اسے جو عقوبت پہنچی تھی اس پر غور کیا تو اس کا پوشیدہ کینہ بھڑک اٹھا پس وہ منحرف ہو گیا اور اس نے لوگوں کو' مولی فضل بن مولانا سلطان ابو یحییٰ کی اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ کیا تو انہوں نے اس بات کے قبول کرنے میں جلدی کی اور توزر' قفصہ' نفطہ اور الحامہ کے لوگوں نے اس کی بیعت کر لی پھر اس نے ابن مکین کو اس کی اطاعت کی طرف دعوت دی تو اس نے اس کی اطاعت کر لی اور قابس اور جربہ کے باشندوں نے بھی اسی طرح اس کی بیعت کر لی اور سلطان کو' مولیٰ فضل کے امصار افریقہ پر قابض ہونے کی اطلاع ملی اور یہ کہ وہ تونس پر حملہ کرنے والا ہے تو وہ فکر مند ہو گیا اور اسے اپنی حکومت کے متعلق خوف پیدا ہو گیا اور اس کے راز دار اسے وسوسہ ڈالتے تھے کہ وہ مغرب کی طرف کوچ کر جائے کیونکہ اس کی حکومت کی واپسی سے ان کی آسائش واپس آ جائے گی تو اس نے ان کی بات مان لی۔

سلطان کی تونس سے روانگی: اور اس نے بحری بیڑوں کو خوراک سے بھرا اور مسافروں کی کمزوریوں کو دور کیا اور جب وہ ۷۵۰ھ کی عید الفطر کی عبادات ادا کر چکا تو وہ موسم سرما کی شدت میں سمندر پر سوار ہو گیا اور اپنے بیٹے ابوالفضل کو اس اعتماد پر تونس کا امیر مقرر کیا کہ اس کے اور اولاد حمزہ کے درمیان رشتہ داری کا تعلق پایا جاتا ہے اور وہ اس کے مقام کی وجہ سے اسے عوام کی اذیت اور بغاوت سے بچائیں گے اور وہ تونس کی بندرگاہ سے چلا اور پانچ کو بجایہ کی بندرگاہ میں داخل ہوا اور انہیں پانی کی ضرورت محسوس ہوئی تو حاکمِ بجایہ نے انہیں آنے سے روکا اور اس نے اپنے بقیہ سواحل کو بھی انہیں روکنے کا اشارہ کیا' پس وہ ساحل کی طرف بڑھے اور جنہوں نے ان کو پانی سے روکا ان سے جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے ان کو مغلوب کر لیا اور پانی پیا اور چلے گئے اس رات ہوا انہیں تیزی سے لے گئی اور ہر جگہ سے ان کے پاس موجیں آئیں اور نیاموں کے ٹوٹ جانے کے بعد سمندر نے انہیں ساحل پر پھینک دیا اور اس کے بہت سے دوست اور عوام الناس غرق ہو گئے

اور موج نے سلطان کو اس کے بعض برہنہ نوکروں کے ساتھ بلادِ زواودہ کے ساحل کے قریب الجزیرہ میں پھینک دیا پس وہ رات وہاں ٹھہرے اور صبح کو ان بحری بیڑوں کو جو اس آندھی سے بچ گئے تھے' ان پر حملہ کر دیا اور جب انہوں نے اسے دیکھا تو اس کے قریب ہوئے اور پہاڑوں پر سے بربریوں نے اس پر آوازے کسے اور یک دم اس کے پاس آئے اور قبل اس کے کہ بربری اس کے پاس پہنچیں اس کے خفی مددگاروں نے اسے اٹھالیا اور اسے الجزائر کی طرف لے گئے پس وہ وہاں اترا اور اس کے شگاف کو درست کیا اور بحری بیڑوں کی جماعت اور اس کے دوستوں میں جو اس کے پاس آیا اس نے انہیں خلعت دیے۔

الناصر کا بسکرہ سے اس کے پاس جانا: اور اس کا بیٹا الناصر' بسکرہ سے اس کے پاس گیا اور اسے بلاد الجرید میں یہ اطلاع ملی کہ مولیٰ فضل تونس سے کوچ کر گیا پس وہ تیزی سے تونس گیا اور وہاں اپنے بیٹے اور اپنے باقی ماندہ دوستوں کے ہاں اترا' پس انہوں نے اس پر غلبہ پالیا اور اہل شہر نے ان سے رابطہ کیا اور انہوں نے منیٰ کے روز قصبہ کو گھیر لیا اور انہوں نے قصبہ کے امیر ابن السلطان ابوالفضل کو امان پر اتار لیا تو وہ ابواللیل بن حمزہ کے گھر کی طرف گیا اور اس نے اس کے مامن تک پہنچانے کے لئے اس کے ساتھ آدمی بھیجے پس وہ اپنے باپ کے پاس الجزائر چلا گیا اور بنی عبدالقوی میں سے علی بن یوسف نے جس نے لمدیہ میں بغاوت کی ہوئی تھی سلطان کے پاس جانے میں جلدی کی اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور اس کی خاطر امارت چھوڑ دی اور اس نے خیال کیا کہ یہ تو صرف اس کی دعوت کا قائم کرنے والا ہے تو اس نے اس کی بات قبول کر لی اور اُسے اس کی عملداری پر قائم رکھا اور اس کے سویدی' حرثی اور حصینی عرب دوست اور ان کے ہوا خواہ جو اس کے مطیع دوست وترمار بن عریف کے پاس جمع ہو گئے تھے اس کے پاس گئے اور اسی طرح امیر مفراوہ علی بن راشد بھی اس کے پاس گیا اور اسے بنی عبدالواد نے بھیجا اور اس پر شرط عائد کی کہ جب اس کا کام مکمل ہو جائے تو وہ اپنے وطن اور عملداری پر قائم رہے تو اس نے عہد شکنی کے خوف سے اس شرط کے قبول کرنے سے انکار کیا اور بنی عبدالواد کی مدد کے لئے گیا اور حاکم تلمسان ابوسعید عثمان نے امیر ابوعنان کو کمک کا پیغام بھیجا تو اس نے بنی مرین کی فوج اس کی طرف بھیج دی اور اس پر یحییٰ بن رحو بن تاشفین بن معطی کو جو تیربیعن سے تھا' سالار مقرر کیا اور زعیم ابوثابت بنی مرین اور مفراوہ کی فوج کے ساتھ سلطان ابوالحسن سے جنگ کرنے کے لئے گیا اور سلطان الجزائر سے نکلا اور اس نے متیجہ میں پڑاؤ کیا اور وترمار نے بقیہ عربوں کو ان کے خیموں میں اکٹھا کیا اور وہ وہاں ان سے ملا اور وہ سلف کی طرف کوچ کر گئے اور جب شدیونہ میں دونوں فوجوں کی جنگ ہوئی تو مفراوہ نے بے جگری سے حملہ کیا اور اس کے بیٹے الناصر نے پامردی دکھائی اور جولانی میں اسے نیزہ لگا اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلطان کے میدانِ کارزار میں کھلبلی مچ گئی اور اس کا پڑاؤ اور خیمے لوٹ لئے گئے اور وہ اپنے خیام کے لٹ جانے کے بعد اپنے دوست وترمار بن عریف اور اس کی قوم کے ساتھ بھاگ گیا پس وہ جبل وانشریس کی طرف چلے گئے پھر جبل راشد میں گئے اور لوگ ان کے تعاقب سے لوٹ آئے اور الجزائر کی طرف پلٹ گئے اور اس پر متغلب ہو گئے اور وہاں جو سلطان کے دوست تھے انہوں نے ان کو وہاں سے نکال دیا اور مغرب اوسط سے اس کی دعوت کے جملہ آثار کو مٹا دیا۔ والامر بید اللہ یوتیہ من یشاء۔

فصل

سجلماسہ پر سلطان کے غلبہ پانے پھر وہاں سے اپنے بیٹے کے آگے مراکش کی طرف بھاگنے اور اس پر قبضہ کرنے اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

جب شد بونہ سے سلطان کی فوج تتر بتر ہوگئی اور اس کی فوجوں میں کمی ہوگئی اور اس کا بیٹا الناصر فوت ہوگیا تو وہ اپنے دوست وترمار کے ساتھ صحرا کی طرف نکل گیا اور اپنی قوم سوید کے خیموں اور جبل وانشریس کے سامنے ان کے اوطان میں چلا گیا اور اس نے اپنی قوم کے موطن اور اپنے دارالخلافے مغرب کی طرف جانے کا ارادہ کیا اور اس کے ساتھ اس کا دوست وترمار بھی اپنی قوم کے مسافروں کے ساتھ کوچ کر گیا اور وہ جبل راشد کی طرف گئے پھر انہوں نے دور دراز کے راستے اختیار کئے اور جنگلات کو طے کر کے صحرا میں سجلماسہ آئے اور جب انہوں نے سجلماسہ پر جھانکا اور اس کے باشندوں نے سلطان کو دیکھا تو وہ پروانوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے اور دوشیزائیں اپنے پردوں کے پیچھے سے اس کی طرف میلان کرتی ہوئیں اور اس کی حکومت کو ترجیح دیتی ہوئیں اس کے پاس آ گئیں اور سجلماسہ کا عامل اپنی نجات گاہ کی طرف بھاگ گیا اور جب امیر ابوعنان کو سجلماسہ جانے کی اطلاع ملی تو وہ اپنی فوج کے ساتھ اس کی کمزوریوں کے دور کرنے اور انہیں بے شمار عطیات دینے کے بعد اس کی طرف کوچ کر گیا اور بنی مرین کو سلطان سے اعراض تھا اور وہ جنگوں میں ان کے امداد ترک کرنے اور شدائد میں فرار اختیار کرنے گناہ کے باعث ان کے شر سے ڈرتا تھا اور جب وہ سفروں میں ان کے ساتھ دور جا رہا تھا اور ان کے ساتھ ہلاکتوں کی تکالیف برداشت کر رہا تھا تو اس وجہ سے وہ اس کی مخالفت پر متفق تھے اور جھگڑے میں اس کے بیٹے کی خیر خواہی میں مخلص تھے' جونہی سلطان وہاں ٹھہرا اسے اطلاع ملی کہ وہ بے شمار فوجوں کے ساتھ اس کے پاس پہنچ رہے ہیں اور اس کے دفاع کے لئے تیزی سے آ رہے ہیں اور اسے اپنی حالت سے معلوم ہوگیا کہ وہ ان کے دفاع کی طاقت نہیں رکھتا اور اس کا دوست وترمار بھی اپنی قوم سوید کے ساتھ اسے چھوڑ کر بھاگ گیا اور اس کے حالات میں سے یہ ہے کہ عریف بن یحیٰ امیر ابوعنان کے پاس آیا اور اس نے اُسے ان کے شرف و دوستی کی وجہ سے قابل عزت مقام دیا یہاں تک کہ اسے اطلاع ملی کہ وترمار سلطان کا خیر خواہ اور اس کا مددگار ہے اور اپنے چراگاہوں کے متلاشی سمیت جس سے وہ کسی وجہ سے

ناراض تھا اس کے ساتھ مغرب کو جا رہا ہے اور اس نے اُسے قسم دی کہ اگر تو نے سلطان کو نہ چھوڑا تو میں تجھ پر اور تیرے دسیوں بیٹوں پر حملہ کروں گا اور وہ امیر ابوعنان کے مددگاروں میں اس کے ساتھ تھا اور اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ اُسے یہ بات لکھ دے تو وترمار نے اپنے باپ کی رضامندی کو ترجیح دی اور اُسے معلوم ہو گیا کہ وہ مغرب کے وطن میں سلطان کو کم ہی کفایت کرے گا پس وہ اسے چھوڑ گیا اور بسکرہ میں اپنا سفر ختم کر دیا اور وہ امیر ابوعنان کے پاس جانے تک وہیں رہا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور جب سلطان نے سجلماسہ کو چھوڑ دیا تو امیر ابوعنان اس میں داخل ہو گیا اور اس نے اس کے اطراف کو استوار کیا اور اس کے شگافوں کو بند کیا اور بنی دنکاسن کے سردار یحیاتن بن عمر بن عبدالمومن کو اس کا امیر مقرر کیا اور اُسے اطلاع ملی کہ سلطان مراکش جانے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس نے وہاں جانے کا عزم کر لیا اور اس کی قوم کے پاس پلٹ آئی تو وہ انہیں لے کر فاس واپس آ گیا یہاں تک کہ سلطان کے ساتھ ان کے وہ واقعات ہوئے جن کو ہم بیان کریں گے۔

فصل

مراکش پر سلطان کے غالب آنے پر امیر ابوعنان کے آگے شکست کھانے اور جبل ہنتاتہ میں وفات پانے کے حالات

جب سلطان ۷۵۱ھ میں امیر ابوعنان اور بنی مرین کی فوج کے آگے سجلماسہ سے بھاگا تو اس نے مراکش کا قصد کیا اور جبال مصامدہ کی وحشت ناک جگہوں کو عبور کرتا ہوا اس کی طرف گیا اور جب اس کے قریب گیا تو ہر طرف سے اہل جہات نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور وہ ہر بلندی سے دوڑے اور مراکش کا گورنر امیر ابوعنان سے ملا اور ٹیکس آفیسر ابومحمد بن ابی مدین' ٹیکس کے جمع شدہ مال کے ساتھ سلطان کے پاس آ گیا تو اس نے اُسے منتخب کر لیا اور اُسے کاتب بنا لیا اور اسے اپنی علامت سپرد کر دی اور اس نے اموال کو جمع کیا اور عطیات تقسیم کئے اور جشم کے عرب قبائل اور بقیہ مصامدہ اس کی اطاعت میں شامل ہو گئے اور مراکش میں اسے وہ حکومت ملی جس کے ساتھ اس نے اس کی سلطنت پر قابض ہونے کی آرزو کی نیز یہ کہ فارط اپنی حکومت کو چھیننے والے کے ہاتھ سے واپس لے اور امیر ابوعنان جب فاس کی طرف واپس آیا تو اس نے اس کے میدان میں پڑاؤ کیا اور عطیات دینے اور کمزوریوں کے دور کرنے میں لگ گیا اور اس نے ٹیکس کے کاتب یحییٰ بن حمزہ بن شعیب بن محمد بن ابی مدین کو گرفتار کر لیا اور اس پر الزام لگایا کہ وہ اس کے سجلماسہ سے مراکش جانے کی وجہ سے اس پر حملہ کرنے کے لئے بنی مرین کی مدد کر رہا ہے اور اس کا چچا ابوالمجد' ٹیکس کے جو اموال لے کر سلطان کے پاس گیا تھا اس کی وجہ سے اس کا غصہ بھڑک اٹھا اور اس کے کاتب اور مخلص دوست ابوعبداللہ محمد بن ابی محمد بن عمر نے اس کے متعلق چغلی کر

کے اُسے وسوسہ ڈال دیا کیونکہ ان دونوں کے درمیان حسد پایا جاتا تھا پس اس نے اُسے گرفتار کرلیا اور اُسے مبتلائے آلام کیا پھر اس کی زبان قطع کردی اور وہ اس آزمائش میں ہلاک ہو گیا اور امیر ابوعنان اور بنی مرین کی فوجیں مراکش کی طرف کوچ کر گئیں۔

امیر ابوعنان اور سلطان کی جنگ: اور سلطان ان کے مقابلہ و مزاحمت کے لئے باہر نکلا اور دونوں فریق وادی الربیع میں پہنچ گئے اور ہر ایک اپنے ساتھی کے وادی سے گزرنے کا انتظار کرنے لگا پھر سلطان ابوالحسن نے اسے پار کیا اور سب تیاری میں لگ گئے اور آخر صفر ۷۵۱ھ میں تامرغوست کے مقام پر فریقین کی جنگ ہوئی اور سلطان کے میدان میں کھلبلی مچ گئی اور اس کی فوج شکست کھا گئی اور بنی مرین کے بہادر اسے آملے اور ہیبت اور حیا کی وجہ سے اسے چھوڑ کر واپس ہو گئے اور اس کے فرار کے وقت اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی تو وہ زمین میں گر پڑا اور شہسوار اس کے اردگرد چکر لگا رہے تھے اور ابودینار سلیمان بن علی بن احمد امیر زواودہ اور اس کا بھائی یعقوب کے نائب نے انہیں روکا اور اس نے سلطان کے ساتھ الجزائر سے ہجرت کی تھی اور اس وقت تک اس کے مددگاروں میں شامل تھا پس اس نے اس کا دفاع کیا یہاں تک کہ وہ اس کا مددگار بن کر اس کے پیچھے چلا اور اس نے اس کے حاجب علال بن محمد کو گرفتار کرلیا اور وہ امیر ابوعنان کے ہاتھ میں آ گیا جسے اس نے قید خانے میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد اس پر احسان کیا۔

سلطان کی جبل ہنتاتہ کی طرف روانگی: اور سلطان جبل ہنتاتہ کی طرف روانہ ہو گیا اور اس کے ساتھ ان کا سردار عبدالعزیز بن محمد بن علی بھی تھا پس وہ اس کے ہاں اترا اور اس نے اُسے پناہ دی اور اس کی قوم ہنتاتہ کے سردار اور معاہدہ کے جو لوگ ان کے ساتھ شامل تھے وہ اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس کے دفاع کے بارے میں مشورہ اور معاہدہ کیا اور اس کی موت پر بیعت کی اور ابوعنان بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا اور مراکش میں اترا اور اس نے اپنی فوجوں کو جبل ہنتاتہ پر اتارا اور اس کے محاصرہ کے لئے اور اس سے جنگ کرنے کے لئے میگزین مرتب کئے اور اس کا قیام لمبا ہو گیا اور سلطان نے اپنے بیٹے سے رحم کی اپیل کی اور اپنے حاجب محمد بن ابی عمر کو بھیجا تو وہ اس کے پاس گیا اور اس نے امیر ابوعنان کی طرف سے اچھی طرح معذرت کی اور اس سے اس کے ساتھ رضامند ہونے کا مطالبہ کیا تو وہ اس سے راضی ہو گیا اور اس نے اس کو ولی عہدی کا پروانہ لکھ دیا اور اُسے اشارہ کیا کہ وہ اُسے مال اور چادریں بھیجے' پس اس نے حاجب بن ابی عمر کو بھیجا کہ وہ ان چیزوں کو اپنے ملک کے دارالخلافے کے خزانے سے نکالے اس دوران میں سلطان بیمار ہو گیا اور اس کے مددگاروں اور خواص نے اس کا علاج کیا اور اس نے خون نکلوانے کے لئے فصد کروائی پھر اس نے اپنی فصد سے طہارت کے لئے پانی استعمال کیا تو اُسے ورم ہو گیا اور وہ چند راتوں بعد ۲۳ ربیع الثانی ۷۵۲ھ کو فوت ہو گیا اور اس کے دوستوں نے اس کے بیٹے کو اطلاع دی جو مراکش کے میدان میں اپنے پڑاؤ میں تھا اور اسے چارپائی پر ڈال کر اس کے پاس بھیج دیا پس وہ اسے برہنہ سر برہنہ پا ہو کر ملا اور اس کی چارپائی کو بوسہ دیا اور رویا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اس کے دوستوں اور خواص سے راضی ہو گیا اور اپنی حکومت میں ان کا پسندیدہ مقام انہیں دیا اور اپنے باپ کو مراکش میں دفن کر دیا یہاں تک کہ اسے شالہ میں اپنے اسلاف کے مقبرہ میں لے گیا جو فاس کے راستے میں ہے اور اس نے ابودینار بن علی بن احمد کا شاندار استقبال کیا اور اسے کشادہ جگہ پر اتارا اور اسے اعلیٰ انعام دیا اور اُسے خلعت اور سواریاں دیں اور فاس سے اپنی قوم کی طرف واپس آیا اور انہیں تلمسان میں

سلطان ابوعنان سے ملاقات کرنے پر آمادہ کرنے لگا کیونکہ اس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کی طرف آنے کا قصد کیا تھا اور اس نے امیر ابوبختانہ عبدالعزیز بن محمد کا لحاظ کیا جس نے سلطان کو پناہ دی اور اس کی حفاظت میں موت کو قبول کیا تھا پس اس نے اسے اس کی قوم پر امیر مقرر کر دیا اور اپنی حکومت اور مجلس میں اعلیٰ مقام دیا اور اس کی بہت تکریم کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل

سلطان ابوعنان کے تلمسان کی طرف جانے اور انکاد میں بنی عبدالواد پر حملہ کرنے اور ان کے سلطان سعید کے وفات پانے کے حالات

جب سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا اور محاصرہ کا کام ختم ہو گیا تو سلطان ابوعنان فاس کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے اپنے باپ کے اعضاء کو لے جا کر شالہ میں اپنے مقبرہ میں اپنے اسلاف کے ساتھ دفن کر دیا اور جلدی سے فاس کی طرف آیا اور وہ بااختیار امیر تھا اور حکومت جھگڑا کرنے والے سے خالی تھی پس وہ فاس میں اترا اور اس نے بنی عبدالواد کے ہاتھوں سے اس ملک کو واپس لینے کے لئے بنی عبدالواد سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا جسے چھڑانے کے لئے وہ میلان رکھتے تھے اور جب ۷۵۳ھ کی فتح ہوئی تو اس نے عطیات دینے کا اعلان کیا اور کمزوریوں کو دور کیا اور جدید شہر کے میدان میں پڑاؤ کر لیا اور فوجوں پر سوار ہوا اور تلمسان جانے کے ارادے سے کوچ کر گیا اور ابوسعید اور اس کے بھائی کو خبر ملی تو انہوں نے اپنی قوم اور اپنے مددگاروں اور زناتہ اور عربوں کے گروہوں کو جمع کیا اور اس سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر گئے اور سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ وادی ملویہ میں اترا اور کئی روز تک فوجوں اور عربوں کو روکنے کے لئے ٹھہرا رہا پھر تیاری کے ساتھ کوچ کر گیا یہاں تک کہ انکاد کے میدان میں اترا اور دونوں فوجیں ایک دوسرے کے سامنے آ گئیں اور چھاؤنی میں جو لوگ سب سے آگے تھے وہ بھاگ گئے اور عربوں کے پاس چلے گئے اور سلطان پوری تیاری کے ساتھ بحر قتال میں کود پڑا اور جنگ سے فضا تاریک ہو گئی اور جب وہ اس کی سختی سے نکل کر ان کی طرف آیا اور ان کی صفوں میں جا گھسا تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور ہاتھ بلند کر دیے اور بنومرین نے ان کا تعاقب کیا اور ان کے پڑاؤ پر قابض ہو گئے اور اسے لوٹ لیا اور قتل و قید سے ان کی بیخ کنی کر دی اور انہیں قیدی بنا کر ہتھکڑیاں ڈال دیں اور رات نے انہیں آ لیا اور وہ ان کے تعاقب میں بھاگے جا رہے تھے اور اس نے ان کے سلطان ابوسعید کو گرفتار کر لیا پس اسے سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے اس کے قید کرنے کا حکم دے دیا اور دوسرے دن بنی مرین کے ہاتھوں کو معقلی عربوں کے خیموں پر کھول دیا پس انہوں نے انہیں لوٹ لیا اور ان کے اموال کو اس

بدلے میں لوٹ لیا کہ انہوں نے اس میدان کی وسعت میں محلہ میں لوٹنے کا لالچ کیا تھا' پھر وہ تیاری کر کے تلمسان چلا گیا اور اسی سال کے ربیع الاوّل میں وہاں اترا اور اس کی حکومت میں اس کا قدم استوار ہو گیا اور اس نے ابوسعید کو بلا کر زجر و توبیخ کی اور حسرت پیدا کرنے کے لئے اسے اس کے مضافات دکھائے اور اس نے فقہاء اور ارباب فتویٰ کو بلایا تو انہوں نے اس سے جنگ کرنے اور اُسے قتل کرنے کا فتویٰ دیا پس اس نے اس کے بارے میں حکم الٰہی کو نافذ کیا اور اُسے اس کے قید خانے میں قید سے نویں دن قتل کر دیا گیا اور اسے دوسروں کے لئے عبرت بنا دیا اور اس کا بھائی زعیم ابوثابت مشرق کی جانب چلا گیا اور اس کے حالات کو ہم بیان کریں گے۔ ان شاءاللہ۔

فصل

ابوثابت کے حال اور وادی شلف میں بنی مرین کے اس پر حملہ کرنے اور بجایہ میں موحدین کے اس کو گرفتار کرنے کے حالات

جب سلطان نے انکاد میں بنی عبدالواد پر حملہ کیا اور ان کے سلطان ابوسعید کو گرفتار کیا تو اس کا بھائی ابوثابت ایک جماعت کے ساتھ بچ گیا اور تلمسان سے گزرا تو اس نے ان کی مستورات اور باقی ماندہ سامان کو اٹھا لیا اور مشرق کی طرف بھاگ گیا اور بلاد مغراوہ میں شلف مقام پر اترا اور وہیں پڑاؤ کر لیا اور زناتہ کے اوباش لوگ اس کے پاس آئے اور اس کے دل میں جنگ کرنے کا خیال آیا اور اس نے صبر و ثبات وعدہ کیا اور سلطان نے اپنے وزیر فارس بن میمون بن دودرار کو بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ بھیجا پس وہ جلدی سے ان کے پاس گیا اور تلمسان سے اس کے پیچھے کوچ کر گیا اور جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے تو دونوں نے بڑی بے جگری سے جنگ کی اور قراع سے دریا میں گھس گئے۔

پھر بنومرین نے بے جگری سے حملہ کیا اور نہر عبور کر کے ان کے پاس چلے گئے تو وہ منتشر ہو گئے اور انہوں نے ان کا تعاقب کیا اور انہیں قتل کر دیا اور ان کے پڑاؤ کو لوٹ لیا اور ان کے اموال اور چوپایوں اور عورتوں کو ہانک کر لے گئے اور ان کے پیچھے چلے گئے اور وزیر نے سلطان کو فتح کا خط لکھا اور ابوثابت رات کو الجزائر سے گزرا اور مشرق کی جانب چلا گیا پس قبائل زواودہ نے ان کو روکا اور انہیں گھوڑوں سے اتار کر پیدل چلایا اور ان کے سلطان کو لوٹ لیا اور وہ ننگے پاؤں ننگے بدن گزرے اور وزیر الجزائر میں اترا اور اس پر قبضہ کر لیا اور ان سے سلطان کی بیعت کا تقاضا کیا تو انہوں نے بیعت کر لی اور وزیر لمدیہ میں اترا اور اُس نے امیر ابویحییٰ کے پوتے مولیٰ ابی عبداللہ امیر بجایہ اور اس کے دوست وترمار اور مخلص دوست یعقوب بن علی کو ابوثابت کو گرفتار کرنے کے متعلق اشارہ کیا تو انہوں نے ان کے متعلق اپنی آنکھیں تیز کر دیں اور ان کی

گھات میں بیٹھے اور بعض ملازموں کو ابو ثابت اور اس کے بھتیجے ابی زیان بن ابی سعید اور ان کے وزیر یحییٰ بن داؤد کے متعلق اطلاع مل گئی تو انہوں نے ان کو امیر بجایہ کے پاس پہنچا دیا تو اس نے انہیں قید کر دیا اور خود لمدیہ میں سلطان کی ملاقات کو چلا گیا اور انہیں اپنے ہراول کے ساتھ بھیجا اور آپ ان کے پیچھے آیا اور سلطان نے اس سے اعزاز و اکرام سے ملنے کے بعد اپنے لمدیہ کے پڑاؤ میں اس کی خوب مہمان نوازی کی اور اس کی ملاقات کے لئے سوار ہوا اور وہ سلطان کی خاطر اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور سلطان بھی اس کے بدلے میں اتر پڑا اور اس نے ابو ثابت کو جیل میں ڈال دیا اور لمدیہ میں اس کے مقام کی وجہ سے زواودہ کے وفود اس کے پاس آئے تو اس نے اس کے وفد کا اعزاز کیا اور انہیں خلعتوں' سواریوں اور سونے کے قیمتی عطیات دیے اور وہ اچھی طرح واپس گئے اور اسے اپنے اسی مقام پر الزاب کے عامل ابن مزنی اور ان کے وفد کی بیعت موصول ہوئی تو اس نے ان کا اکرام کیا اور ان سے حسن سلوک کیا اور سلطان مغرب اوسط کے کام سے فارغ ہو گیا اور عمال کو اس کے نواح میں بھیجا اور اس کی اطراف کو استوار کیا اور وہ افریقہ کی حکومت کی طرف مائل ہوا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

بجایہ پر سلطان ابوعنان کے قبضہ کرنے اور وہاں کے حکمران کے مغرب کی طرف جانے کے حالات

جب بجایہ کا حکمران سلطان ابوعبداللہ محمد بن امیر ابوزکریا یحییٰ' اس سال کے شعبان میں لمدیہ میں سلطان کے پاس پہنچا تو سلطان اس کے پاس آیا اور اُسے عزت و احترام کے ساتھ جگہ دی تو امیر نے اس سے علیحدگی میں گفتگو کی اور اس کی عملداری کے باشندوں سے ٹیکس روکنے' فساد کرنے' محافظوں کے ہٹانے اور بھیدیوں کی خودسری سے اُسے جو تکلیف پہنچی تھی اس کی اس کے پاس شکایت کی اور سلطان اس قسم کی باتوں کو دیکھ رہا تھا اس نے اُسے دست بردار ہونے کا مشورہ دیا نیز یہ کہ وہ اسے اس کے بدلے میں اپنے ملک سے جسے وہ پسند کرے گا وہ علاقہ دے دے گا تو اس نے فوراً اس مشورہ کو قبول کر لیا اور اس نے اپنے حاجب محمد بن ابی عمر کے ساتھ اس سے سازش کی کہ وہ لوگوں کی موجودگی میں اس کی شہادت دے تو اس نے ایسے ہی کیا اور اس کے بھیدیوں نے اس بات پر اُسے ملامت کی اور ان میں سے بعض اس کے پڑاؤ سے بھاگ گئے اور افریقہ چلے گئے اور ان میں کچھ علی بن قائد محمد بن الحکیم کے پاس چلے گئے اور سلطان نے اُسے حکم دیا کہ وہ خود شہر کے عامل کو وہاں سے دستبردار ہونے اور سلطان کے عامل کو قبضہ دینے کا خط لکھا تو اس نے ایسے ہی کیا اور سلطان نے عمر بن علی وطاسی کو

وہاں کا امیر مقرر کیا جو وزیر کے ان لڑکوں میں سے تھا' جن کے تازوطا میں بغاوت کرنے کے حالات ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں اور جب سلطان نے مغرب اوسط سے اپنی حاجت پوری کر لی اور بجایہ پر قابض ہو گیا تو عیدالفطر ادا کرنے کیلئے تلمسان واپس آ گیا اور جمعہ کے روز اس میں داخل ہو گیا اور اس نے ابو ثابت اور اس کے وزیر یحییٰ بن داؤد کو دو اونٹوں پر سوار کروایا جو اس محفل میں دو قطاروں کے درمیان ان دونوں کے ساتھ قدم اٹھاتے تھے پس یہ دونوں حاضرین کے لئے عبرت بن گئے اور دوسرے دن انہیں ان کے مقتل میں لا کر نیزے مار مار کر قتل کر دیا گیا اور سلطان نے بجایہ کے حکمران مولیٰ امیر ابو عبداللہ کی بہت پزیرائی کی اور اس کی عزت افزائی کے لئے اپنی مجلس میں اس کے لئے فرش بچھایا' یہاں تک کہ ضہاجہ اور اہل بجایہ نے عمر بن علی کے خلاف بغاوت کر دی جسے ہم بیان کرنے والے ہیں۔

فصل

اہل بجایہ کے بغاوت کرنے اور حاجب کے فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کے حالات

یہ ضہاجہ' لکانہ کی اولاد میں سے جو قلعہ اور بجایہ کے بادشاہ تھے' ان کے اولین' موحدین کی حکومت کے آغاز میں وادی بجایہ میں وہاں کے کتامی برابرہ کے قبائل کے درمیان بنی دریاکل کے مواطن میں اترے تھے اور موحدین نے انہیں ان کے ساتھ خشک سالی کی وجہ سے جاگیریں دی تھیں جس کی وجہ سے انہیں حکومت میں اعتزاز وقوت حاصل تھی اور اس امیر ابو عبداللہ نے اپنی حکومت کے آغاز میں ان میں کئی آدمیوں کو مارا اور ان کے اکابر مشائخ میں سے محمد بن تمیم کو قتل کر دیا اور اس کا ساتھی' فارح' جو ابن سیدالناس کا غلام تھا اس کے باپ امیر ابو زکریا کے عہد سے ان کا نمبردار تھا اور وہ مولیٰ ابی عبداللہ سے بے قابو تھا پس جب وہ سلطان ابی عنان کے لئے اپنی امارت سے دست بردار ہوا تو وہ اس بات سے ناراض ہوا اور اسے اس پر ملامت کی اور اس نے اس بات کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور اپنے کمال کی وجہ سے اسے ظاہر نہ کیا اور اس کے امیر نے اسے عمر بن علی وطاسی کے ساتھ اپنی مستورات' سامان اور گھریلو استعمال کی چیزوں کو لانے کے لئے بھیجا پس جب یہ وہاں پہنچا تو ضہاجیوں نے بدسلوکی اور پامالی کے بوجھ سے اپنے انجام کے بارے میں اس سے شکایت کی تو اس نے ان کی شکایت کو قبول کیا اور انہیں بنی مرین پر حملہ کرنے اور قسطینہ کے حکمران مولیٰ ابی زیان کے لئے موحدین کی دعوت قائم کرنے کے لئے آمادہ کیا تو انہوں نے اس کی بات مان لی اور قصبہ میں عمر بن علی کی نشست گاہ پر اچانک حملہ کرنے پر ایکا کر لیا اور ان کے مشائخ میں سے منصور بن الحاج نے اس میں بڑا پارٹ ادا کیا اور امراء کے دستور کے مطابق صبح سویرے اس کے گھر گیا اور جب اس کے ہاتھ چومنے کے لئے جھکا تو اسے اپنا خنجر گھونپ دیا اور وہ زخمی ہو کر اپنے گھر کی طرف بھاگا تو انہوں نے اندر داخل ہو کر اُسے قتل کر دیا اور شہر کے اوباشوں نے ذوالحجہ ۷۵۳ھ کو بغاوت کر دی اور حاجب فارح سوار ہوا اور منادی کرنے

والے نے قسطنطینہ کے حکمران مولیٰ ابی زید کی دعوت کا نعرہ لگایا اور خبر کو لے کر اس کے پاس گئے اور اُسے دعوت دی تو اس نے انہیں جواب دینے میں سستی سے کام لیا اور مولیٰ ابن المعلوجی کو ان کا معاملہ سنبھالنے کے لئے بھیجا۔

ابوعبیداللہ کی گرفتاری: اور سلطان کو خبر ملی تو اس نے مولیٰ ابوعبداللہ پر تہمت لگائی کہ اس نے اپنے حاجب سے سازش کی ہے پس اس نے اس کو اس کے گھر میں قید کر دیا اور بجایہ کے سرداروں کا جو وفد اس کے دروازے پر تھا اسے بھی قید کر دیا اور اہل بجایہ کے مشائخ کی آراء معلوم ہو گئیں اور ان کے آدمیوں اہل الرائے اور اہل مشورہ نے حملہ کے بارے میں ضھاجہ اور عجمی کافروں کے متعلق چغلی کی اور قائد ہلال مولیٰ ابن سید الناس نے ان سے سازش کی اور انہوں نے قسطنطینہ کے حکمران کی جانب سے نائب کے پہنچنے کے روز فارج پر حملہ کرنے کا ایکا کر لیا پس انہوں نے اعلانیہ حاجب کی برائی کی اور اسے مسجد میں مشورہ کے لئے بلایا اور وہ ان کے معاملے میں چوکنا ہو گیا اور شیخ الفتویٰ احمد بن ادریس کے گھر میں گھس گیا پس وہ اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور اس کے غلام محمد بن سید الناس نے مل کر اُسے نیزہ مارا اور اُسے نڈھال کر دیا اور اس کے اعضاء کو گھر کی چھت سے پھینک دیا اور اس کا سر کاٹ کر سلطان کے پاس بھیج دیا۔

منصور کا فرار: اور منصور بن الحاج اور اس کی قوم ضھاجہ شہر سے بھاگ گئے اور بندرگاہ پر سلطان کے خواص میں سے احمد بن سعید القرمونی اپنے کسی کام کے لئے تونس سے کشتی پر آیا ہوا تھا اور اس دن وہ بجایہ کی بندرگاہ پر آیا تو انہوں نے اُسے اتار لیا اور اس کے پاس جمع ہو گئے اور سلطان کی دعوت واطاعت کی آواز دی اور احمد القرمونی نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ بنی مرین کے مشائخ میں سے یحییٰ بن عمر بن عبدالمؤمن الونکاسی کو تدلس کے قائد کے پاس بھیجیں، پس انہوں نے اُسے بلایا تو وہ ایک فوج کے ساتھ ان کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے ان کے حالات سلطان کو بھیجے اور انتظار کرنے لگے اور جب سلطان کو اپنے حاجب محمد بن ابی عمر کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ بجایہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو اس نے تلمسان کے میدان میں پڑاؤ کر لیا اور سلطان نے اپنی قوم اور سپاہیوں سے پانچ ہزار سواروں کو اس کے لئے چن لیا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور انہیں خوب عطیات دیئے پس وہ عیدالاضحیٰ کی عبادات کی ادائیگی کے بعد اٹھا اور تیزی سے بجایہ کی طرف گیا اور جب وہ بنی حسن میں اترا تو انہوں نے ضھاجہ کو اس کے لئے اکٹھا کیا پھر انہوں نے جنگ سے بزدلی دکھائی اور قسطنطینہ چلے گئے اور وہاں سے گزر کر تونس چلے گئے اور حاجب ان کے تیکلات کے پڑاؤ میں اترا اور مشائخ اور وزراء اس کے پاس آئے پس اس نے قائد بلال کو گرفتار کر لیا اور اسے واپس سلطان کے پاس بھیج دیا اور تیاری کے ساتھ شہر آیا اور شروع محرم ۴۳ھ میں اس کے قصبہ میں اترا اور لوگوں کو تسلی دی اور مشائخ کو خلعت دیے اور علی اور محمد بن سید الناس کو منتخب کر لیا اور اپنے معاملے میں ان سے مدد مانگی اور اس نے اوباشوں کی ایک پارٹی اور ان کے دو سو سے زیادہ ماتحتوں کو جن پر بغاوت کا الزام تھا گرفتار کر لیا اور انہیں قید کر دیا اور انہیں کشتیوں پر سوار کروا کر مغرب کو بھیج دیا پس لوگ پرسکون ہو گئے اور ہر جانب سے زواودہ کے وفود آنے لگے اور اس نے انہیں خوب عطیات دیے اور ان سے اطاعت کا مطالبہ کیا اور الزاب کے عامل سے حسن سلوک کیا اور اس کے شگافوں کو بند کیا اور اپنے داخلہ سے دو ماہ بعد یکم جمادی الاولیٰ کو تلمسان کی طرف کوچ کر گیا اور اس کے ساتھ جو عرب اور وفود تھے ان کو تیزی سے لے گیا۔

ابن خلدون کی عزت افزائی: اور ان دنوں میں بھی ان میں شامل تھا اس نے مجھے خلعت دیا اور سواری دی اور میرے عطیہ کو زیادہ کیا اور میرے لئے خیمے لگوائے اور میں اس کے سواروں میں گیا اور وہ جمادی الاوّل کے آخر میں تلمسان میں آیا اور سلطان وفد کے لئے بیٹھا اور جو گھوڑے اور تحائف لائے گئے تھے اس کے سامنے ایک ایک کر کے پیش کئے گئے اور وہ جمعہ کا دن تھا پھر سلطان نے وفد کو قیمتی انعامات دیے اور یوسف بن مزنی اور یعقوب بن علی کو مزید حسن سلوک اور نیکی کے لئے مختص کیا اور انہیں خاصی عزت دی گئی اور اس نے انہیں افریقہ اور قسنطینہ سے جنگ کرنے کے بارے میں حکم دیا اور حاجب بن ابی عمر باوجود اس کی ناپسندیدگی کے ان کے ساتھ واپس آ گیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور وہ یکم شعبان ۷۵۴ھ کو اپنے مواطن کی طرف واپس لوٹ آئے اور سلطان سے قیمتی انعامات خلعتیں اور سواریاں حاصل کرنے کے بعد اس نے اپنی قوم کے ساتھ اپنے شہر میں جاگیریں دینے کے نئے وعدے کئے۔

فصل

حاجب بن ابی عمرو کے واقعات اور سلطان کے اسے بجایہ کی سرحد پر امیر مقرر کرنے اور قسنطینہ سے جنگ کرنے پر سالار مقرر کرنے اور اس کے لئے اس کے تیار ہونے کے حالات

اس آدمی کے سلف مہدیہ کے باشندے تھے جو افریقہ میں بنی تمیم کے عرب انخیاء میں سے تھے اور اس کا دادا علی سلطان المستنصر کے بلانے سے تونس آ گیا تھا جو فقیہ اور فتویٰ واحکام کو جاننے والا تھا اور اس سے اسے الحضرہ میں قضاء کا محکمہ سپرد کیا اور اسے خطوط اور چھوٹے موٹے احکام پر اپنی علامت کے لئے مقرر کیا پس اس وجہ سے اس نے قوت حاصل کر لی اور وہ بڑائی اور منصب کی حالت ہی میں فوت ہو گیا اور اس نے اس کے بعد اس کے بیٹے عبداللہ کو اس کے باپ کی طرح ابو حفص عمر بن امیر ابوزکریا کے زمانے میں دو علامتیں سپرد کیں جس کی وجہ سے اس نے قوت حاصل کر لی اور اس کا بھائی احمد بن علی عمر رسیدہ باوقار اور علم دوست آدمی تھا اور اس کے بیٹے محمد نے پرورش پائی اور تونس میں پڑھا اور وہاں کے مشائخ سے فقہ حاصل کی۔

اور جب ان کے امور پیچیدہ ہو گئے اور ان کی حالت کمزور ہو گئی تو محمد بن احمد بن علی رزق ومعاش کی تلاش میں نکلا

اور اسے مصائب نے القل شہر کی طرف پھینک دیا اور وہ طلب علم و کتابت سے منسوب تھا پس اسے حاجب بن ابی عمرو کی ریاست کے زمانے میں القل کی بندرگاہ پر شاہد مقرر کیا گیا اور وہ حسن بن محمد السبتی کے ساتھ صحبت رکھتا تھا جو نسب اشرف کی طرف منسوب تھا اور یہ دونوں اپنے سفر کے پھینکنے کی جگہوں کے رفیق تھے پس اس نے اس کے لئے شہرت میں مرافقت کے لئے کوشش کی اور دونوں نے مدد کی اور ابن عمرو سے رابطہ کر لیا تو اس نے ان کے طریقوں کی تعریف کی اور جب تدلس کا زعیم شریف عبدالوہاب' موحدین کی اطاعت کی طرف آ گیا یہ ان دنوں کی بات ہے جب ابوحمو کے حالات محمد بن یوسف کے خرج اور حکومت کے کمزور ہو جانے کے باعث خراب ہو گئے تھے اور یہ ابن ابی عمرو کے معاملے اور اس کے مددگاروں میں داخل ہو گیا۔ پس اس نے اس محمد بن ابی عمرو اور اس کے ساتھی کو تدلس کی طرف بھیجا اور اس نے حسن الشریف کو قضا اور محمد بن ابی عمرو کی کچہری کی شہادت پر ملازم رکھ لیا اور جب حکومت کی کمزوری دور ہو گئی اور ابوحمو کی حالت مضبوط ہو گئی اور تدلس پر متغلب ہو گیا اور تدلس کی اطاعت حاصل کرنے اور اس کے باشندوں کو وفد میں سلطان کے پاس بھیجنے کی وجہ سے امام کی طرف سے مفتی اعظم بن گیا اور ان دنوں تلمسان میں ٹھہرا اور ان دونوں کو باری باری بنی عبدالواد اور سلطان ابوالحسن کے زمانے میں قضا کا کام سپرد کیا گیا اور اس کی قضاء کے زمانے میں شہر کے مشائخ کی ایک جماعت نے ابن ابی عمرو کا مقابلہ کیا اور انہوں نے سلطان ابوالحسن کے پاس اس کی چغلی کی اور فریاد کی تو اس نے اپنے علم کی بناء پر ان کی شکایت دور کر دی اور اسے اپنے بیٹے فارس کی تعلیم و تربیت کے لئے مختص کر لیا تو اس نے اس بارے میں اپنی پوری قوت صرف کی اور اس کے اپنے بیٹے محمد نے جو حاجب تھا سلطان ابوعنان کے ساتھ اکٹھے اور دوست بن کر پرورش پائی اور اس نے اسے اپنی محبت عطا کی۔

محمد بن ابی عمرو کا رتبہ: اور جب اسے حکومت مل گئی تو اس نے اسے محمد بن ابی عمرو کا رتبہ بلند کر دیا اور اسے ایک عہدے سے دوسرے عہدے تک ترقی دیتا گیا حتیٰ کہ جب وہ اسے بقیہ مراتب تک ترقی دے چکا تو اس نے علامت' قیادت' حجابت' سفارت' فوج اور حساب کا رجسٹر' گھر کے اخراجات کی ذمہ داری لی اور اپنی حکومت کے بقیہ القاب اور اپنے گھر کے خصوصی کام اس کے سپرد کر دیئے تو چہرے اس کی طرف پھر گئے اور اعیاص قبائل' شرفاء' علما کے شریف الاصل اس کے دروازے پر کھڑے ہونے لگے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے عمال اس کی طرف ٹیکس کے اموال بھیجنے لگے اور سلطان پر دیر تک اس کا غلبہ رہا اور اللہ نے جو رتبہ اسے عطا فرمایا تھا اس پر حکومت کے آدمی اور اس کے وزراء حسد کرنے لگے اور جب وہ بجایہ گیا تو لوگوں کے لئے سلطان کا چہرہ خالی ہو گیا اور چغلی کے مقاصد اس کے مکان کا طواف کرنے لگے اور سلطان نے چغلیوں کے سننے کی طرف کان لگایا اور جب وہ بجایہ سے واپس آیا تو سلطان بدل چکا تھا اور اسے ناراض ہو کر ملا اور اس کے لئے اجنبی بن گیا اور اس نے اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے سلطان کے پاس جانے میں جلدی کی تو اس نے اس سے اعراض کیا جس کا اسے گمان بھی نہ تھا اور وہ اس سے بات کرنے کی رغبت میں لوٹا مگر اس نے اس کی حاجت پوری نہ کی۔

جنگ قسنطینہ: اور اس نے اسے قسنطینہ کی جنگ پر مقرر کیا اور اُسے مال اور فوج میں متصرف بنایا اور وہ شعبان ۷۵۴ھ میں کوچ کر گیا اور اس کے آخر میں بجایہ اترا اور موحدین نے تاشفین بن سلطان ابوالحسن کو جو مولیٰ فضل کے عہد سے ان کے ہاں قید تھا اسے بنی مرین کے اتحاد کو ختم کرنے کے لئے مقرر کیا اور اس کے لئے آلہ اور خیمے جمع کئے اور اس کی ذمہ داری میمون بن علی نے لی جسے اس کے بھائی یعقوب سے حسد تھا اور یعقوب نے بھی اس کے حالات سن لئے تو وہ اسی وقت بلاد الزاب

سے جلدی جلدی گیا اور اس نے ان کی فوج کو پریشان کر دیا اور انہیں الٹے پاؤں واپس کر دیا اور انہیں شہر میں بند کر دیا اور جب موسم سرما ختم ہو گیا اور اس نے عیدالاضحیٰ کے مناسک ادا کر لئے تو شہر کے میدان میں پڑاؤ کر لیا اور فوجوں کو بلایا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور ان کے عطیات تقسیم کئے اور قسنطینہ سے جنگ کرنے کے لئے کوچ کر گیا اور زواودہ اپنے خیموں کے ساتھ اس کے پاس آ گئے اور قسنطینہ کے حکمران مولیٰ ابوزید نے تویہ کے قبائل اور میمون بن علی بن احمد اور اس کے زواودہ مددگاروں کو جو اس کی دعوت پر قائم تھے جمع کیا اور اپنے حاجب نبیل کو ان کا سالار مقرر کیا اور اسے ابن ابی عمر اور اس کی فوجوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا پس حاجب نے جمادی الاوّل ۷۵۵ھ میں ان پر حملہ کیا اور ان کے اموال کو لوٹ لیا اور قسنطینہ سے جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے تاشفین بن سلطان ابوالحسن کو جو امارت کے لئے مقرر تھا قبضہ دے کر اس سے اپنی جان چھڑائی پس وہ اسے اس کے پاس لے گئے اور اس نے اسے اس کے بھائی سلطان کے پاس واپس بھیج دیا اور مولیٰ ابوزید نے اپنے بیٹے کو سلطان ابوعثمان کے پاس بھیجا تو اس نے اس کی آمد کو قبول کیا اور اس کی مراجعت کا شکریہ ادا کیا اور حاجب ابن ابی عمر و بجایہ کی طرف چلا گیا اور وہاں قیام پذیر ہو گیا یہاں تک کہ محرم ۷۵۶ھ میں فوت ہو گیا اور اہل شہر کے ہاں وہ نیک سیرت ہو کر فوت ہوا اور انہیں اس کی وفات سے دکھ ہوا اور سلطان نے اس کے عیال و اولاد کے سفر کے لئے اپنے جانور بھیجے اور اس کے اعضاء کو تلمسان میں اس کے باپ کے مقبرہ میں لے جائے گئے اور اس نے اس کے بیٹے ابو زیان کو بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ اُسے وہاں دفن کرنے کے لئے بھیجا اور اپنے وزیر عبداللہ بن علی بن سعید کو بجایہ کا امیر مقرر کیا پس وہ ماہ ربیع الاوّل ۷۵۶ھ کو اس کی طرف گیا اور وہاں ٹھہرا اور اس نے حاجب کے ان اطوار اور سیرت کو اپنایا جن کی لوگ تعریف کرتے تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور اس نے قسنطینہ کے محاصرہ کے لئے فوجوں کو بھیجا یہاں تک کہ اس نے اسے فتح کر لیا جس کا ذکر ہم ابھی کریں گے' ان شاء اللہ۔

فصل

ابوالفضل بن سلطان ابوالحسن کے جبل سکسیوی میں بغاوت کرنے اور درعہ کے گورنر کے اس کے ساتھ فریب کرنے اور اس کے فوت ہونے کے حالات

سلطان ابوعنان کے باپ کی وفات کے بعد اس کے بھائی ابوالفضل محمد اور ابوسالم ابراہیم بھی اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئے اور اس نے ان کی نمائندگی کے متعلق غور وفکر کیا اور اس پر اس کا انجام بھی ظاہر ہو گیا تو اس نے ان دونوں کو اندلس کی طرف واپس بھیج دیا اور یہ دونوں وہاں پر ابوالحجاج بن سلطان ابوالولید بن رئیس ابی سعید کی حکومت میں رہے پھر وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوا اور جب اس نے تلمسان اور مغرب اوسط پر قبضہ کیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی امارت مضبوط ہو گئی ہے اور وہ سلطنت کے باعث طاقتور ہو گیا ہے تو اس نے تیزی سے ابوالحجاج کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ ان دونوں کو اس کے پاس واپس بھیج دے کیونکہ اس کے پاس ان کا قیام کرنا زیادہ بہتر ہے کہ کہیں فتنوں کے دلال ان دونوں میں تفریق نہ کر دیں اور ابوالحجاج کو ان دونوں پر اس کے شر کے بارے میں خوف پیدا ہوا تو اس نے انہیں سپرد کرنے سے انکار کر دیا اور اس نے ایلچیوں کو جواب دیا کہ وہ مسلمان مجاہدین کی پناہ اور اپنا عہد نہیں توڑ سکتا پس سلطان کو اس کی بات نے برافروختہ کر دیا اور اس نے اپنے حاجب محمد بن ابی عمرو کو اشارہ کیا کہ وہ اسے اس بارے میں زجر وتوبیخ اور ملامت کرے اور اس نے اُسے ایک ڈانٹ ڈپٹ کا خط لکھا اور مجھے حاجب بجایہ میں اس خط سے مطلع کیا جن دنوں میں اس کے ساتھ رہتا تھا پس میں اس کی فصول اور اغراض سے بہت متعجب ہوا اور جب ابوالحجاج نے اسے پڑھا تو اس نے ان دونوں میں سے بڑے بھائی کے ساتھ طاغیہ سے مل جانے کی سازش کی اور ان دونوں کے درمیان جب سے اس کا باپ الھنہ جبل فتح میں ۷۵۱ھ میں فوت ہوا دوستی اور مخلصانہ تعلقات پائے جاتے تھے پس ابوالفضل اس کے پاس گیا اور اس نے ایک بحری بیڑے کے ساتھ اسے مغرب کی بندرگاہوں کی طرف بھیجا اور اسے سوس کے میدان میں اتارا پس وہ سکسیوی میں عبداللہ سے ملا اور اپنی دعوت دی اور سلطان کو یہ خبر اس وقت پہنچی جب اس کا حاجب ابن عمرو ۷۵۴ھ میں بجایہ کی فتح کی خبر لے کر آیا پس اس نے اپنی فوجوں کو مغرب کی طرف بھیجا اور اپنے وزیر فارس بن میمون کو سکسیوی کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اسے اس کی طرف بھیجا پس وہ

۷۵۴ھ میں تلمسان سے اٹھا اور تیزی کے ساتھ سکسیوی کی طرف گیا اور اس کا گھیراؤ اور ناکہ بندی کر دی اور اپنے پہاڑ کے دامن میں اپنی فوج کے پڑاؤ اور دستوں کی تیاری کے لئے ایک شہر کی حد بندی کی جس کا نام اس نے قاہرہ رکھا اور سکسیوی کا محاصرہ سخت کر دیا اور اس نے وزیر کی طرف معروف اطاعت کا پیغام بھیجا اور یہ کہ وہ ابوالفضل سے عہد شکنی کرے گا پس اس نے اسے چھوڑ دیا اور جبال مصامدہ کی طرف چلا آیا۔

فارس کا سوس پر قبضہ کرنا: اور وزیر فارس ارض سوس کی طرف چلا آیا اور اس نے اس کے علاقے پر قبضہ کر لیا اور حالات کو درست کیا اور حکومت اور فوجیں اس کی جہات میں پھیل گئیں اور اس نے اس کی سرحدوں اور شہروں میں میگزین قائم کئے اور اس کی اطراف کو درست کیا اور اس کے شگافوں کو پُر کیا اور ابوالفضل جبالِ مصامدہ میں چلا گیا یہاں تک کہ وہ صنا کہ پہنچ گیا اور اس نے بلاد درعہ کے قریب اپنے آپ کو ابن حمیدی کے آگے ڈال دیا تو اس نے اسے پناہ دی اور اس نے اپنی امارت سنبھال لی اور درعہ کے گورنر عبداللہ بن مسلم زردالی نے جو بنی عبدالواد کی حکومت کے مشائخ میں سے تھا اس سے جنگ کی جسے سلطان ابوالحسن نے ۷۳۷ھ میں تلمسان کے فتح کرنے اور ان پر متغلب ہونے کے وقت سے چن لیا ہوا تھا پس وہ ان کی حکومت میں ٹھہرا رہا اور وہ ان کے پروردہ لوگوں میں سے تھا اور اس نے ابن حمیدی کی ناکہ بند کر دی اور اسے ڈرایا کہ فوجیں اور وزراء اس کے پاس پہنچ رہے ہیں اور اس نے اس کے ساتھ ابوالفضل کی گرفتاری کے لئے سازش کی اور یہ کہ وہ اس بارے میں اس قدر مال خرچ کرے گا جتنا وہ چاہے گا تو اس نے اس کی بات قبول کر لی اور عبداللہ بن مسلم نے امیر ابوالفضل سے نرمی کا برتاؤ کیا اور اپنی طرف سے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس معاملہ میں دخل دے گا اور اس کی ملاقات کی خواہش کی پس ابوالفضل سوار ہو کر اس کے پاس گیا اور جب عبداللہ بن مسلم نے اس پر قابو پا لیا تو اسے گرفتار کر کے اس مال کے عوض جو اس نے اس کے ساتھ طے کیا تھا' ابن حمیری کے پاس بھیج دیا اور اس نے ۷۵۵ھ میں اسے اپنے بھائی سلطان ابوعنان کے پاس بھیج دیا جس نے اسے قید خانے میں ڈال دیا اور قاصیہ کی طرف فتح کے بارے میں لکھا پھر اسے قید کرنے سے چند راتوں بعد اس کے قید خانے میں گلا گھونٹ کر قتل کر دیا اور خوارج کا معاملہ ختم ہو گیا۔

اور حکومت استوار ہو گئی یہاں تک کہ وہ حالات ہوئے جن کا ہم ذکر کریں گے' ان شاء اللہ۔

فصل

جبل الفتح میں عیسیٰ بن حسین کی بغاوت اور اس کی وفات کے حالات

یہ عیسیٰ بن حسین بن علی بن ابی الطلان' بنی مرین کے مشائخ میں سے تھا اور اپنے زمانے میں ان کا مشیر تھا اور ہم نے

ابوالربیع کی حکومت کے تذکرے کے وقت اس کے باپ حسن کے حالات بیان کئے ہیں اور سلطان ابوالحسن نے اسے اپنی اندلس کی عملداری کی سرحدوں پر افسر مقرر کیا اور جب جبل الفتح کی تعمیر مکمل ہوگئی تو اس نے اسے جبل الفتح میں اتارا اور اسے سرحدوں کے پہرے داروں کی نگرانی اور ان کی جماعتوں پر عطیات تقسیم کرنے کا کام سپرد کیا' پس اس کی حکومت کا زمانہ دراز ہوگیا اور اس کے پاؤں جم گئے اور سلطان ابوالحسن کو جب کوئی دشواری پیش آتی تو وہ اسے مشورے کے لئے بلاتا اور اس نے اسے اپنے سفر افریقہ کے وقت بلایا اور اس نے اسے اس سے باز رہنے کا مشورہ دیا اور بتایا کہ جب سرحدی پہرے داروں کی جماعتوں کو شرقاً غرباً اور سمندر کے کنارے پر مرتب کیا جائے تو قبائل بنی مرین کی تعداد پوری نہیں ہوتی' کیونکہ افریقہ پر عربوں کے متغلب ہونے کی وجہ سے افریقہ کو اس سے بھی زیادہ تعداد طاقتور نفری کی ضرورت ہے چونکہ سلطان کو افریقہ پر قبضہ کرنے کی شدید خواہش تھی اس لئے اس نے اس کے مشورہ پر کوئی توجہ نہ دی اور اسے اندلسی سرحدوں میں اس کے مقام پر واپس بھیج دیا۔

<u>فاس اور تلمسان کی بغاوت</u>: اور جب قیروان کی مصیبت کا واقعہ پیش آیا اور فاس اور تلمسان کے باشندوں نے بغاوت کر دی تو اس نے بیماری کے قلع قمع کے لئے سمندر کا گھیراؤ کر لیا اور قساسہ میں اترا پھر وہاں سے اپنے تازی میں چلا آیا اور اپنی قوم بنی عسکر کو جمع کیا اور سلطان ابوعنان نے اپنے بھتیجے کی فوجوں کو شکست دی اور اس کی ناکہ بندی کر دی پس اس نے اپنے پڑاؤ سے جو جدید شہر کے میدان میں تھا اس پر اور اس کے گھر پر چڑھائی کر دی اور سلطان ابوعنان نے اپنے پروردہ سعید بن موسیٰ العجیسی کو اس کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اسے بلاد بنی عسکر کی سرحد پر وادی دحلو میں اتارا اور دونوں کئی روز تک ایک دوسرے مد مقابل کھڑے رہے یہاں تک کہ سلطان ابوعنان جدید شہر پر متغلب ہوگیا پھر اس نے عیسیٰ بن حسن کو اطاعت کی طرف رجوع کرنے کا پیغام بھیجا اور افریقہ کے سلطان ابوالحسن کے دادخواہ نے اس کے پاس پہنچنے میں دیر کی تو اس نے اس سے گفتگو کی تو اس نے اس پر شرط عائد کی جسے اس نے قبول کیا اور وہ چل کر اس کے پاس گیا تو سلطان نے اس سے ملاقات کی اور اس کی آمد سے خوشی سے لبریز ہوگیا اور اسے بلند مرتبہ دیا اور اسے اپنی مجلس میں شوریٰ کا کام سپرد کیا اور مسلسل اس کی یہی حالت رہی اور جب ابن عمرو نے حیلہ کیا اور سلطان سے دوستی کرنے اور اس سے رازدارانہ گفتگو کرنے میں منفرد ہوگیا اور اس نے خواص اور اہل وعیال سے روک دیا تو اس بات نے اسے برافروختہ کر دیا لیکن اس نے اس بات کو ظاہر نہ کیا اور سلطان سے حج کرنے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور اس نے اپنا فرض ادا کیا اور ۷۵۶ھ میں سلطان کے ہاں اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔

<u>ابن ابی عمرو سے ملاقات</u>: اور ابن ابی عمرو سے بجایہ میں ملاقات کی اور اس سے اصرار کیا کہ وہ سلطان کے ہاں اس کی پوزیشن کو درست کر دے تو اس نے اس کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ ایسا کر دے گا اور جب یہ سلطان کے ہاں گیا تو اس نے اسے شوریٰ میں خودرائے اور خواص اور ہم نشینوں سے بگڑا ہوا پایا تو اس نے اس سے جہاد کے نشان کو قائم کرنے کے لئے اپنے سرحدی مقام پر واپس جانے کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی تو یہ اسی سال سمندر پار کر کے جبل الفتح کو چلا گیا اور جبل میں یحییٰ مزقاجی عطیات کا رجسٹرار تھا جو عمال پر غالب تھا اور اس کا بیٹا ابو یحییٰ اس کے مقام سے تنگدل تھا پس جب عیسیٰ' جبل پہنچا تو سلطان نے اسے اپنی حکومت کے پروردہ مسعود بن کندوس کے ساتھ پہرے داروں کے

عطیات لاحق کر دیے اور فرقاجی نے اس کے روکنے کے لئے آدمی بھیجے تو عیسیٰ نے اس بات سے برا منایا تو اس نے اسے گرفتار کر کے زمین دوز قید خانے میں ڈال دیا اور ابن کندوس کو واپس بھیج دیا اور اسے اسی رات کشتی پر سوار کروا کر سبتہ کی طرف روانہ کر دیا اور اس نے اعلانیہ علیحدگی اختیار کر لی اور سلطان ابوعنان کو یہ اطلاع ملی تو وہ مضطرب ہوا اور اس نے بحری بیڑوں کو تیار کرنے کا اشارہ کیا اور خیال کیا کہ یہ طاغیہ اور ابن الاحمر کی سازش ہے اور اس نے طنجہ کے امیر البحر احمد بن خطیب کو ان کے حالات کی جاسوسی کے لئے بھیجا پس وہ جبل کی بندرگاہ پر پہنچا اور جب سے عیسیٰ بن حسین نے اعلانیہ علیحدگی اختیار کی تو جبل میں رہنے والے غمارہ کے پیادہ غازیوں کے نمبرداروں اور سرحدوں کے جوانوں نے چلنا پھرنا شروع کیا اور اس کے بارے میں باتیں کیں اور سلطان کے خلاف خروج کرنے سے رکے اور آپس میں مشورے کئے اور فوج کے نمبرداروں میں سے سلیمان بن داؤد نے جو اس کے خواص اور مشیروں میں سے تھا اس کی مخالفت کی اور عیسیٰ نے اپنی قوم کو سلطان کے ہاں اختیار دیا تھا اور اس نے اسے رندہ کا گورنر مقرر کیا اور جب عیسیٰ نے اعلانیہ علیحدگی اختیار کی اور غداری کی تو اس سلیمان نے اس کی مخالفت کر کے سلطان کی اطاعت اختیار کر لی اور اپنے خطوط اور اطاعت اسے بھیج دی اور اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا پس وہ شرمندہ ہوا کیونکہ اس کی امارت کی بنیاد رائے پر نہ تھی اور جب احمد بن الخطیب کا بحری بیڑا جبل کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا تو وہ اس کے پاس آیا اور اسے اللہ تعالیٰ اور عید کا واسطہ دے کر اس سے اپیل کی کہ وہ سلطان کے پاس اس کی اطاعت اور اہل جبل نے جو کچھ کیا ہے اس سے اس کی برأت کا پیغام پہنچا دے۔

غمارہ کا عیسیٰ پر حملہ: پس اس وقت غمارہ کو اپنی جانوں کے متعلق خوف پیدا ہو گیا تو انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس نے قلعہ کی پناہ لی تو انہوں نے اس میں داخل ہو کر اسے اور اس کے بیٹے کو مضبوطی سے باندھ کر ابن الخطیب کے بحری بیڑے میں پھینک دیا اور اس نے اسے سبتہ میں اتارا اور سلطان کو اطلاع ملی تو اس نے اسے خلعت دیا اور اس نے اپنے خواص کو حکم دیا تو انہوں نے بھی اسے خلعت دیے اور عمر نے اپنے وزیر کے بیٹے عبداللہ بن علی اور نصاریٰ کی فوج کے سالار عمر بن العجوز کو حکم بھیجا تو انہوں نے ان دونوں کو ۷۵۶ھ کے یوم منیٰ کو سلطان کے گھر میں حاضر کیا اور سلطان نے ان کے لئے نشست کی اور یہ دونوں اس کے سامنے کھڑے ہوئے اور معذرت کرنے لگے مگر اس نے ان کی معذرت کو قبول نہ کیا اور ان کو قید خانے میں ڈال دیا اور ان کے بندھنوں کو سخت کر دیا اور عید الاضحیٰ کی قربانی ادا کی اور جب سال کا اختتام ہوا تو اس کے حکم سے ان دونوں کو مقتل میں لایا گیا عیسیٰ کو نیزہ مار کر اور اس کے بیٹے ابویحییٰ کو مخالف اطراف سے ہاتھ پاؤں قطع کر کے قتل کر دیا گیا اور اس کے قطع میں نرمی کرنے سے انکار کر دیا پس وہ اپنے خون میں تڑپتا رہا یہاں تک کہ قطع سے تیسرے دن مر گیا اور یہ دونوں دوسرے لوگوں کے لئے عبرت بن گئے اور اس نے جبل الفتح اور بقیہ سرحدوں پر سلیمان بن داؤد کو امیر مقرر کیا یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جسے ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

قسنطینہ اور تونس کی فتح کے لئے سلطان کی روانگی کے حالات

جب حاجب محمد بن ابی عمر فوت ہو گیا اور سلطان نے اپنے وزیر عبداللہ بن علی بن سعید کو بجایہ کی سرحدوں اور اس کے ماوراء افریقہ کے علاقوں پر امیر مقرر کیا اور اسے ان علاقوں کی طرف بھیجا اور ٹیکس اور بخشش میں اس کے ہاتھوں کو کشادہ کر دیا تو قسنطینہ کے مضافاتی جبال پر سلطان نے قبضہ کر لیا کیونکہ زوادہ ان پر متغلب تھے اور اس وطن کے عام باشندے سدویکش قبائل سے تھے۔

اور سلطان نے موسیٰ بن ابراہیم بن عیسیٰ کو ان کا گورنر مقرر کیا اور اسے بجایہ کی آخری عملداری تادریت میں اتارا اور اس نے قسنطینہ کی ناکہ بندی کر دی پھر وہ مولیٰ امیر ابو زید کے ساتھ مصالحت کر کے وہاں سے کوچ کر گیا اور اس نے موسیٰ بن ابراہیم کو میلہ میں اتارا پس وہ وہاں ٹھہر گیا اور جب اس نے وزیر عبداللہ بن علی کو افریقہ کی امارت دی تو سلطان نے اسے قسنطینہ سے جنگ کرنے کا اشارہ کیا پس وہ ۷۵۷ھ میں وہاں اترا اور اس نے اس کی ناکہ بندی کر دی اور وہاں منجنیق نصب کر دی اور اس کے باشندوں کا محاصرہ سخت کر دیا اور اگر فوج کو سلطان کی وفات کی جھوٹی خبر نہ پہنچتی تو قریب تھا کہ وہ ہاتھ ڈال دیتے پس وہ وہاں سے بھاگ گئے اور مولیٰ ابو زید بونہ چلا گیا اور جب اس کا بھائی مولانا امیر ابو العباس افریقہ سے اس کے پاس پہنچا تو اس نے شہر کو اس کے سپرد کر دیا جو عربوں کے ساتھ تونس میں ان کی حکومت کا جویاں تھا اور جب سے انہوں نے ۷۵۳ھ سے تونس سے جنگ کی تھی وہ انہیں ابن تافراکین پر چڑھا کر لانے والا تھا جیسا کہ بیان ہو چکا ہے پس جب اب کی بار وہ خالد بن حمزہ کے ساتھ قسنطینہ کی جانب لوٹا تو اس نے تونس کے محاصرہ کے لئے جانے اور مولانا ابو العباس کو قسنطینہ میں ٹھہرانے کے بارے میں مولیٰ ابو زید سے سازش کی تو اس نے اس کی بات مان لی اور اس کے ساتھ گیا۔

مولانا ابو العباس کا قسنطینہ میں اپنی دعوت دینا: اور مولانا ابو العباس نے قسنطینہ جا کر اپنی دعوت دی اور قسنطینہ کو قابو کر لیا اور اسے اپنی جنگ اور دلیری پر بڑا ناز تھا اور ابو سعید اور سدویکش کی اولاد میں سے بنی مرین کے بعض منحرفین نے اس سے موسیٰ بن ابراہیم پر میلہ کے پڑاؤ میں شب خون مارنے کی سازش کی پس انہوں نے اس پر شب خون مارا اور اس کے پڑاؤ کو لوٹ لیا اور اس کے لڑکوں کو قتل کر دیا اور وہ تادریت کی طرف چلا گیا پھر بجایہ گیا اور پابہ زنجیر مولانا سلطان سے ملا اور جو کچھ موسیٰ بن ابراہیم کے ساتھ ہوا تھا اس پر سلطان اپنے وزیر عبداللہ بن علی سے ناراض ہوا کہ اس نے اس کی امداد خواہی

میں کوتاہی سے کام لیا ہے پس اس نے شعیب بن مامون کو بھیجا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور قید کر کے اسے سلطان کی طرف واپس بھیج دیا اور اس نے اس کی جگہ بجایہ پر اپنی حکومت کے پروردہ یحییٰ بن میمون بن مصمود کو امیر مقرر کیا اور اس دوران میں مولیٰ ابوزید حاجب نے ابوعبداللہ بن تافراکین جو اس کے چچا ابراہیم پر متغلب تھا' سے خط و کتابت کی کہ وہ ان کی خاطر اپنی قوم سے دست بردار ہونے اور ان کے پاس آنے کے لئے تیار ہے تو انہوں نے اس کی بات کو قبول کیا اور اسے ولی عہد کے مقام پر اتارا اور اسے بونہ کا عامل مقرر کیا اور جب ۷۵۷ھ کے ایام تشریق میں سلطان کو موسیٰ بن ابراہیم کی خبر ملی تو اس نے افریقہ جانے کا عزم کر لیا اور جدید شہر کے میدان میں اس نے پڑاؤ کر لیا اور مراکش کی طرف فوج اکٹھی کرنے کے لئے پیغام بھیجا اور بنی مرین کو سفر کی تیاری کا اشارہ کیا اور جب سے اسے خبر پہنچی تھی اس وقت سے لے کر ربیع الاوّل ۷۵۸ھ تک وہ عطا وبخشش اور ملاقات کے لئے بیٹھا پھر وہ فاس سے کوچ کر گیا اور اس نے اپنے ہراول میں اپنے وزیر فارس بن میمون کو فوجوں کے ساتھ بھیجا اور خود پوری تیاری کے ساتھ اس کے ساقہ میں چلا یہاں تک کہ بجایہ میں اترا اور کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے وہاں ٹھہرا۔

قسنطینہ سے جنگ: اور وزیر نے قسنطینہ سے جنگ کی پھر سلطان اس کے پیچھے پیچھے آیا اور جب اس کے جھنڈے قریب ہوئے اور زمین اس کی فوجوں سے لرزنے لگی تو اہل شہر خوف زدہ ہو گئے اور اطاعت اختیار کر لی اور وہ دوڑتے ہوئے اپنے سلطان سے الگ ہو کر سلطان کی طرف چلے گئے اور حاکم شہر اپنے خواص کے ساتھ قصبہ کی طرف چلا گیا اور اس کا بھائی مولیٰ فضل بھی پہنچ گیا اور امان طلب کی تو سلطان نے انہیں امان دی اور چلے گئے اور اس نے انہیں کئی روز تک اپنے پڑاؤ میں اتارا پھر اس نے سلطان کو بحری بیڑے میں سبتہ کی طرف بھیجا تو اس نے اسے وہاں قید کر دیا جس کے حالات کو ہم ابھی بیان کریں گے اور اس نے منصور بن الحاج خلوف البابانی کو جو بنی مرین کے مشائخ اور ان کے اہل شوریٰ میں سے تھا' قسنطینہ پر امیر مقرر کیا اور اس نے اسی سال کے شعبان میں اسے قصبہ میں اتارا اور اسے قسنطینہ کے میدان میں اپنے پڑاؤ میں حاکم توزر یحییٰ بن یملول اور حاکم نفطہ علی بن الخلف کی بیعت پہنچی اور ابن مکی اپنی اطاعت کی تجدید کے لئے آیا اور اولاد مہلہل جو کعوب کے امراء تھے اور بنی ابی اللیل کے سردار اس کے پاس اسے تونس کی حکومت کے لئے ترغیب دیتے ہوئے آئے' پس اس نے ان کے ساتھ فوجیں بھیجیں اور یحییٰ بن رحو بن تاشفین کو ان کا سالار مقرر کیا اور اس نے ان کی مدد کے لئے اپنا بحری بیڑا سمندر میں بھیجا اور رئیس محمد بن یوسف ابکم کو ان کا امیر مقرر کیا اور وہ تونس کی طرف گئے اور اس نے حاجب محمد ابن تافراکین کو اس کے سلطان ابواسحاق ابن مولانا سلطان ابو یحییٰ کو اولاد ابواللیل کے ساتھ نکال دیا اور اس کے ساتھ فوجیں بھیجیں اور جب اس نے سلطان کی فوجوں کی آمد کو محسوس کیا اور بحری بیڑا ابھی تونس کی بندرگاہ پر پہنچ گیا تو اس نے ان سے ایک آدھ دن جنگ کی اور رات کو مہدیہ چلا گیا اور وہاں قید ہو گیا اور سلطان کے مددگار رمضان ۷۵۸ھ کو تونس میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہاں اس کی دعوت کو قائم کیا اور یحییٰ بن رحو قصبہ میں اترا اور اس نے احکام کو نافذ کیا اور انہوں نے سلطان کو فتح کے بارے میں لکھا اس کے بعد سلطان نے اس کے احوال میں غور و فکر کیا اور عربوں کے ہاتھوں کو اس ٹیکس سے روکا جسے وہ خفارہ کہتے تھے پس وہ شک میں پڑ گئے اور اس نے ان سے ضمانت طلب کی اور انہوں نے مخالفت کرنے کی ٹھان لی تو اس نے اپنی دھار کو ان سے تیز کیا اور ان کا امیر یعقوب بن علی تھا۔ پس ان کے ساتھ نکلا اور وہ اکٹھے الزاب پہنچے اور وہ ان کے پیچھے گیا اور

الزاب کا گورنر یوسف بن مزنی ایک راستے سے اُس کے آگے آگے گیا اور بسکرہ میں اترا پھر طولقہ کی طرف کوچ کر گیا اور ابن مزنی کے مشورہ سے عبدالرحمٰن بن احمد نے اس کے ہراول دستے پر گرفت کی اور یعقوب بن علی کے قلعوں کو برباد کر دیا اور وہ اس کے آگے صحرا کی طرف بھاگ گئے اور وہ انہیں چھوڑ کر واپس آ گیا اور ابن مزنی الزاب کا ٹیکس اس کے پاس لے گیا حالانکہ اس سے قبل اس کے عام پڑاؤ نے چمڑا' گندم' بار برداری کے جانور اور چارے سے تین رات تک بستیوں کو واپس کر دیے تھے اور سلطان نے اسے اس کے کارنامے کا صلہ دیا اور اسے اور اس کے عیال و اولاد کو خلعتیں اور قیمتی انعامات دیے اور قسنطینہ کی طرف واپس آ گیا۔

تونس کی طرف جانے کا عزم: اور اس نے تونس جانے کا عزم کر لیا اور اخراجات اور دور تک چلا جانے اور افریقہ میں داخل ہونے کے خطرات مول لینے کے بارے میں فوج کا دل تنگ پڑ گیا تو ان کے جوانوں نے سلطان سے علیحدگی کے بارے میں چغلی کی اور انہوں نے وزیر فارس بن میمون سے ساز باز کی تو اس نے اس بات میں ان کے ساتھ اتفاق کیا اور مشائخ اور فقہاء نے اپنے ماتحت قبائل کو مغرب جانے کا حکم دیا تا کہ وہ الگ ہو جائیں اور اس نے سلطان کو اطلاع دی کہ انہوں نے آپس میں اس کے قتل کا مشورہ کیا ہے اور اس نے ادریس بن ابی عثمان بن ابی العلاء کو امیر مقرر کیا تو اس نے اس بات کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور ان کے سامنے اسے ظاہر نہ کیا اور اس کے ساتھ تھوڑی سی فوج دیکھی اور اسے ان کی علیحدگی کا علم ہو گیا تو وہ قسنطینہ سے مشرق کی طرف دو دن سفر کرنے کے بعد' مغرب کی طرف واپس لوٹا اور تیزی کے ساتھ فاس کی طرف گیا اور اسی سال کے ماہ ذوالحجہ کو وہاں اترا اور اس نے اپنی آمد کے روز ہی اپنے وزیر فارس بن میمون کو گرفتار کر لیا اور اس پر الزام لگایا کہ اس نے بنی مرین کے ساتھ اس کے بارے میں سازش کی ہے کہ اسے ایام التشریق کے چوتھے روز نیزہ مار کر قتل کر دیا جائے اور اس نے بنی مرین کے مشائخ کو بھی گرفتار کر لیا اور انہیں قتل کر دیا اور ان میں سے بعض کو قید خانے میں ڈال دیا اور اس کے قسنطینہ سے مغرب کی طرف واپس آ جانے کی خبر جہات میں پہنچی تو ابو محمد بن تافراکین' مہدیہ سے تونس کی طرف آیا اور جب وہ اس کے قریب آیا تو اس کے مددگاروں نے سلطان کی اس فوج پر جو وہاں موجود تھی حملہ کر دیا اور وہ کشتیوں کی طرف چلے گئے اور بچ کر مغرب کی طرف آ گئے اور یحییٰ بن رحو جو اولاد مہلہل کی فوجوں کے ساتھ ان کے پیچھے آیا جو اپنا ٹیکس حاصل کرنے کے لئے الجرید کی جانب آیا ہوا تھا اور وہ سب کے سب سلطان کے دروازے پر جمع ہو گئے اور اس نے اپنی روانگی کو آئندہ سال تک مؤخر کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

سلیمان بن داؤد کی وزارت اور فوجوں کے ساتھ افریقہ پر اس کے حملہ کرنے کے حالات

جب سلطان افریقہ کی ناتمام فتح کے بعد واپس آیا تو اس کے دل میں اس کے بارے میں کچھ خلجان باقی تھا اور اُسے قسطینہ کے مضافات کے بارے میں یعقوب بن علی اور اس کے ساتھ جو مخالف زواددہ تھے ان سے خوف پیدا ہو گیا' پس ان کے معاملہ نے اسے پریشان کر دیا تو اس نے سلیمان بن داؤد کو اندلس کی سرحدوں سے اس کے مقام پر بلایا اور اسے اپنے وزارت پر مقرر کیا اور فوجوں کے ساتھ اسے پریشان کر دیا تو اس نے سلیمان بن داؤد کو اندلس کی سرحدوں سے اس کے مقام سے بلایا اور اسے اپنی وزارت پر مقرر کیا اور فوجوں کے ساتھ اسے افریقہ بھیجا پس وہ ربیع الاوّل ۷۵۹ھ میں افریقہ کی طرف کوچ کر گیا اور جب یعقوب بن علی نے اپنی مخالفت کا اظہار کیا تو سلطان نے اس کی جگہ اس کے بھائی میمون کو کھڑا کر دیا جو اس سے جھگڑا کرتا تھا اور زواددہ میں سے اولادِ محمد پر اُسے مقدم کیا اور اُسے صحرا اور مضافات کی امارت دی اور اس کی قوم کے بہت سے آدمی اس کے بھائی یعقوب سے الگ ہو کر اس کے پاس آ گئے اور سباع بن یحییٰ کی اولاد میں سے بہت سے گروہ سلطان کی اطاعت سے وابستہ ہو گئے اور ان دنوں ان کا سردار عثمان بن یوسف بن سلیمان تھا پس وہ سب کے سب وزیر کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اپنے خیموں سمیت اس کے پڑاؤ میں آ گئے اور سلطان اس کے پیچھے گیا اور تلمسان میں اترا اور وہاں ٹھہر کر ان کے احوال کی نگرانی کرنے لگا اور وزیر سلیمان قسطینہ کے وطن میں اترا اور تیزی کے ساتھ الزاب کے عامل یوسف بن مزنی کے پاس گیا تا کہ اس کی حمایت حاصل کرے نیز یہ کہ وہ اسے زواددہ کے حالات کے بارے میں مشورہ دے کیونکہ وہ انہیں خوب جانتا تھا پس وہ بسکرہ سے اس کے پاس گیا اور انہوں نے جبل اور اس سے جنگ کی اور اس کے ٹیکس اور تاوان کو حاصل کیا اور مخالف زواددہ کو وطن میں فساد پھیلانے سے بھگا دیا اور اس سے ان کی غرض پوری ہو گئی اور وزیر اور سلطان کی فوجیں افریقہ کے پہلے وطن میں پہنچیں جو ریاح کی جولانگاہوں کے آخر میں واقع ہے اور مغرب کی طرف واپس لوٹا اور تلمسان میں سلطان کے ساتھ ملاقات کی اور اس کے ساتھ عرب کے وہ وفد بھی پہنچے جنہوں نے خدمت میں بڑی بہادری دکھائی تھی پس سلطان نے ان سے حسن سلوک کیا اور انہیں خلعت اور سواریاں دیں اور الزاب میں ان کا عطیہ مقرر کیا اور انہیں لکھ کر بھی دیا اور وہ اپنے اہل کی طرف واپس لوٹ آئے اور ان کے بعد احمد بن یوسف بن مزنی آیا جسے اس کے باپ نے سلطان کے ہدیہ کے ساتھ بھیجا جو گھوڑوں' غلاموں اور رزق پر مشتمل تھا تو سلطان نے اُسے قبول کیا اور اُسے خوش آمدید کہا اور اُسے اپنے ساتھ فاس لے گیا تا کہ اُسے اپنا شرف دکھائے اور اس کے اعزاز میں حد درجہ خوشی کا اظہار کرے اور وہ ۱۵ ذوالقعدہ ۷۵۹ھ کو اپنے دارالخلافہ میں اترا۔

فصل

سلطان ابوعنان کے وفات پانے اور وزیر حسن بن عمر کے بے قابو ہو جانے سے سعید کو امارت پر مقرر کرنے کے حالات

جب سلطان اپنے دارالخلافے فاس میں پہنچا تو وہ وہاں بڑی عید سے پہلے آیا اور جب اس نے عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کی تو اسے مرض نے آلیا اور حسب عادت عید کے روز اسے درد نے بیٹھنے سے روک دیا پس وہ اپنے محل میں داخل ہوا اور رہین بستر و بالش ہو گیا اور اس کا دکھ بڑھتا گیا اور عورتیں اس کی تیمارداری میں اس کے اردگرد چکر لگانے لگیں اور اس کا بیٹا ابو زیان اس کا ولی عہد تھا اور اس کا وزیر یحییٰ بن موسیٰ قفولی ان کی حکومت کا پروردہ اور ان کے وزراء کے بیٹوں میں سے تھا جسے سلطان نے اپنی وزارت پر مقرر کیا تھا اور اُسے اس کے بارے میں وصیت کی تھی پس اس نے جلد بازی سے کام لیا اور بنی مرین کے رؤساء سے ان کے امراء پر اکٹھا ہونے اور وزیر حسن بن عمر پر حملہ کرنے کی سازش کی اور اس بارے میں عمر بن میمون نے بھی اس سے سازش کی کیونکہ ان دونوں اور وزیر کے درمیان عداوت تھی پس حسن بن عمر کو اپنی جان کے متعلق خوف پیدا ہوا اور اس نے اس بارے میں اہل مجلس سے اپنے دل کی بات پر گفتگو کی اور ولی عہد سے ان کا اعراض بہت پختہ تھا کیونکہ انہیں اس کی بدعادات اور بداخلاقی سے واسطہ پڑا تھا پس انہوں نے اس سے امارت منتقل کرنے پر اتفاق کر لیا پھر ان کے پاس چغلی کی گئی کہ سلطان لامحالہ قریب المرگ ہے اور یہ کہ وہ اپنی وفات سے پہلے ان پر حملہ کرنے والا ہے پس انہوں نے اس پر حملہ کرنے اور اس کے پانچ سالہ بھائی سعید کی بیعت کرنے پر اتفاق کر لیا اور انہوں نے صبح سویرے سلطان کے گھر جا کر اس کے وزیر موسیٰ بن عیسیٰ اور عمر بن میمون کو پکڑ کر قتل کر دیا اور بیعت کے لئے بیٹھ گئے اور انہوں نے اس کے وزیر مسعود بن رحو بن ماسی کو محل کے کونے میں ابوزیان کے گرفتار کرنے پر اکسایا پس وہ اس کے پاس گیا اور اس کی عورتوں کے درمیان سے نکالنے میں نرم رویہ اختیار کیا اور اُسے اس کے بھائی کے پاس لے آیا پس اس نے بیعت کی اور وہ اسے محل کے ایک کمرے میں لے گیا اور اس میں اس کی جان تلف کر دی۔

حسن بن عمر کی خودمختاری: اور ۲۴ ذوالحجہ بروز بدھ ۷۵۹ھ کو حسن بن عمر بااختیار امیر بن گیا اور اس دوران میں سلطان اپنے بستر پر اپنی جان دے رہا تھا اور لوگوں نے بدھ اور اس کے بعد جمعرات کو اس کے دفن کا انتظار کیا پس انہیں شک پڑ گیا اور بات پھیل گئی اور جماعت منتشر ہو گئی پس وزیر کو داخل کیا گیا جس کے متعلق لوگوں کا خیال تھا کہ وہ اپنے مقام کے باعث اس کی ہلاکت کے روز اس کے گھر میں تھا اور اسے ہفتے کے روز دفن کیا گیا اور حسن بن عمر نے اس لڑکے کو جسے امارت پر مقرر

کیا گیا تھا روک دیا اور اس پر اس کا دروازہ بند کر دیا اور خود امر و نہی کا مالک بن گیا اور عبدالرحمٰن بن سلطان ابی عنان اپنے بھائی کی بیعت کے روز جبل الکائی میں گیا اور وہ اس سے عمر رسیدہ تھا اور انہوں نے اُسے اُس کے عم زاد مسعود بن ماسی کے مقامِ وزارت کی وجہ سے ترجیح دی تھی پس انہوں نے اُسے اس کے پاس بھیجا اور اس نے اس سے ملاطفت کی اور اُسے امان پر اتارا اور اُسے اُس کے بھائیوں کے پاس لایا تو حسن نے اُسے فاس کے ایک قصبہ میں قید کر دیا اور سلطان کے چھوٹے بیٹوں کو جو سرحدوں کے امراء تھے اکسایا تو معتصم سجلماسہ سے آیا اور المعتمد مراکش میں قلعہ بند ہو گیا جہاں وہ عامر بن محمد الہنتاتی کی کفالت میں تھا جسے سلطان نے اس کے متعلق وصیت کی تھی اور اسے اس کا نگران مقرر کیا تھا پس اس نے اسے پہنچنے سے روک دیا اور مراکش سے اس کے ساتھ جبل ہنتانہ میں اپنے پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وزیر نے اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے فوجیں بھیجیں اور وہ وہیں پر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ اس کے چچا سلطان ابو سالم نے مغرب کی حکومت پر قابض ہوتے وقت اسے برطرف کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فصل

مراکش کی طرف فوجیں بھیجنے اور وزیر سلیمان بن داؤد کے عامر بن محمد سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہونے کے حالات

قبائل مصامدہ میں سے عامر بن محمد بن علی ہنتانہ کا شیخ تھا اور سلطان یعقوب نے اس کے باپ محمد بن علی کو ان کے ٹیکس اکٹھا کرنے پر عامل مقرر کیا تھا اور سلطان ابو سعید نے اس کے چچا موسیٰ بن علی کو عامل مقرر کیا تھا اور اس عامر نے حکومت کی کفالت میں پرورش پائی تھی اور یہ سلطان کے مددگاروں میں افریقہ گیا اور سلطان نے تونس میں اسے پولیس کے احکام سپرد کئے اور جب وہ سمندر پر سوار ہو کر مغرب کی طرف گیا تو اس نے اپنی بیویوں اور چہیتی لونڈیوں کو کشتیوں میں سوار کرایا اور انہیں عامر بن محمد کی نگرانی میں دے دیا اور سمندر پار کر کے اندلس گیا اور انہیں سلطان ابو الحسن اور اس کی فوج کے غرق ہو جانے کی اطلاع ملی پس اس نے انہیں لندیہ میں اس کی جگہ ٹھہرایا اور سلطان ابو عنان کی دعوت دی پس اس کے داعی نے اس کے باپ کی بیعت کو پورا کرتے ہوئے جواب نہ دیا اور جب سلطان ابو عنان نے ان کے لئے اُسے بلایا اور اس کی خوب پزیرائی کی پھر اس نے اسے ۷۵۴ھ میں مصامدہ کے ٹیکس پر افسر مقرر کر دیا اور اُس کے لئے اُسے تلمسان سے بھیجا یہاں تک کہ وہ اس دوستی سے طاقت ور ہو گیا اور اس نے اس میں اچھی طرح کفایت کی یہاں تک کہ سلطان ابو عنان کہا کرتا تھا کہ کاش مجھے میری مشرقی سلطنت میں کوئی ایسا آدمی ملتا جو مجھے اس طرح کفایت کرتا جس طرح عامر بن محمد نے مجھے مغرب

کی جانب کفایت کی ہے اور میں آرام کرتا اور سلطان کے ہاں اُسے جو مقام حاصل تھا اس کی وجہ سے وزراء نے اس سے حسد کیا اور آخر الامر حسن بن عمر سلطان کی وزارت میں اکیلا رہ گیا اور اس کا حسد شدت اختیار کر گیا اور عداوت اور چغلی تک پہنچ گیا۔

وفات سے قبل سلطان کا چھوٹے بیٹوں کو والی بنانا: اور سلطان نے اپنی وفات سے قبل اپنے چھوٹے بیٹوں کو اپنے ملک کی عملداریوں کا والی مقرر کیا پس اس نے اپنے بیٹے محمد المعتمد کو مراکش کا والی مقرر کیا اور اس کا وزیر بنایا اور اُسے عامر کی نگرانی میں دے دیا اور اُسے اس کے متعلق وصیت کی اور جب سلطان فوت ہو گیا تو حسن بن عمر خود مختار امیر بن گیا اور اس نے سعید کو بادشاہی کے لئے مقرر کیا اور اس نے جہات سے بیٹوں کی آمد کی خواہش کی پس اس نے مراکش سے معتمد کے بارے میں پیغام بھیجا تو عامر نے ان کے پاس جانے کے متعلق اس کی بات کو قبول نہ کیا اور جبل ہنتانہ میں اُسے اُس کے قلعے میں لے گیا اور حسن بن عمر کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے اس کی طرف فوجیں بھیجیں اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور اس کے ساتھ جنگ کرنے پر وزیر سلیمان بن داؤد کو مقرر کیا جو امارت کے قیام میں اس کا حصہ دار تھا اور اس نے اسے محرم ۷۶۰ھ میں بھیجا پس وہ تیزی کے ساتھ مراکش گیا اور اس پر قابض ہو گیا اور عامر پر تنگی وارد کر دی اور اس سے طویل مقابلہ کیا اور اس کے قلعے میں داخل ہوا چاہتا تھا کہ اسے بنی مرین کے افتراق اور ملک کے شرفاء میں سے منصور بن سلیمان کے حکومت کے خلاف خروج کرنے کی اطلاع ملی نیز یہ کہ وہ جدید شہر سے جنگ کرنے والا ہے پس فوج اس کے اردگرد سے منتشر ہو گئی اور وہ ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہوئے منصور بن سلیمان کے پاس آ گئے اور وزیر سلیمان بن داؤد بھی اس کے ساتھ مل گیا اور عامر سے محاصرہ ہٹ گیا یہاں تک کہ سلطان ابو سالم نے شعبان ۷۶۰ھ میں مغرب کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس نے عامر اور اپنے بھتیجے معتمد کو جبل سے ان کے مقام سے بلایا پس اس نے اس پر دلیری کی اور اس نے اُسے اس کے سپرد کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

تلمسان کے نواح میں ابوحمو کے غالب آنے اور اس کی مزاحمت کے لئے فوجیں تیار کرنے اور پھر اس پر متغلب ہو جانے کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات

عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن یغمراسن کے یہ چار بیٹے تھے جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اور یوسف ان کا بڑا تھا' جو خاموش طبیعت اور بھلائی کے راستوں کو اختیار کرنے والا اور زمین میں بڑائی کا خواہش مند نہ تھا اور جب اس کا بھائی عثمان' تلمسان' میں فوت ہوا تو اس نے اُسے صفین کا گورنر مقرر کیا اور اس کا بیٹا یوسف' خاموشی' آسودگی اور اہل شر سے کنارہ کشی کرنے میں اس کے طریق کو قبول کرنے والا تھا اور جب سلطان ابوعثمان ۵۳ ۷ ھ میں ان پر متغلب ہوا اور ابوثابت مشرق کی جانب بھاگ گیا اور قبائل زواودہ نے انہیں لوٹ لیا اور انہیں گھوڑوں سے اتار کر پیدل چلایا تو وہ اپنے قدموں پر دوڑنے لگے اور ابوثابت اور ابوزیان جو اس کے بھائی ابوسعید کا بیٹا تھا اور موسیٰ جو اس کے بھائی یوسف کا بیٹا تھا اور ان کا وزیر یحییٰ بن داؤد اپنی قوم سے الگ ہو کر ایک جانب ہو گئے اور ان کے طریق کو چھوڑ کر دوسرے طریق پر چلنے لگے اور اس نے ابوثابت اور یحییٰ بن داؤد اور محمد بن عثمان کو گرفتار کر لیا اور موسیٰ' تونس کی طرف چلا گیا اور حاجب محمد بن تافراکین اور اس کے سلطان کے ہاں احترام اس کی خوب پزیرائی ہوئی اور اس نے انہیں اس کی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ پناہ دی جو ان کے پاس چلی گئی تھی اور انہوں نے ان کے بڑے بڑے وظائف مقرر کر دیئے اور سلطان ابوعثمان نے ان کے بارے میں ابن تافراکین کو پیغام بھیجا تو اس نے ان کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا اور علانیہ انہیں سلطان کے خلاف پناہ دی۔

سلطان کی فوجوں کا تونس پر قبضہ: اور جب سلطان کی فوجوں نے تونس پر قبضہ کیا تو وہاں کا سلطان ابواسحاق ابراہیم ابن مولانا سلطان ابویحییٰ بھاگ گیا تو یہ موسیٰ بن یوسف اس کے مددگاروں میں شامل ہو کر نکلا اور جب سلطان مغرب کی طرف واپس آیا تو مولیٰ ابواسحاق ابراہیم ابن مولانا سلطان ابویحییٰ اور اس کے بھتیجے مولیٰ ابوزید حاکم قسنطینہ نے یعقوب بن علی

اوراس کی زواودہ قوم کے ساتھ قسطنطینہ سے جنگ کرنے اور اسے واپس لینے کا قصد کیا اور ان کے مددگاروں میں یہ موسیٰ بن یوسف بھی اپنی زناتہ قوم کے ان لوگوں کے ساتھ جو اس کے پاس موجود تھے' چلا اور جب سے بنوعبدالود نے سلطان ابوعنان کو مغلوب کیا تھا اس وقت سے زغبہ کے بنوعامر سلطان ابوعنان کے باغی تھے اوران کی امارت صغیر بن عامر بن ابراہیم کے پاس تھی جو اپنی قوم کے ساتھ افریقہ چلا گیا تھا اور یہ یعقوب بن علی کے ہاں اترے اور اپنی سواریوں اور خیموں کے ساتھ اس کے پڑوس میں رہنے لگے پس جب وہ قسطنطینہ کو فتح نہ کر سکنے کی وجہ سے وہاں سے ہٹ گئے تو صغیر نے اپنی قوم کے ساتھ صحرائے مغرب میں اپنے وطن کی طرف جانے کا عزم کرلیا اور انہوں نے اس موسیٰ بن یوسف کو بھی اپنے ساتھ سفر کرنے کے لئے بلایا تا کہ اسے امیر مقرر کریں اور اس کے ساتھ تلمسان پر چڑھائی کریں پس موحدین نے اس کا راستہ چھوڑ دیا اور وقت کے مطابق اور باوجود سفر میں ہونے کے مقدور بھر اس کی اعانت کی اور اسے آلہ اور خیمے دیئے اور یہ بنی عامر کے ساتھ کوچ کر گیا اور اس نے صولہ بن یعقوب بن علی اور زیان بن عثمان بن سباع جوزواددہ کے امراء تھے اور صفار بن عیسیٰ کے ساتھ سعید کے خیموں میں جوریاح کا ایک بطن ہے' کوچ کیا اور یہ تیزی کے ساتھ مغرب کی طرف گئے تا کہ اس کے نواح میں فساد کریں اور ان کے سوید کے سرداروں نے ان کے لئے سلطان اور حکومت کے مددگاروں کو اکٹھا کیا اور تلمسان کی جانب جنگ ہوئی جس میں سوید کو شکست ہوئی اور ان کا بڑا سردار عثمان بن وترمار ہلاک ہو گیا اور اس دوران میں سلطان بھی فوت ہو گیا اور جب غرب میں سلطان کی وفات کی خبر پہنچی تو وہ تیزی کے ساتھ تلمسان آئے اور اس کے مضافات پر قبضہ کرلیا۔

<u>حسن بن عمر کا تلمسان کے لئے فوج تیار کرنا</u>: اور حسن بن عمر نے تلمسان کے لئے فوج تیار کی اور اس پر اور وہاں جو محافظ موجود تھے ان پر سعید بن موسیٰ العجیسی کو سالار مقرر کیا جو سلطان کا پروردہ تھا اور اس نے اُسے تلمسان کی طرف بھیجا اور اس کے مددگاروں میں احمد بن مری بھی اپنی عملداری کی طرف جاتا ہوا' چلا اور اس سے قبل اس نے اس سے حسن سلوک کیا تھا اور اُسے خلعت اور سواری دی تھی اور سعید بن موسیٰ فوجوں کے ساتھ تلمسان کی طرف گیا اور صفر ۷۶۰ھ میں وہاں اترا اور بنی عامر کی فوجوں اور ان کے سلطان ابوحمو موسیٰ بن یوسف نے اس پر چڑھائی کی اور مضافات میں ان پر غالب آ گئے اور انہیں شہر میں روک دیا پھر ان سے کئی روز تک جنگ کی اور ربیع الاوّل کی چند راتیں گزرنے کے بعد تلمسان میں ان پر غالب آ گئے اور جو فوج وہاں موجود تھی اس کی بیخ کنی کر دی اور ان کے کپڑوں اور غنیمت سے ان کے ہاتھ بھر گئے اور سعید بن موسیٰ' ابن سلطان کے ساتھ جو صغیر بن عامر کے خیمہ میں چلا گیا تو اس نے اُسے اور اس کی قوم کے ان لوگوں کو جو اس کے پیچھے آئے پناہ دی اور اس نے بنی عامر کے جوانوں کو بھیجا جو اس کے آگے آگے اس کا راستہ بناتے جاتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے اس کو اپنی حکومت کے دارالخلافے میں اس کے مامن تک پہنچا دیا اور ابوحمو نے تلمسان کی حکومت پر قبضہ کرلیا اور اس ہدیہ کو مختص کرلیا جو اس نے امانت خانے میں پایا جسے سلطان باقی چھوڑ گیا تھا اور اس نے اُسے حاکم برشلونہ کے پاس بھیج دیا اور اس نے اس کی طرف اپنے اصیل گھوڑوں میں سے سواری کے لئے ایک سیاہ گھوڑا اور دو سنہری قیمتی لگامیں بھیجیں پس ابوحمو نے اس گھوڑے کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا اور ہدیہ کو اپنے مصارف میں خرچ کرلیا۔

فصل

وزیر مسعود بن ماسی کے تلمسان پر حملہ کرنے اور اس پر متغلب ہونے پھر اس کے بغاوت کرنے اور سلیمان بن منصور کے امیر مقرر کرنے کے حالات

جب وزیر حسن بن عمر کو تلمسان اور اس پر ابوحمو کے قبضہ کرنے کی خبر پہنچی تو اس نے بنی مرین کے مشائخ کو جمع کیا اور انہیں تلمسان کی طرف جانے کا حکم دیا تو انہوں نے خود جانے سے انکار کر دیا اور فوجوں کی تیاری کا مشورہ دیا اور انہوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ سب کے سب جائیں گے پس اس نے عطیات کا رجسٹر کھولا اور اموال تقسیم کئے اور قیمتی انعامات دیے اور کمزوریوں کو دور کیا اور جدید شہر کے میدان میں پڑاؤ کر لیا پھر اس نے ان پر مسعود بن رحو بن ماسی کو سالار مقرر کیا اور اس کے ساتھ مال لدوایا اور اسے آلہ دیا اور وہ جھنڈوں اور فوجوں کے ساتھ چلا اور اس کے مددگاروں میں منصور بن سلیمان بن منصور ابی مالک بن یعقوب بن عبدالحق بھی شامل تھا اور لوگ یہ جھوٹی خبر اڑا رہے تھے کہ سلطانِ مغرب ابوعنان کی وفات کے بعد اس تک پہنچنے والا ہے اور یہ بات زبانِ زدعوام ہوگئی' جسے داستان سراؤں اور ساتھیوں نے بیان کیا جس کی وجہ سے منصور کو اپنی جان کے متعلق خوف پیدا ہوگیا۔ پس وہ وزیر حسن کے پاس آیا اور اس کے پاس اس کی شکایت کی تو اس نے اُسے اس وسوسہ کے بارے میں سوچنے کے متعلق ایسی ڈانٹ پلائی جو سیاست سے خالی تھی پس وہ رک گیا اور میں بھی اس جنگ میں حاضر تھا اور مجھے اس کی عاجزی اور انکساری پر رحم آیا اور وزیر مسعود تیاری کے ساتھ کوچ کر گیا اور ابوحمو تلمسان کو چھوڑ گیا اور ربیع الثانی میں مسعود اس میں داخل ہو گیا اور اس پر قابض ہو گیا اور ابوحمو صحرا کی طرف چلا گیا اور زغبہ اور معقل کی عرب فوجوں نے اس پر اتفاق کر لیا پھر بنی مرین مغرب کی طرف چلے گئے اور اپنی سواریوں اور خیموں کے ساتھ انکاد میں اترے۔

مسعود بن رحو کا فوج بھیجنا: اور مسعود بن رحو نے اپنی سپاہیوں کی فوج ان کی طرف بھیجی جس میں اس نے بنی مرین کے امراء اور مشائخ کو منتخب کر دیا اور ان پر عامر کو سالار مقرر کیا جو اس کے چچا عبو بن ماسی کا بیٹا تھا اور اس نے ان کو بھیجا پس وہ وجدہ کے میدان میں اس کی طرف بڑھے اور عربوں نے بڑی بے جگری سے حملہ کیا تو وہ منتشر ہو گئے اور ان کی چھاؤنی لوٹ لی گئی اور ان کے مشائخ بھی لٹ گئے اور اپنے گھوڑوں سے اتر کر پیدل ہو گئے اور وجدہ کی طرف برہنہ حالت میں آ گئے

اور تلمسان میں بنی مرین کو خبر پہنچی جن کے دلوں میں وزیر کی سختی اور ان کے سلطان کو روکنے کی وجہ سے بیماری پائی جاتی تھی اور وہ حکومت کی تاک میں تھے پس جب خبر پہنچی اور لوگ اس کے لئے گدھوں کی طرح بھاگنے لگے اور ان میں سے کچھ لوگ الگ ہو کر شہر کے میدان میں مشورہ کرنے لگے اور انہوں نے یعیش بن علی بن ابی زیان بن سلطان ابی یعقوب کی بیعت پر اتفاق کر لیا پس انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور وزیر مسعود بن رحو تکبیر پہنچی جسے سلطان منصور بن سلیمان نے بیعت پر مجبور کیا تھا اور اس کے ساتھ بنی احمر کے رئیس ابکم اور نصاریٰ کی فوج کے قائد القہر دور نے بھی بیعت کی اور لوگ ہر سمت سے اس کے پاس آئے اور بنی مرین کے سرداروں نے یہ خبر سنی تو یہ وہ ہر جانب سے اس کی طرف دوڑ پڑے اور یعیش بن ابی زیان سیدھا چلا گیا اور سمندر پر سوار ہو کر اندلس چلا گیا اور امارت منصور بن سلیمان کے لئے پکی ہو گئی اور بنی مرین نے اس کی بات کو برداشت کیا اور وہ تلمسان سے ان کے ساتھ مغرب جانے کے لئے کوچ کر گیا اور راستے میں انہیں عرب فوجوں نے روکا تو انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کی سواریوں اور کپڑوں سے ان کے ہاتھ بھر گئے اور وہ تیزی کے ساتھ مغرب کی طرف گئے اور ۱۵ جمادی الاوّل الآخرۃ کو سبو میں اترے اور حسن بن عمر کو خبر پہنچی تو شہر کے میدان میں اس کے پڑاؤ میں حرکت پیدا ہو گئی اور سلطان نے آلہ اور تیاری کے ساتھ اسے نکالا اور اسے اپنے خیمے میں اتارا اور جب رات چھا گئی تو سردار اس سے الگ ہو کر سلطان منصور بن سلیمان کے پاس آ گئے تو اس نے خیمے کے اردگرد شمعیں اور آگیں روشن کر دیں اور موالی اور سپاہیوں کو اکٹھا کیا اور سلطان کو سواری دی اور اس کے محل کی طرف گیا اور جدید شہر میں رک گیا اور صبح کو منصور بن سلیمان نے تیاری کے ساتھ کوچ کیا اور ۲۲ جمادی الآخرۃ کو کدیۃ العرائس میں اترا' جہاں اس کا پڑاؤ متحرک ہو گیا اور صبح کو اس نے جنگ شروع کر دی اور اس نے اس کے تاوان روک دیئے لیکن اس دن وہ اسے فتح نہ کر سکا پھر اس نے محاصرہ کے لئے آلات تیار کرنے کے لئے لوگوں کو اکٹھا کیا اور بیعت کے لئے شہروں کے وفد مغرب میں اس کے پاس آئے اور اس کے ساتھ بنی مرین کے وہ دستے بھی مل گئے جو مراکش میں وزیر بن سلیمان بن داؤد کے ساتھ عامر کے محاصرہ کے لئے رکے ہوئے تھے پس اس نے اسے وزیر بنا لیا اور سلطان ابوعنان کے وزیر عبداللہ بن علی کو سبتہ کے قید خانے سے رہا کر دیا تو وہ اس کے ساتھ ایسے خالص ہو گیا جیسے سونا پگھلنے کے بعد خالص ہو جاتا ہے اور منصور بن سلیمان نے قیدیوں کے چھوڑنے کا حکم دیا پس بجایہ اور قسطنیہ کے جو بڑے لوگ وہاں موجود تھے وہ نکل گئے جو اس وقت سے وہاں قید تھے جب سلطان ابوعنان نے ان کے علاقوں پر قبضہ کیا تھا اور وہ اپنے مواطن کو چلے گئے اور وہ صبح و شام جدید شہر سے جنگ و قتال کرنے لگا اور بنی مرین کی ایک پارٹی اس سے الگ ہو کر وزیر حسن بن عمر کے پاس چلی گئی اور دوسرے اپنے اپنے شہروں میں چلے گئے اور انہوں نے اس کی امارت کے انجام کو دیکھتے ہوئے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور وہ ماہ شعبان تک اسی حالت میں رہا اور سلطان ابوسالم کے مغرب میں اپنے اسلاف کی حکومت کے لئے آنے اور اس پر غلبہ پانے کے حالات کو ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ

فصل

مولیٰ ابوسالم کے جبال غمارہ میں آنے اور مغرب کی حکومت پر اس کے قابض ہونے اور منصور بن سلیمان کے قتل ہونے کے حالات

سلطان ابوسالم' اپنے باپ کے مرنے اور اندلس میں ٹھہرنے اور سوس میں امارت کی طلب میں ابوالفضل کے خروج کرنے پھر سلطان ابوعنان کے اس پر فتح پانے اور اس کے مرنے کے بعد جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے' پرسکون ہو گیا تھا پھر جب سلطان اندلس ابوالحجاج ۷۵۵ھ میں عیدالفطر کے روز عیدگاہ میں فوت ہوا جسے اسود مدسوس نے نیزہ مارا تھا وہ اس کے بھائی محمد کی طرف ان کے محل کی بعض لونڈیوں کو منسوب کرتا تھا اور انہوں نے اس کے بیٹے محمد کو امارت کے لئے مقرر کیا اور اس کے غلام رضوان نے اسے روکا تو اس نے اس پر زیادتی کی اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں سلطان ابوعنان کو قوت حاصل تھی اور وہ اندلس کی حکومت کی اُمید رکھتا تھا اور جب اسے ۷۵۹ھ میں بیماری کا حملہ ہوا تو اس نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس کی طرف اپنے گھریلو طبیب ابراہیم بن زرزور الذمی کو بھیجیں تو اس نے اس یہودی سے بچاؤ اختیار کیا اور معذرت کی تو انہوں نے اسے واپس کر دیا تو سلطان نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

وزیر اور مشائخ کا قتل: اور جب وہ قسطنطینہ اور افریقہ کو فتح کر کے فاس پہنچا تو اس نے اپنے وزیر اور مشائخ کو گرفتار کر لیا اور انہیں ناکردہ گناہ سے متہم کر کے قتل کر دیا کہ انہوں نے سلطان اور اس کے حاجب کو جلدی سے مبارکباد نہیں دی اور ان کے درمیان فضا تاریک ہو گئی اور اس نے ان پر حملہ کرنے کا عزم کر لیا اور وہ سب کے سب طاغیہ بطرہ بن اوفونش حاکم قشتالہ کے پاس اس کے باپ الہنشہ کی وفات کے وقت سے جمع ہوئے تھے جو ۷۵۱ھ میں جبل الفتح میں ہوئی تھی پھر ابوالحجاج کی وفات کے بعد رضوان نے حکومت سے سرکشی اختیار کر لی اور وہ اس کا قصد کئے ہوئے تھا اور بظاہر وہ مسلمانوں کو ان کے دشمن کے ساتھ مصالحت کی مہلت دے رہی تھی اور سلطان ابوعنان اس بات کو ان کے خلاف سمجھتا تھا اور اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بحری بیڑوں سے ان کو مدد دے اور وہ اسے ان کے پاس جانے سے روکیں اور طاغیہ بطرہ اور قمص برشلونہ کے درمیان جنگ برپا تھی جس میں ان کے ہم مذہب ہلاک ہو گئے تھے پس سلطان نے اپنے ارادے کو قمص برشلونہ کی طرف پھیر دیا اور اسے ابن اوفونش کے خلاف ہتھ جوڑی کرنے کے لئے اس سے گفتگو کی۔

آبنائے جبرالٹر میں بحری بیڑوں کا اجتماع: اور مسلمانوں کے بحری بیڑے اور قمص کے نصاریٰ کے بحری بیڑے

آبنائے جبرالٹر میں اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اس کے لئے جگہ اور وقت مقرر کیا اور سلطان نے اسے نہایت قیمتی تحفہ دیا جس میں مغرب کا متاع اور گھریلو سامان اور مصنوعی سنہری مرکب اور اصیل گھوڑے شامل تھے پس یہ چیزیں تلمسان پہنچیں اور وہ ان کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔

اور جب سلطان ابوعنان فوت ہو گیا تو اس کے بھائی مولیٰ ابوسالم نے اپنے بھائی کی حکومت کی آرزو کی اور اس بارے میں اہل اندلس کی مدد کی خواہش کی کیونکہ ان کے اور اس کے بھائی کے درمیان تعلق پایا جاتا تھا اور اُسے اہل مغرب کے مددگاروں نے بلایا اور ان میں سے ایک اس کے پاس غرناطہ میں اس کے مقام پر پہنچا اور اس نے رضوان سے آنے کی اجازت طلب کی تو اس نے اُسے اجازت دینے سے انکار کر دیا تو وہ برافروختہ ہو گیا اور اپنی جان پر کھیل کر قشتالہ کے بادشاہ کے پاس چلا گیا کہ وہ اسے مغرب کی طرف جانے کے لئے بحری بیڑہ دے تو اس نے اس پر شرط عائد کی جسے اس نے قبول کر لیا اور اس نے اپنے بحرے بیڑے میں مراکش کی طرف بھیجا تو عامر اُسے قبول کرنے سے رکا کیونکہ اس میں سلیمان بن داؤد کے دارالخلافے کا محاصرہ ہوتا تھا اور اس پر تنگی وارد ہوتی تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پس وہ الٹے پاؤں واپس آ گیا اور جب طنجہ اور بلادِ غمارہ کے سامنے آیا تو اس نے اپنے آپ کو ان کے سامنے ڈال دیا اور ان کے علاقے کے چوڑے پتھروں میں اترا اور ان کے قبائل اس کے پاس جمع ہو گئے اور ہر جانب سے اس کی طرف اٹھ پڑے اور موت پر اس کی بیعت کی اور اس نے سبتہ اور طنجہ پر قبضہ کر لیا' جہاں ان دنوں حاکم قسطنیہ سلطان ابوالعباس بن ابی حفص موجود تھا جو سبتہ سے اپنی قید سے نکل کر وہاں چلا گیا تھا جیسا کہ ہم اسے بیان کر چکے ہیں پس مولیٰ ابوسالم نے اسے اپنی صحبت' دوستی اور اپنے اس سفر میں ٹھہرنے کے لئے چن لیا یہاں تک کہ اس نے اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس نے طنجہ میں حسن بن یوسف الورتاجنی اور سپاہیوں کے رجسٹر کے کاتب ابوالحسن بن علی بن السعود اور شریف ابوالقاسم تلمسانی کو پایا اور منصور بن سلیمان کو ان کے متعلق شبہ تھا اور اس نے ان پر وزیر حسن بن عمر کے ساتھ سازش کرنے کی تہمت لگائی جو جدید شہر میں اس کے مکان میں کی گئی تھی پس اس نے ان کو اپنے پڑاؤ سے اندلس کی طرف بھیج دیا اور یہ امیر ابوسالم کو طنجہ پر قبضہ کرنے کے وقت ملے پس وہ اس کی حکومت میں پہنچ گئے اور اس نے حسن بن یوسف کو وزیر بنایا اور اپنی علامت کے لئے ابوالحسن علی بن السعود کو کاتب بنایا اور شریف کو ہم نشینی اور ہم رکابی کے لئے مختص کیا پھر اندلس کی سرحدوں کے باشندوں نے اس کی دعوت سنبھال لیا اور جبل الفتح کا حاکم یحییٰ بن عمر اپنی موجودہ فوج کے ساتھ چلا گیا اور مولیٰ ابوسالم کا پڑاؤ بھی وسیع ہو گیا۔

منصور بن سلیمان کا دفاع کے لئے فوج تیار کرنا: اور جدید شہر کے باغی منصور بن سلیمان کے پاس خبر پہنچی تو اس نے اس کے دفاع کے لئے فوج تیار کی اور اس پر اپنے دونوں بھائیوں عیسیٰ اور طلحہ کو سالار مقرر کیا اور انہیں قصر کتامہ میں اتارا اور انہوں نے اس سے جنگ کر کے اسے شکست دی اور اس نے جبل میں پناہ لے لی اور حسن بن عمر نے دیواروں کے پیچھے سے اس پر حملہ کرنے میں جلدی کی تو اس نے اپنی اطاعت اس کو بھیج دی اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے دارالخلافے پر اسے قبضہ دلائے گا اور اس نے مولیٰ ابوسالم کے ایک مددگار مسعود بن رحو بن ماسی جو منصور کا وزیر تھا' کے ساتھ سلطان کے پاس جانے کے بارے میں سازش کی اور اس نے منصور اور اس کے بیٹے علی پر تہمت لگائی تھی پس وہ الگ ہو گیا اور لوگ منصور کے اردگرد سے چھٹ گئے اور اس کے بنی مرین کے مددگاروں نے بھی چھوڑ دیا اور وہ سواحل مغرب میں بادلیس چلا گیا اور

تمام اہل فوج ان کے ساقہ میں چلے اور ان کے دستے پوری طرح تیار تھے پس وہ سلطان ابو سالم کے پاس چلے گئے اور اسے اپنے دارالخلافے کی طرف لے جانے کے لئے تیار کر لیا پس وہ تیزی سے چلا اور حسن بن عمر نے اپنی خلافت کے نویں مہینے میں اس کے سلطان سعید کو اس کی امارت سے معزول کر دیا اور اسے اس کے چچا کے سپرد کر دیا اور وہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس کی بیعت کر لی۔

جدید شہر میں سلطان کا داخلہ: اور سلطان جدید شہر میں ۱۵ شعبان ۷۶۰ھ کو آیا اور مغرب کی حکومت پر قابض ہو گیا اور نواح کے وفود بیعتوں کے ساتھ آنے لگے اور اس نے حسن بن عمر کو مراکش کا امیر مقرر کیا اور اس کے مقام سے پریشان ہونے کی وجہ سے اسے فوجوں کے ساتھ مراکش بھیج دیا اور مسعود بن رحو بن ماسی اور حسن بن یوسف الورتاجنی کو وزیر بنایا اور اپنے باپ کے خطیب فقیہ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مرزوق کو اپنے خواص میں چنا اور اس کتاب کے مؤلف کو اپنی مہر اور اپنی پرائیویٹ تحریرات سپرد کیں اور جب میں نے کدیۃ العرائس میں منصور بن سلیمان کے احوال کے اختلال اور امارت کو سلطان کے پاس جاتے دیکھا تو میں اس کے پڑاؤ سے اس کی طرف آ گیا تو وہ میری طرف آیا اور اس نے مجھے تعظیم کے مقام پر اتارا اور مجھے اپنی کتابت کے لئے چن لیا اور مغرب میں اس کی امارت منظم ہو گئی اور سلطان کے مددگاروں نے بادلیس میں منصور بن سلیمان اور اس کے بیٹے علی کو گرفتار کر لیا اور انہیں پا بجولاں اس کے دروازے پر لے آئے اور اس نے انہیں ہلا کر ڈانٹ ڈپٹ کی اور انہیں اسی سال کے شعبان میں ان کے مقتل میں لے جا کر نیزے مار مار کے قتل کر دیا گیا اور اس نے اپنے باپ کی اولاد میں سے نمائندہ بیٹوں اور قرابت داروں کو اکٹھا کیا اور انہیں اندلس کی سرحد رندہ میں واپس بھجوا دیا اور انہیں پہرے داروں کی نگرانی میں دے دیا اور ان میں سے اس کا بھتیجا محمد بن ابوعبدالرحمٰن غرناطہ چلا گیا جہاں وہ طاغیہ سے مل گیا اور اس کے پاس اس کے مغرب پر قبضہ کرنے تک ٹھہرا جسے ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ اور باقی لوگ سلطان کی سلطنت کے پناہ دینے کے مدت بعد سمندر میں غرق ہو گئے۔ اس نے انہیں کشتیوں میں سوار کروا کر مشرق کی طرف بھیجا پھر انہیں غرق کر دیا اور ملک خوارج اور جھگڑا کرنے والوں سے خالی ہو گیا اور اس کی حکومت منظم ہو گئی اور سلطان نے مولانا سلطان ابوالعباس کی عزت افزائی کے لئے ایک جشن کیا۔

فصل

غرناطہ کے حکمران ابن الاحمر کے معزول ہونے اور رضوان کے قتل ہونے اور اس کے سلطان کے پاس آنے کے حالات

جب ۷۵۵ھ میں سلطان بوالحجاج فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے محمد کو امیر مقرر کیا اور اس کے باپ کا غلام رضوان اس سے بے قابو ہو گیا۔ حالانکہ اس نے اس کے چھوٹے بیٹے اسماعیل کو تربیت دی تھی کیونکہ اس نے اس کے ماں باپ کو اپنی محبت دی تھی پس جب انہوں نے اس کی امارت سے اعراض کیا تو اُسے اپنے ایک محل میں چھپا دیا اور اس کی اپنے عم زاد محمد بن اسماعیل ابن الرئیس ابی سعید سے رشتہ داری تھی اور وہ اسے خفیہ طور پر، حکومت میں موقع ملنے پر، اپنی امارت کی دعوت دیتا تھا پس سلطان اپنے باغات کی ایک سیرگاہ کی طرف نکل گیا تو وہ ۲۷ رمضان ۷۶۰ھ کی رات کو بعض اوباشوں کے ساتھ جسے اس نے کھانے پر جمع کیا تھا، الحمراء کی دیوار پر چڑھ گیا اور حاجب رضوان کے گھر کی طرف گیا اور اس کے گھر میں داخل ہو کر اسے اس کی بیویوں اور بیٹیوں کی موجودگی میں قتل کر دیا اور انہوں نے اسماعیل کا گھوڑا اس کے قریب کیا تو وہ سوار ہو گیا پس انہوں نے اُسے محل میں داخل کر دیا اور اس کی بیعت کا اعلان کر دیا اور الحمراء کی فصیل پر اپنے ڈھول بجائے اور سلطان اپنی سیرگاہ سے اپنے حاجب رضوان کے قتل کے بعد وادی آش کی طرف بھاگ گیا اور سلطان مولیٰ ابو سالم کو اطلاع ملی تو وہ رضوان کی ہلاکت سے غضب ناک ہو گیا اور سلطان نے اُن کی گزشتہ پناہ کا لحاظ رکھتے ہوئے خلعت دیا اور اسی وقت اپنے ہم نشینوں میں سے ابوالقاسم شریف کو اس کے بااختیار بنانے کے لئے بھیجا پس وہ اندلس پہنچا اور اس نے ارباب حکومت سے مخلوع کے وادی آش سے مغرب کی طرف جانے کا معاہدہ کیا اور وزیر کاتب ابوعبداللہ خطیب کو ان کی قید سے رہا کروا دیا جس کو انہوں نے اپنی امارت کے آغاز میں قید کیا تھا کیونکہ وہ حاجب رضوان کا نائب اور مخلوع کی حکومت کا رکن تھا پس مولیٰ ابو سالم نے انہیں اس کے رہا کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے اُسے رہا کر دیا اور ایلچی ابوالقاسم شریف اس کے سلطان مخلوع سے مغرب کی طرف جانے کے لئے وادی آش میں ملا اور اسی سال کے ذوالقعدہ میں چلا گیا اور فاس میں سلطان کے پاس آیا اور اس نے اس کی آمد کو بڑی بات قرار دیا اور اس کی ملاقات کو سوار ہو کر گیا اور اس کے ساتھ اپنی قومی اسمبلی میں آیا اور اس نے اس کے لئے جشن کیا اور مشائخ اور صاحب شرف لوگوں کو ناراض کر دیا اور اس کے وزیر ابن الخطیب نے کھڑے ہو کر اپنا شاندار قصیدہ سلطان کو سنایا جس میں وہ اس سے اپنی امارت کے لئے اس سے مدد مانگتا تھا اور اس نے اس انداز سے اس سے مہربانی اور رحم طلب کیا جس نے لوگوں کو رحمت و شفقت سے رلا دیا قصیدہ کی عبارت یہ ہے:

قصیدہ

اے میرے دو دوستو! دریافت کرو کیا اس کے پاس کوئی یاد کی دوات ہے اور کیا وادی میں سرسبز گھاس ہو گئی ہے اور پھولوں کی خوشبو پھیل گئی ہے اور کیا موڑ پر جو گھر واقع ہے اسے موسم بہار کی پہلی بارش صبح صبح پہنچی ہے جس کے نشانات سوائے تو ہم اور ذکر کے مٹ چکے ہیں۔ میرے ملک نے اپنے اطراف سمیت، عشق میں لپٹے ہوئے آدمی کی خدمت کی ہے اور زندگی، خوبصورت لمبے بالوں چیز ہے اور میرے ماحول نے میرے گھونسلے کے دونوں بازوؤں کی پرورش کی ہے اور اب میری یہ حالت ہے نہ میرا کوئی بازو ہے اور نہ گھونسلہ، لیکن اس دنیا کا متاع قلیل ہے اور اس کی لذات ہمیشہ دگرگوں ہوتی رہتی ہیں، اس نے مجھے اپنے قرب سے مشقت میں ڈال دیا ہے اور اس کا ایک دن ہمارے ہاں ایک ماہ کے برابر ہوتا ہے اور ہماری ہر پسلی میں آگ کا ایک شعلہ روشن ہے اور جدائی کے ہاتھ نے اشکوں کے موتیوں کو بکھیر دیا ہے اور جدائی کے بہت سے غم ہیں جن سے سینہ تنگ ہو جاتا ہے اور ہم شام کو سرور کی نہر پر روئے تو اس کے بعد یہ نہر کھاری ہو گئی۔ میں نے ہودہ میں بیٹھی ہوئی عورتوں سے کہا جب کہ شب روی نے انہیں محتاج کر دیا تھا اور حدی خوان نے انہیں تسلی دی اور ڈانٹ نے انہیں گھبرا دیا، ذرا نرمی اختیار کرو ہر تنگی کے بعد آسائش ہوتی ہے اور اللہ کے وعدے کے پورا ہونے سے خوش ہو جا کہ اب تنگی چلی گئی ہے اور اگر زمانہ بزدلی اختیار کرے تو عقل بزدلی نہیں کرتی اور اگر لوگ چھوڑ جائیں تو صبر نہیں چھوڑتا اور اگر مجھ جیسے تجربہ کار سے مصائب مقابلہ کریں تو تلخ و شیریں اس کے ہاں برابر ہوتے ہیں اور انہوں نے سیدھی لکڑی کو دانت سے کاٹ کر اس کی سختی اور نرمی معلوم کی اور اس کا عزم ہندی تلوار کی طرح کارگر ہے اور جب تو نے بیضا میں میرا گھر مقرر کر دیا تو وہاں نہ سواریاں اور نہ لگامیں آئیں اور ہم نے ابراہیم کو اپنے ہموم کے برابر ڈانٹا اور جب ہم نے اس کے چہرے کو دیکھا تو ڈانٹ درست معلوم ہوئی اور سواروں نے اس کی اچھی باتوں کو روایت کیا اور جب انہوں نے اسے دیکھا تو خبر کی حقیقت کی تصدیق کر دی اور اس کے مزے کی شیرینی نے سمندر کی تلخی کو دور کر دیا اور کبھی اس کی جزر نے مد کا تعاقب نہیں کیا اور وہ ایسی جنگ کرتا ہے جس کے خوف سے ہلاکت ڈرتی ہے اور اس کے سخت دامنوں میں دوشیزہ تبختر سے چلتی ہے لوگوں نے اس کی اطاعت کی حتیٰ کہ ٹیلوں کی چوٹیوں پر جانوروں نے بھی اس کی اطاعت کی، اے بادشاہ کے آقا ہم نے باوجود دوری کے تیرا قصد کیا ہے تا کہ زمانے نے تیرے بندے پر جو ظلم کیا ہے تو اس کے بارے میں ہم سے انصاف کرے ہم نے تیرے ذریعے زمانے کو زیادتی سے روکا، حالانکہ ہم نے اس کے ظلم اور کبر کو دیکھا ہے اور ہم نے اس بزرگی کی پناہ لی ہے پس ہلاکت چلی گئی اور ہم نے اس عزت کی پناہ لی تو شر شکست کھا گیا اور جب ہم سمندر کے پاس آئے تو ہم اس کی موجوں سے خوفزدہ ہونے لگے اور ہم نے تیری بے شمار بخشش کا ذکر کیا تو سمندر حقیر ہو گیا اور جو شخص تیری عظیم خلافت کے قریب نہ ہوا تو اس کا اشارہ لغو اور اس کا عرفان، چالاکی ہے اور تیری تعریف مدح کو صحیح راہ دکھاتی ہے جب کہ تجھ سے کمتر آدمی کے اوصاف میں شعر بھٹک جاتے ہیں، تجھے مسلمانوں کے دل نے پکارا اور اخلاص دکھایا اور ان کا سرو جہر اللہ کے لئے اچھا ہو گیا۔

اور انہوں نے عاجزی سے اللہ کے آگے ہاتھ پھیلائے تو اللہ نے انہیں کہا' اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے اور اس نے تیری بیعت کے ذریعے انہیں نعمتیں عطا کیں اور انہیں خوش قسمتی حاصل ہوگئی اور سرحد کے اگلے دانت ہنسنے لگے حالانکہ جو تکلیف اسے پہنچی تھی اس میں کمی نہ ہوئی تھی اور تو نے صلح کے ساتھ شہروں اور اس کے باشندوں کو امن دیا پس نہ کوئی' ظلم زیادتی کرتا اور نہ ڈر' مخالفت کرتا ہے اور تیرے باپ مولانا نے تصریح کے ساتھ کہا تھا کہ اس کی اولاد میں ایک نیک لڑکا ہوگا اور تو اس کے فوراً بعد خلافت کا حق رکھتا تھا لیکن ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اور تو نے خلافت کے باشندوں کو وہاں سے نکال دیا جو ایک زمانہ تک ٹھہرے رہے جہاں چاند ظاہر نہیں ہوتا تھا اور اللہ نے تیرا حق واپس کر دیا جب اس نے یہ فیصلہ کیا کہ تو نعمتوں کو اوڑھ لے اور پردوں کو لٹکا لے اور وہ مخلوق سے نرمی کر کے حکومت کو تیرے پاس لے آیا حالانکہ وہ امامت کے رکن کو کھو چکے تھے اور مجبور ہو کر گئے تھے اور اس نے آزمائش سے تیری عزت' رفعت اور اجر میں اضافہ کر دیا اگر پگھلانا نہ ہوتا تو سونے کی پہچان نہ ہوتی' جب ہلاکتیں آتی ہیں تو تجھے ہی آواز دی جاتی ہے اور جب بارش نہیں ہوتی تو تجھ سے اُمید کی جاتی ہے اور جب زمانہ اپنے حکم سے ظلم کرتا ہے تو امر و نہی اور خرابی اور درستی تیرے ہاتھ میں ہوتی ہے اور یہ ابن نصر تیرے پاس آیا تھا تو پرشکستہ تھا اور تیرے اشراف سے مدد مانگتا تھا اور وہ مسافر تھا اور تجھ سے اس امر کی امید رکھتا تھا جس کا تو اہل ہے اور تو فخر کرنا چاہتا ہے تو فخر تیرے پاس آچکا ہے اے امیر المؤمنین دوبارہ پختہ بیعت لے کیونکہ عہد شکنی نے اس کی گرہ کو کھول دیا ہے اور تیرے جیسا شخص غیر قوم کے آدمی کا لحاظ کرتا ہے اور جو آل مرین کو پکارتا ہے اس کے پاس عزت اور مدد آجاتی ہے اے امام برحق' حق کا بدلہ لے اور جو کچھ تو کرے گا اس کے ضمن میں عزت اور اجر ملے گا اور اے حق کے مددگار تو ہی اس کا اہل ہے پس تو حق کے ساتھ کھڑا ہو اور زید اور عمر سے کوئی امید نہیں کی جاتی اور اگر کہا جائے کہ تیرے مالک کا مال بہت ہے اور یہ تیری فوج بہت بڑا لشکر ہے تو تیرے ذریعے زیادتی کرنے والے کو روکا جاتا ہے اور تیرے ذریعے ہدایت زندہ ہوتی ہے اور جس چیز کو کفر نے گرا دیا ہے تیرے ذریعے اسلام اُسے تعمیر کرتا ہے' اُسے دوبارہ اس کے وطن کی طرف بھیج اور اُسے اپنی نعمتیں دے جن کا کوئی شمار نہیں ہے اور لوگوں کے دلوں کو جلدی سے درست کر کیونکہ تیرے غلبے اور دباؤ نے انہیں توڑ دیا ہے اور وہ تیرے فعل کو دیکھ رہے ہیں اور تیرا داہنا ہاتھ ان سے جو چاہتا ہے اس کے بعد کوئی خسارہ نہیں' تیرا مقصد آسان ہے جس کی کفالت تجھے درماندہ نہیں کرتی' سوائے اس کے کہ اسے بلندیوں میں رکاوٹ پیش آجاتی ہے اور عمر ایک مستعار زینت ہے جسے واپس کیا جائے گا لیکن اصل عمر' ثنا ہے اور جو شخص فنا ہونے والی چیز کو ہمیشہ رہنے والی چیز کے بدلے فروخت کرے تو اس کی کوشش کامیاب اور اس کی تجارت فائدہ بخش ہے اور اے بلندیوں کے مالک جو تو باقی چھوڑے گا اس کے سوا پوری قوت والے اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے ہیں اور سرخ اور زرد رنگ کے گھوڑے ہیں جن کے داغ واضح ہیں اور ان کے جسم' سونا اور ٹانگیں ہوتی ہیں اور مرین کے معزز لوگوں نے خوش کیا جن کے عمامے تلواریں اور عادات گندم گوں نیزے ہیں اور ان پر لوہے کی زرہیں ہیں جن کی اطراف میں بڑے بڑے لشکر داخل ہو جاتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں اگر وہ کسی مصیبت کے دور کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں تو کوئی اتار چڑھاؤ مشکل نہیں رہتا جب ان سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتے ہیں اور جھگڑا کیا جائے تو حملہ کرتے ہیں اور اگر وعدہ کریں تو اسے پورا کرتے

ہیں اور اگر معاہدہ کریں تو سچ کر دکھاتے ہیں اور اگر وہ آواز سنیں تو معزز جانوں کے ساتھ پہنچتے ہیں جن کی کھوپڑیوں پر مخلوق سے نیکی کرنا فرض ہوتا ہے اور اگر ان کی مدح کی جائے تو وہ راحت محسوس کر کے جھومتے ہیں گویا وہ نشہ میں ہیں جن کی تلواروں میں شراب چلتی ہے اور ان کے سینے نیزوں کے درمیان مسکراتے ہیں اور درخت کی لکڑیوں کے درمیان پھول مسکرائے ہیں اے میرے آقا میری سوچ کم ہو گئی ہے اور میری طبیعت بدل گئی ہے پس میرا یقین اور سوچ طبعی نہیں ہے اور اگر تیری مہربانی نہ ہوتی جس سے تو نے مجھے پایا اور زندہ کیا ہے تو میرا کوئی نام و نشان نہ ہوتا' تو نے مجھ سے کھوئی ہوئی چیزوں کو موجود کر دیا ہے اور تو نے ایسے مردہ کو زندہ کیا ہے جس کے اعضاء کو قبر نے سمیٹ لیا تھا تو نے ایسے فضل سے آغاز کیا جس کی عظمت کے باعث میں اس کا اہل نہ تھا پس لطف اور انشراح صدر حاصل ہو گیا اور تو نے بڑی بڑی نعمتیں میرے گلے میں ڈال دیں جن کے متعلق میری تعریف اور شکر کم ہے اور تو احسانات کی تکمیل کا ضامن ہے یہاں تک کہ عزت' جاہ اور وقار واپس آ جائے وہ ذات جس نے اپنی رحمت سے تیرا مقام بلند کیا ہے تجھے جزا دے جس کے ذریعے تو قیدی کو چھڑاتا ہے اور مضطر تسلی پاتا ہے اور جب ہم مدح سے تیری ثنا کرتے ہیں تو ریت اور بارش کے قطرے کہاں شمار ہو سکتے ہیں بلکہ ہم تو اپنی استطاعت کے مطابق تعریف کرتے ہیں اور جو کوشش کرتا ہے اسے عذر کا حق بھی ہوتا ہے۔

پھر مجلس برخواست ہو گئی اور ابن الاحمر اپنے ٹھکانوں کی طرف چلا گیا اور اس کے لئے محلات میں فرش بچھائے گئے اور سنہری زینوں کے ساتھ گھوڑے اس کے قریب ہوئے اور اس نے اس کی طرف قیمتی چادریں بھیجیں اور اس کے لئے اس کے معلوجی موالی اور تربیت یافتہ دوستوں کے لئے وظائف مقرر کئے اور اس نے سواروں اور پیادوں میں اس کی شاہانہ رسم کی نگرانی کی اور اس نے سلطان کے ادب کی وجہ سے اس کے ملک کے القاب کو آلہ کے سوا ضائع نہیں کیا اور اس کے مددگاروں میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ ۷۶۳ھ میں اندلس چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

حسن بن عمرو کے تادلہ میں خروج کرنے اور سلطان کے اس پر متغلب ہونے اور وفات پانے کے حالات

جب وزیر حسن بن عمرو مراکش گیا اور وہاں ٹھہرا تو اس کی سلطنت اور ریاست وہاں جڑ پکڑ گئی جس سے سلطان کی مجلس کے لوگ حسد کرتے تھے اور انہوں نے کوشش کی کہ سلطان اس سے بگڑ جائے یہاں تک کہ دونوں کے درمیان فضا تاریک ہو گئی

اور وزیر بھی اس کو سمجھ گیا پس وہ اس کے مقام سے پریشان ہو گیا اور اپنے بارے میں سلطان کے حملے سے خوفزدہ ہو گیا اور ماہِ صفر ۷۶۷ھ میں مراکش سے نکلا اور اطاعت سے منحرف ہو کر تادلہ چلا گیا اور جشم کے بنو جابر اسے ملے اور اس کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے اسے پناہ دے دی اور سلطان نے اپنی فوجوں کو اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور اپنے وزیر حسن بن یوسف کو ان کا سالار مقرر کیا اور اسے اس کی طرف بھیجا پس وہ تادلہ میں اترا اور حسن بن عمر وجبل چلا گیا اور ان کے سردار حسین بن علی الوردیغی کے ساتھ وہاں قلعہ بند ہو گیا اور فوجوں نے ان کا گھیراؤ کر لیا اور ان کی ناکہ بندی کر دی اور وزیر نے ان پر حملہ کرنے کیلئے جبل کے صناکہ باشندوں کے ساتھ سازش کی اور انہیں مال دیا پس انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کی فوج منتشر ہو گئی اور اس نے حسن بن عمر و کو گرفتار کر لیا اور اسے سب کچھ سمیت سلطان کی فوج میں لے آیا پس وزیر نے اسے قید کر دیا اور الحضر ۃ کی طرف لوٹ آیا اور جمعہ کے روز سلطان کے حضور پیش ہوا اور سلطان نے اس میں فوج کو سوار کروایا اور خود اپنی فوج کو ملنے کے لئے شہر کے چوک میں اپنی جگہ پر سونے کے برج میں بیٹھا اور سلطان نے حسن بن عمر و کو ایک اونٹ پر سوار کرایا جو ان جمع شدہ لوگوں میں لے کر اسے پھرا اور سلطان کی نشست کے قریب ہوا تو اس نے اونٹ کے اوپر سے زمین کو چومنے کا اشارہ کیا اور سلطان سوار ہو کر اپنے محل کی طرف چلا گیا اور مجمع اکھڑ گیا اور وہ رسوا ہو چکے تھے اور دنیا کے لئے عبرت بن گئے تھے اور سلطان اپنے محل میں داخل ہوا اور اپنے آراستہ تخت پر بیٹھا اور اپنے خواص اور ہم نشینوں کو بلایا اور اسے بھی بلایا اور ڈانٹا اور اس نے جو کچھ کیا تھا اس کا اس سے اعتراف کروایا تو وہ معذرت اور انکار کرنے لگا۔

مجلس میں ابن خلدون کی موجودگی: اور شرفاء اور خواص کے ساتھ میں بھی اس مجلس میں موجود تھا اور یہ ایک ایسا مقام تھا جس میں رحمت و عبرت کے باعث آنکھیں اشک بار تھیں پھر سلطان کے حکم سے اسے منہ کے بل گھسیٹا گیا اور اس کی ڈاڑھی نوچی گئی اور ڈنڈوں سے مارا گیا اور اسے اس کے قید خانے لے جایا گیا اور قید کرنے سے چند راتوں بعد اسے شہر کے چوک میں نیزے مار مار کر قتل کر دیا گیا اور اس کے اعضاء باب محروق کے پاس شہر کی فصیل پر نصب کر دیے گئے اور وہ دوسروں کے لئے عبرت بن گیا۔

فصل

سوڈانی وفد اور اس کے ہدیے اور اس میں نادر زرافے کے حالات

جب سلطان ابوالحسن نے شاہِ سوڈان منسا سلیمان بن منسا موسیٰ کو ہدیہ بھجوایا جس کا ذکر اس کے حالات میں آتا ہے تو اس نے اس کا بدلہ دینے کی کوشش کی اور اسے ہدیہ دینے کے لئے اپنے علاقے کی عجیب و غریب چیزوں کو جمع کیا اور اس دوران میں سلطان ابوالحسن کی وفات ہو گئی اور ہدیہ ارض کی دور دراز سرحد تک پہنچ گیا اور منسا سلیمان بھی اس کی روانگی سے قبل

فوت ہو گیا اور اہل مالی میں اختلاف و انتشار پیدا ہو گیا اور ان کے ملوک امارت کے بارے میں ایک دوسرے پر حملے کرنے لگے اور قتل کرنے لگے اور فتنہ میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ ان میں منسا زاطہ کھڑا ہو گیا اور ان کا معاملہ اس کے لئے مرتب ہو گیا اور اس نے اپنے ملک کی اطراف پر غور کیا اور اسے ہدیہ کے بارے میں بتایا گیا کہ اسے والات میں ذخیرہ کیا گیا ہے تو اس نے حکم دیا کہ اسے مغرب کی حکومت میں بھجوایا جائے اور اس عظیم الجثہ عجیب و غریب شکل کے زرافے کا اضافہ کیا جائے جو حیوانات سے مختلف صورت رکھتا ہو اور وہ اس ہدیہ کے ساتھ اپنے علاقے سے روانہ ہوئے اور صفر ۷۶۲ھ میں فاس پہنچے اور جمعہ کا روز ان کی آمد کا دن تھا اور سلطان ان کے لئے سنہری برج میں سامنے کی نشست پر بیٹھا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ وہ صحرا کی طرف چلے جائیں پس وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے چلے گئے یہاں تک کہ ان سے فضا تنگ ہو گئی اور عجیب و غریب شکل کے زرافہ کو دیکھنے کے لئے اس قدر بھیڑ ہو گئی کہ لوگ ایک دوسرے پر سوار ہو گئے اور شعراء نے مبارک باد اور مدح کے اشعار پڑھے اور وفد سلطان کے سامنے حاضر ہوا اور انہوں نے نہایت محبت و اخلاص کے ساتھ پیغام رسائی کی اور اہل مالی کے اختلاف اور امارت کے حصول کے لئے ان کے ایک دوسرے پر حملے کرنے کے باعث ہدیہ میں تاخیر ہونے پر معذرت کی اور اپنے سلطان کی عظمت بیان کی اور ترجمان ان کی طرف ترجمانی کرتا جاتا تھا اور وہ معروف دستور کے مطابق اپنی کمانوں کی تانت اتار کر اس کی تصدیق کرتے جاتے تھے نیز انہوں نے ملوکِ عجم کے طریق کے مطابق اپنے سروں پر مٹی ڈال کر سلطان کو سلام کیا پھر سلطان سوار ہو گیا اور یہ مجمع منتشر ہو گیا اور اس کی شہرت پھیل گئی اور یہ وفد سلطان کی حکومت اور اس کے بعد وظیفے کے تحت ٹھہرا رہا اور سلطان ان کی واپسی سے قبل فوت ہو گیا اور اس کے بعد جس آدمی نے امارت سنبھالی اس نے ان پر حسن سلوک کیا اور یہ مراکش کی طرف لوٹ آئے اور وہاں سے ذوی حسان کے پاس آ گئے جو سوس کے معقلی عربوں میں سے ہیں اور ان کے بلاد کے ساتھ متصل ہیں اور وہاں سے یہ اپنے سلطان کے پاس چلے آئے۔

فصل

سلطان کے تلمسان کی طرف آنے اور اس پر قابض ہونے اور ابوتاشفین کے پوتے ابو زیان کو اس پر قبضہ کرنے کے لئے ترجیح دینے اور اس کے ساتھ امرائے موحدین کے ان کے بلاد کی طرف جانے کے حالات

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب ۷۶۰ھ میں سلطان مغرب کا خود مختار بادشاہ بن گیا تو درعہ کا عامل عبداللہ بن مسلم زردالی تھا جو بنی عبدالواد کے اسلاف اور ابی زیان کے مددگاروں میں سے تھا جسے سلطان ابوالحسن نے تلمسان پر متغلب ہوتے وقت منتخب کر لیا تھا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس کے بعد سلطان ابوعنان نے اسے بلادِ درعہ پر عامل مقرر کیا اور جب ابوالفضل بن سلطان ابوالحسن نے اپنے بھائی سلطان ابوعنان کے خلاف جبل حمیدی میں خروج کیا تو اس نے اس کے ساتھ دھوکہ کیا پس وہ مولیٰ ابوسالم کے بااختیار امیر بننے پر پریشان ہو گیا اور اس کے حملے سے خوفزدہ ہو گیا' کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ اپنے بھائی ابوالفضل کی وجہ سے اس سے کینہ رکھتا ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان سفر کی قرابت پائی جاتی تھی پس اس نے اپنے ان دوستوں کے ساتھ جو عرب المعقل سے تھا' سازش کی اور اپنے ذخائر' اموال اور اہل کو اٹھایا اور صحرا کو طے کر کے تلمسان پہنچ گیا اور ۷۶۰ھ کے آخر میں سلطان ابوحمو کے پاس چلا گیا اور اس نے اس کی خوب پزیرائی کی اور اس کے پہنچتے ہی اسے اپنا وزیر بنا لیا اور اس پر اور اس کے مقام پر فخر کا اظہار کیا اور تدبیر اور حل وعقد کے تمام کام اس کے سپرد کر دیے اور اس نے خوب جانفشانی سے خدمت کی اور معقلی عربوں کو ان کے مواطن سے اس کی حکومت کی رغبت اور حکومت میں اس کے مقام کی عظمت اور سلطان مغرب کے خوف کی وجہ سے بلا لیا کیونکہ انہوں نے یکے بعد دیگرے بنی مرین کے ساتھ اتفاق کرنے کی وجہ سے اس سے زیادتی کی تھی' پس وہ تلمسان میں ٹھہر گئے اور سب کے سب بنی عبدالواد کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

سلطان ابوسالم کا عبیداللہ بن مسلم کے بارے میں پیغام بھیجنا: اور سلطان ابوسالم نے ابوحمو کی جانب ان کے عامل عبداللہ بن مسلم کے بارے میں پیغام بھیجا تو اسے اس کی طرف سے جواب نہ ملا اور اس کے اہل وطن اس کے سامنے

معقل کی دوستی کو پیش کیا تو وہ ان کے کام میں لگ گیا تو سلطان نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا اور اس نے شہر کے میدان میں اپنا پڑاؤ بنالیا اور عطیات کا رجسٹر کھول دیا اور لوگوں میں تلمسان کی طرف جنگ کے لئے جانے کا اعلان کر دیا اور کمزوریوں کو دور کیا اور اپنے وزراء کو فوج اکٹھی کرنے کے لئے مراکش کی طرف بھیجا' پس جہات کی فوجیں آ گئیں اور وہ جمادی الاوّل ۷۱ےھ کو فاس سے روانہ ہوا اور ابوحمو نے اپنی حکومت کے لوگوں اور اپنی حکومت کے مددگار زناتہ اور بنی عامر اور معقل کے تمام عربوں کو سوائے عمازنہ کے' جمع کیا ان کا امیر زبیر بن طلحہ سلطان کی طرف مائل تھا اور وہ تلمسان سے بھاگ گئے اور صحرا کی طرف چلے گئے اور سلطان ۳ رجب کو تلمسان گیا اور ابوحمو اور اس کے مددگار مغرب کی طرف چلے گئے اور وترمار بن عریف کے شہر کرسیف میں اترے اور اسے تباہ و برباد کر دیا اور وترمار اور اس کی قوم کے بنی مرین کے ساتھ دوستی رکھنے پر ناراضگی کی وجہ سے جو کچھ وہاں موجود تھا اسے لوٹ کر لے گئے اور حطاط کی طرف بھی بڑھے اور اس کے نواح میں فساد برپا کیا اور انکاد کی طرف واپس لوٹ آئے اور سلطان کو ان کی اطلاع ملی تو اس نے مغرب کے معاملے کا تدارک کیا اور تلمسان پر ابوتاشفین کے اس پوتے کو عامل مقرر کیا جس نے ان کی گود میں ان کی نعمتوں کے تحت پرورش پائی تھی اور وہ ابو زیان محمد بن عثمان تھا اور جوانی ہی میں وہ مشہور ہو چکا تھا اور اس نے اسے تلمسان کے قصر قدیم میں اتارا اور مشرق کے تمام زناتہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس کے عم زاد عمر بن محمد بن ابراہیم بن مکی کو اس کا وزیر بنایا اور ان کے وزراء کے بیٹوں میں سے سعید بن موسیٰ بن علی بھی تھا اور اس نے اسے دنانیر و دراہم کے دس بوجھ دیے اور اُسے آلہ دیا اور اس وقت مولانا سلطان ابوالعباس کے سامنے اس کی سابقیت اور سخت مقامات سے اس کی محبت کو بیان کیا گیا پس وہ اس کی خاطر اپنی قسطینہ کی امارت سے دستبردار ہو گیا اور اس طرح اس نے حاکم بجایہ مولیٰ ابوعبداللہ کو اپنے ملک بجایہ کو واپس لینے کے لئے بھجوایا تو اس نے ان دونوں کو امیر مقرر کیا اور خلعت دیے اور دونوں کو دو بوجھ مال دیا اور اس نے قسطینہ کے عامل منصور بن الحاج خلوف کو لکھا کہ وہ مولانا سلطان ابوالعباس احمد کے شہر سے دستبردار ہو جائے اور اس پر قابو دلائے اور اس نے ان امراء کو الوداع کہا اور خود مغرب کی سرحدوں کو بند کرنے اور دشمن کی بیماری کے قلع قمع کے لئے اپنے دارالخلافے کی طرف واپس آ گیا اور اسی سال کے شعبان میں فاس آ گیا اور ابھی اس کے قدم ٹکے بھی نہیں تھے کہ ابوزیان تلمسان سے بھاگنے کے بعد اس کے پیچھے پیچھے واپس آ گیا اور وانشریس چلا گیا اور ابوحمو اس پر متغلب ہو گیا اور اس کی فوج منتشر ہو گئی' پس وہ سلطان کے پاس چلا گیا اور ابو حمو تلمسان کا خودمختار بادشاہ بن گیا اور اس نے مصالحت کے بارے میں سلطان کو پیغام بھیجا تو اس نے اس کی مرضی کے مطابق مصالحت کر لی۔

فصل

سلطان ابوسالم کے وفات پانے اور مغرب کی حکومت پر عمر بن عبداللہ کے قابض ہونے اور اس کے یکے بعد دیگرے ملوک کو مقرر کرنے اور وفات پانے کے حالات

سلطان کی خواہش پر خطیب ابوعبداللہ بن مرزوق کو غلبہ حاصل تھا اور اس کے حالات میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس کے اسلاف' شیخ ابی مدین کے پڑاؤ سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے تھے اور اس کا دادا اس کی قبر کی خدمت کا نگران تھا۔ اس نے اُسے خادم بنایا اور اس کی اولاد بھی اس پڑاؤ کی مسلسل نگران رہی اور اس کا تیسرا دادا محمد' حکومت میں مشہور و معروف تھا اور جب وہ فوت ہوا تو یغمراسن نے اُسے قصر قدیم میں دفن کیا تا کہ اس کی قبر سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کے پڑوس میں رہے اور اس کا یہ بیٹا احمد ابو محمد' مشرق کی طرف چلا گیا اور وفات تک حرمین کے پڑوس میں رہا اور اس کے بیٹے محمد نے مشرق میں حجاز اور مصر کے درمیان پرورش پائی اور تلاش و جستجو میں کچھ چیزوں کو باندھ کر مغرب کی طرف لوٹ آیا اور امام کے لڑکوں سے علم فقہ میں بڑھ گیا اور جب سلطان ابوالحسن نے مسجد العباد تعمیر کی تو اسے اس کی خطابت سپرد کی اور اس نے اُسے منبر پر خطبہ دیتے سنا تو اس نے نہایت اچھی طرح اس کا ذکر کیا اور اس کے لئے دعا کی تو وہ اس کی آنکھ کو بھلا معلوم ہوا اور اس نے اسے اپنے لئے چن لیا اور اسے اپنا مقرب بنا لیا اور اسے خطیب بنایا جہاں وہ مغرب کی مساجد میں نماز پڑھاتا اور اسے چھوڑ کر بادشاہوں کے پاس چلا گیا اور جب قیروان کی مصیبت کا واقعہ ہوا تو وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور اپنے اسلاف کے جبل میں ان احوال کے بعد جن کے بیان سے ہم نے پہلوتہی کی ہے' عباد کی خانقاہ میں ٹھہر گیا اور جب سلطان الجزائر کی طرف گیا تو حاکم تلمسان ابوسعید نے اس سے ساز باز کی کہ وہ اس کی جانب سے سلطان ابوالحسن کے پاس اس کی سفارت کرے اور ان دونوں کے مابین جو خرابی ہے اسے درست کر دے پس وہ اس کام کے لئے گیا اور ابوثابت اور بنو عبدالواد نے اسے ملامت کی اور انہوں نے اُسے اپنے سلطان سے بدظن کر دیا اور صغیر بن عامر کو اس کے پیچھے بھیجا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور انہوں نے اسے زمین دوز قید خانے میں ڈال دیا پھر انہوں نے کچھ عرصے بعد اسے اندلس کی طرف واپس بھیج دیا تو اس نے حاکم غرناطہ ابوالحجاج سے رابطہ کیا تو اس نے اسے اپنی خطابت سپرد کر دی کیونکہ اس کے متعلق مشہور ہو چکا

تھا کہ وہ بادشاہوں کے لئے ان کے خیال کے مطابق اچھا خطبہ دیتا تھا اور سلطان' اباس کے ساتھ ان دونوں کے غربت کے ٹھکانے میں مانوس ہوگیا اور ابوالحجاج کے ہاں اس کا حصہ دار بن گیا پس سلطان نے اس کے قدیم وجدید تعلقات اور وسائل کا جو اسے اس کے باپ کے پاس حاصل تھے' لحاظ کیا پس جب مغرب کی حکومت اس کے لئے منظم ومرتب ہوگئی تو اس نے اسے اپنی دوستی کے لئے چن لیا اور اسے اپنی محبت وعنایت عطا کی اور وہ اس کا مشیر اور اس کی خلوت کا راز دار اور اس کی خواہش پر غالب تھا پس چہرے اس کی طرف پھر گئے اور مطیع ہوگئے اور بہت سے اشراف اور وزراء اس کے متبعین میں سے تھے اور اس کے دروازے پر سالار اور امراء آتے تھے اور حکومت کی باگ دوڑ اس کے ہاتھ میں آ گئی اور وہ برے انجام کے خوف سے اکثر اوقات اس سے الگ رہتا تھا اور جو شخص تکلیف میں تعریض کرتا تھا وہ اسے ڈانٹتا تھا اور اصحاب مراتب پر سلطان کے دروازے پر جانے کی تہمت لگاتا تھا اور وہ جانتے تھے کہ وہ انہیں روک رہا ہے پس انہوں نے اس سے برا منایا اور اس کی وجہ سے حکومت سے ناراض ہوگئے اور اس کی آمد سے ارباب حل وعقد کے دل بیمار ہوگئے اور سلطان کے ہاں اسے جو پہرہ حاصل تھا اس کی وجہ سے وزراء اس پر حسد کرنے لگے اور حکومت کی تاک میں رہنے لگے اور عوام وخواص کو اس بیماری نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

وزیر عبداللہ بن علی کی وفات: جب عمر بن عبداللہ بن علی کا باپ وزیر عبداللہ بن علی سلطان کے اس کے ملک پر قبضہ کرنے کے وقت جمادی الاوّل ۷۶۰ھ میں فوت ہوا تو ارباب حکومت کے منہ سے اس کے ورثہ پر رال ٹپکنے لگی اور وہ بڑا مالدار آدمی تھا پس اس نے ان میں سے ابن مرزوق کی پناہ طلب کی اور اس نے بعد اس کے کہ انہوں نے سلطان کو اسے تکلیف پہنچانے اور اس کی توہین کرنے پر آمادہ کیا تھا' اسے اپنے باپ کے ورثہ میں حصہ دار بنایا تو اس نے اسے پناہ دی اور سلطان کے ہاں اس کے مقام کو بلند کیا اور اسے اس کے ساتھ جو اپنی بہن کے رشتہ کرنے پر آمادہ کیا اور جب سلطان کو سفر درپیش ہوتا تو سلطان اسے جدید شہر یعنی اپنے دارالخلافے کی سیکرٹری شپ سپرد کرتا اور عمر نے حکومت کے وزیر مسعود بن ماسی کے ساتھ اس کے غم کو دور کرنے اور اس سے مخلصانہ محبت کرنے کے لئے رشتہ داری کی اور شعبان ۷۶۲ھ میں سلطان کو چھوڑ کر تلمسان کے پاس چلا گیا اور اس کے متعلق چغلی کی گئی کہ اس نے حاکم تلمسان کے ساتھ دھوکہ کرنے کے لئے سازش کی ہے پس اس نے اس کو مصیبت میں ڈالنے اور اس کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور ابن مرزوق کو اس سے دور کر دیا اور اس کے عذاب سے بچ گیا اور دل میں کینہ رکھا اور حکومت کی تاک میں رہا اور اسے یکم ذوالقعدہ کو تلمسان سے واپسی پر دوبارہ دارالخلافے کی سیکرٹری شپ دی گئی کیونکہ سلطان وہاں سے قصبہ فاس کو آ گیا تھا اور اس نے اپنے محلات کی تنگی کی وجہ سے وہاں اپنے بیٹھنے کے لئے ایک بڑا ایوان بنایا اور جب عمر نے دارالخلافے پر قبضہ کیا تو اسے حملہ کرنے کی سوجھی اور جب اسے پتہ لگا کہ ابن مرزوق کے مقام کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں حکومت کے متعلق بیماری پائی جاتی ہے تو اس کے نفس نے یہ بات اسے خوب مزین کر کے دکھائی۔

عمر اور غریسہ کی سازش: تو اس نے فوج کے سالار غریسہ بن الظلول سے سازش کی اور انہوں نے اس کام کے لئے ۲۳ ذوالقعدہ ۷۶۲ھ کی رات کا تعین کیا اور وہ تاشفین الموسوس ابن سلطان ابی الحسن کے پاس جدید شہر میں اس کے مکان پر گئے پس انہوں نے اسے خلعت دیے اور اسے بادشاہ کا لباس پہنایا اور اس کی سواری اس کے قریب کی اور اسے سلطان کے تخت

کی طرف لے گئے اور اسے اس پر بٹھا دیا اور محافظوں اور تیر اندازوں کے شیخ محمد بن زرقاء کو اس کی بیعت پر مجبور کیا اور انہوں نے اعلانیہ علیحدگی اختیار کر لی اور ڈھول بجائے اور مال کے خزانے میں گئے اور کسی انداز سے اور حساب کے بغیر عطیات مقرر کئے اور جدید شہر کے باشندوں نے فوج پر حملہ کر دیا اور جو عطیات ان کے پاس پہنچے تھے انہوں نے اچک لئے اور خارجی خزانوں میں جو ساز وسامان تھا اسے لوٹ لیا اور جو کچھ ان خزانوں سے ضائع ہو چکا تھا اس پر پردہ ڈالنے کے لئے خزانوں کو آگ لگا دی اور سلطان نے قصبہ میں اپنی جگہ پر صبح کی' پس وہ سوار ہوا اور اس کے جو مددگار اور قبائل موجود تھے وہ اس کے پاس آ گئے اور وہ جدید شہر کو گیا اور اس کے اردگرد راستہ کی تلاش میں چکر لگایا اور اس کے محاصرہ کے لئے کدیۃ العرائس میں اپنا پڑاؤ لگایا اور لوگوں میں اعلان کروا دیا کہ وہ اس کے پاس آ جائیں اور دوپہر کے قیلولہ کے وقت اپنے خیمے سے آیا اور لوگ اس کے دیکھتے دیکھتے اس سے الگ ہو کر فوج درفوج جدید شہر کی طرف جانے لگے یہاں تک کہ وہ خود بھی اپنے ہمنشینوں اور خواص کے ساتھ اس کی طرف گیا اور خود بھاگنا چاہا اور سواروں کی جماعت میں اپنے وزراء مسعود بن رہو اور سلیمان بن داؤد اور اپنے دروازے کے موالی اور سپاہیوں کے افسر سلیمان بن نصار کے ساتھ سوار ہو کر گیا اور اس نے ابن مرزوق کو اپنے گھر جانے کی اجازت دی اور خود سیدھا چلا گیا اور جب رات نے انہیں ڈھانپ لیا تو وہ اس سے الگ ہو گئے اور وزیر دارالخلافے کی طرف واپس آ گیا پس اس نے عمر بن عبداللہ اور اس کے حصہ دار غریسہ بن الظلول کو گرفتار کر لیا اور دونوں کو الگ الگ قید کر دیا اور اس نے علی بن مہدی اور بدریجن کو سلطان کی تلاش میں بھجوایا تو اسے پتہ چلا کہ وہ وادی ورغہ میں لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ پر سویا ہوا ہے اور اس نے اپنے وجود کو چھپانے کے لئے اپنا لباس اتارا ہوا ہے اور اپنی جگہ پر جاسوسوں سے چھپا ہوا ہے تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے ایک خچر پر سوار کرایا اور عمر بن عبداللہ کو خبر پہنچ گئی' پس وہ اس کے شعیب بن میمون بن وردار اور فتح اللہ بن عامر بن فتح اللہ سے ملنے سے گھبرا گیا اور اس نے دونوں کو اس کے قتل کرنے کا اور اس کے سر کے بھیجنے کا حکم دیا تو انہوں نے کدیۃ العرائس کے سامنے اسے خندق اور القصب میں لٹا دیا اور ایک عیسائی سپاہی کو حکم دیا کہ وہ اس کو ذبح کرے اور وہ اس کے سر کو توبرے میں ڈال کر لے گیا اور اس نے اسے وزیر اور مشائخ کے سامنے رکھ دیا اور عمر بااختیار امیر بن گیا اور اس نے تاشفین الموسوس کو لوگوں کے خلاف واقعہ خبر سنانے پر مقرر کیا۔

فصل

ابن انطول کے نصاریٰ کی فوج کے سالار پر حملہ کرنے پھر یحییٰ بن رحو اور بنی مرین کے اطاعت سے خروج کرنے کے حالات

جب عمر بن عبداللہ نے وزیر کو گرفتار کر لیا تو سلیمان بن داؤد کا قید خانہ نصاریٰ کے سالار غریسہ کے گھر میں تھا اور ابن ماسی کا قید خانہ اس کے گھر میں تھا اس نے اس کی رشتہ داری کی وجہ سے اس کی اہانت کرنا چھوڑ دی نیز اس لئے کہ اس میں وہ اپنے بیٹوں' بھائیوں اور قرابت داروں سے مدد مانگ سکتا تھا اور غریسہ بن انطول سلیمان بن ونصار کا دوست تھا' پس جب اس نے ان کی علیحدگی کی رات کو سلطان کو چھوڑا تو اسکے پاس آیا اور وہ اُسے ہمیشہ شراب پلایا کرتا تھا اور وہ شہر کے وقت اس کے پاس آیا اور ان دونوں نے عمر کی قید کے بارے میں اسے قید کرنے والے سلیمان بن داؤد کے وزارت میں قائم کئے جانے کے متعلق گفتگو کی' کیونکہ وہ عمر اور امارت میں راسخ القوم ہونے میں اس سے بڑھ کر تھا اور عمر کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُسے شک پڑ گیا اور وہ پارٹی سے الگ تھا پس اس نے اندلسی پیادوں کے مرکب سلطانی کے قائد ابراہیم البطر وجی کی پناہ لی اور موت پر اس کی بیعت کی پھر ان کی پارٹی بااختیار ہو گئی تو اس نے بنی مرین کے شیخ اور ان کے مشیر یحییٰ بن رحو کی پناہ لے لی پس اس نے اس کے پاس شکایت کی تو اس نے اس کی شکایت کا ازالہ کر دیا اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ ابن انطول اور اس کے ساتھیوں کو پکڑے یا قتل کرے گا اور ابن انطول اور سلیمان بن ونصار نے بھی ان کے بارے میں پختہ معاہدہ کر لیا اور وہ محل کی طرف گئے۔

ابن انطول کی سازش: اور ابن انطول نے نصاریٰ کی ایک پارٹی سے مدد مانگنے کے لئے سازش کی اور جب بنو مرین حسب دستور سلطان کی مجلس میں آئے کہ عمر بن عبداللہ القائد ابن انطول' یحییٰ بن رحو کے سامنے بیٹھا ہے اور گھر سے قید خانے کی طرف منتقل کرنے کے بارے میں پوچھا تو اس نے انکار کیا اور اس نے اس کی اہانت کرنے سے گریز کیا اور اسی طرح اس نے اس سے ابن ماسی کے متعلق پوچھا پس عمر نے اسے گرفتار کرنے کا حکم دیا تو وہ لوگوں کے سرداروں کے ساتھ بھاگ گیا اور اس نے مدافعت کے لئے اپنی چھری تان لی اور بنو مرین نے حملہ کر کے اسی وقت اسے قتل کر دیا اور ان کے داخل ہونے کے وقت جو نصاریٰ کے سپاہی گھر میں موجود تھے انہیں قتل کر دیا اور وہ اپنے پڑاؤ کی طرف بھاگ گئے اور جدید شہر کے پڑوس میں ملاح نام سے مشہور تھا اور عوام نے شہر میں یہ جھوٹی خبر مشہور کر دی کہ ابن انطول نے وزیر سے خیانت کی ہے پس شہر کے کوچوں میں جہاں بھی عیسائی سپاہی ملے لوگوں نے انہیں قتل کر دیا اور وہ ملاح کی طرف بڑھے تا کہ وہاں جو سپاہی موجود ہیں انہیں قتل

کریں اور بنی مرین' عوام کی تکلیف سے اپنی فوج کو بچانے کے لئے سوار ہوئے اور اس روز ان کے بہت سے اموال' برتن اور سامان لوٹ لئے گئے اور نصاریٰ نے بہت سے لوگوں کو مزاح کرتے ہوئے قتل کر دیا جو ملاح میں شراب نوشی کر رہے تھے اور عمر نے گھر کو اپنے لئے مختص کر لیا اور سلیمان بن ونصار کو رات تک قید کر دیا اور قید خانے میں ایک آدمی کو اسے قتل کرنے کے لئے بھیجا اور سلیمان بن داؤد کو ایک گھر سے دارالخلافے میں منتقل کر دیا اور وہاں اسے قید کر دیا اور اس کے امر پر مستولی ہو گیا اور مشورہ کے لئے یحییٰ بن رحو کی طرف رجوع کیا اور بنو مرین اس کے پاس جمع ہو گئے اور وہ امراء اور حکومت پر غالب آ گیا اور وہ سلطان ابو سالم کے خواص کا دشمن اور ان کے قتل کرنے کا حریص تھا اور عمر ان کی زندگی کا خواہاں تھا کیونکہ وہ ابن ماسی کے بارے میں پُر امید تھا پس وہ اس پر غضب ناک ہو گئے اور اس کے متعلق سازش کی اور اس نے عامر بن محمد سے ہتھ جوڑی کرنے اور مغرب کی حکومت کو تقسیم کرنے کے بارے میں گفتگو کی اور اسے ابوالفضل بن سلطان ابو سالم کو اس کے پاس بھجوایا جسے اس نے اس محاصرہ کے بندھن سے رہائی کے لئے دوست بنایا تھا جس کا ارادہ بنی مرین کے مشائخ نے کیا تھا اور یہ ابوالفضل قصبہ میں زیر نگرانی تھا' پس اس نے اس کے مکان کو تلاش کیا اور مشائخ نے اس بارے میں عمر پر سخت عتاب کیا مگر وہ نہ مانا اور ان سے عہد شکنی کر دی اور جدید شہر میں قلعہ بند ہو گیا اور انہیں اس میں آنے سے روک دیا تو وہ باب الفتوح میں اپنے سردار یحییٰ بن رحو کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے عبدالحلیم بن سلطان ابی علی کو بلایا اور ہم اس کے ساتھ اس کے حالات کو بیان کریں گے اور اس نے عمر بن عبداللہ بن ماسی کو اس کے قید خانے سے رہا کر کے مراکش کی طرف بھیج دیا اور اس نے اس سے وعدہ کیا کہ اگر انہوں نے اس کا محاصرہ کیا تو وہ ان پر چڑھائی کرے گا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

تلمسان سے عبدالحلیم بن سلطان کے پہنچنے اور جدید شہر کے محاصرہ کرنے کے حالات

جب سلطان ابوالحسن نے اپنے بھائی سلطان ابو علی کو قتل کر دیا اور اس کے ذمہ جو حق تھا اس نے ادا کر دیا تو اس نے اس حق پر عمل کیا جو اسکے بیٹوں اور بیویوں کے بارے میں اس پر واجب تھا پس اس نے ان کی کفالت کی اور انہیں اپنی کفالت سے شاد کام کیا اور انہیں اپنے تمام کاموں میں اپنے بیٹوں کے برابر ٹھہرایا اور اپنی چہیتی بیٹی تاحضریت کو ان میں سے علی کے ساتھ بیاہ دیا جس کی کنیت ابو سلوس تھی اور قیروان کی مصیبت کے زمانے میں اس سے الگ ہو کر عربوں کے پاس چلا گیا اور ان کے ساتھ قیروان اور تونس میں سلطان کے پاس آیا پھر افریقہ سے واپس پلٹا اور تلمسان چلا گیا اور اس کے سلطان ابو سعید عثمان بن عبدالرحمٰن کے پاس اترا تو اس نے اس کی عزت افزائی کی پھر وہ اندلس جانے کے لئے مصروف ہو گیا اور اس کے جانے سے پہلے سلطان ابو عنان نے اس کے متعلق حکم بھیجا تو انہوں نے اسے واپس اس کے پاس بھیج دیا تو اس نے اسے قید کر

دیا پھر اس نے سلطان ابوالحسن کے ساتھ جو فعل کیا تھا اور اس کے حق کے انکار کرنے پر اسے بلا کر ڈانٹا اور ۷۵۱ھ کی دو راتیں گزرنے پر اسے قتل کر دیا اور جب سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا اور اس کے خواص اور بیٹے سلطان ابوعنان کے پاس چلے گئے اور اس نے اس کے بھائیوں کو اندلس بھجوا دیا اور ان کے ساتھ امیر ابوعلی کے بیٹوں عبدالحلیم عبدالمؤمن منصور ناصر اور ان کے بھتیجے سعید بن زیان کو بھی بھجوا دیا پس وہ ابن الاحمر کی پناہ میں اندلس میں رہے پھر ابوعنان نے اپنے بھائی کی طرح ان کے بھجوانے کا مطالبہ کیا تو ابن الاحمر نے سب کو پناہ دے دی اور انہیں اس کے سپرد کرنے سے باز رہا اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس وجہ سے ان دونوں میں ناراضگی پائی جاتی تھی۔

ابوسالم کا نمائندہ بیٹوں کو قید کرنا: اور جب ابوسالم نے نمائندہ بیٹوں کو قید کر دیا تو جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں وہ اس وقت رندہ میں تھا' تو ان میں سے عبدالرحمٰن بن علی بن ابی فلوس غرناطہ کی طرف چلا گیا اور اس کے مضافات میں گیا اور سلطان ابوسالم ان کے مقام کی وجہ سے ان کے متعلق شک رکھتا تھا حتیٰ کہ اس نے اپنی بہن تاحضریت کے بیٹے محمد بن ابی فلوس کو قتل کر دیا جب کہ وہ اس کی گود میں تھا اور جب ابوعبداللہ مخلوع بن ابی حجاج مغرب کی طرف گیا تو اس کے ہاں اترا اور اس کی حکومت میں آ گیا اور اس نے دیکھا کہ وہ ان نمائندوں کی موجودگی میں غرناطہ میں اپنے معاملے کو سنبھال لے گا اور اس نے رئیس محمد بن اسماعیل کو امراء پر حملہ کرنے اور سلطان ابوالحجاج کے بیٹوں سے جنگ کرنے کے وقت بھیجا تو اس نے اس سے ان کے قید کرنے کے متعلق خط و کتابت کی پھر رئیس اور طاغیہ کے حالات خراب ہو گئے اور اس نے مسلمانوں کے بہت سے قلعے اس سے لے لیے اور سلطان ابوسالم کو پیغام بھیجا کہ وہ اس کے پاس آنے کے لئے مخلوع کا راستہ چھوڑ دے مگر وہ رئیس سے وفاداری کے باعث رک گیا پھر اس نے طاغیہ کی ضرورت کو پورا کر کے اس کی سرحدوں سے دور کر دیا پس اس نے مخلوع کو تیار کیا اور اس کے تھیلوں کو انعامات سے بھر دیا اور اسے آلہ دیا اور اس نے اپنے سبتہ کے بحری بیڑے کو اشارہ کیا اور اپنے باپ کے قابل اعتماد آدمی علال بن محمد کو بھیجا اور اسے بحری بیڑے پر سوار کرایا اور اس کے ساتھ طاغیہ کے پاس گیا اور رئیس کو بھی غرناطہ میں اس کی خبر مل گئی اور حاکم تلمسان ابوحمو اس سے اولاد ابی علی کے متعلق خط و کتابت کیا کرتا تھا کہ وہ ان کو اس کی طرف بھیج دے تاکہ وہ انہیں سلطان کے مقابلہ میں رکاوٹ بنا دے پس اس نے جلدی سے انہیں رہا کر دیا اور عبدالحلیم عبدالمؤمن اور ان کے بھتیجے عبدالرحمٰن کو بحری بیڑے میں سوار کروا کر ابی فلوس کے پاس بھیجا اور انہیں سلطان ابوسالم کی وفات سے پہلے ھنین کی بندرگاہ کی طرف بھیج دیا پس حاکم تلمسان نے ان کی خوب مدارات کی اور ان میں سے عبدالحلیم کو مغرب کا امیر مقرر کیا اور محمد السبیع بن موسیٰ بن ابراہیم عمر سے الگ ہو کر تلمسان آ گیا اور ان کے ساتھ آ کر انہیں سلطان کی وفات کی اطلاع دی اور اس کی بیعت کی اور اسے مغرب کی طرف جانے کی ترغیب دی پھر پے در پے بنی مرین کے وفود آئے پس ابوحمو نے اسے بھیجا اور اسے آلہ دیا اور محمد السبیع کو اس کا وزیر بنایا اور تیزی سے اس کے ساتھ کوچ کر گیا اور راستے میں اولادِ علی کے محمد بن زکراز سے ملا جو اہل دبدو اور مغرب کی سرحد کے اس وقت سے بنی دنکاس کے شیوخ ہیں' جب بنی مرین اس کی طرف آئے تھے پس اس نے اس کی بیعت کی اور اپنی قوم کو اس کی اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور تیزی سے گیا اور جب عمر بن عبداللہ نے ان سے عہد شکنی کی تو یحییٰ بن رحو اور مشائخ نے باب الفتوح میں پڑاؤ کر لیا اور انہوں نے ان میں سے مشائخ کو سلطان عبدالحلیم کو بلانے کے لئے تلمسان بھیجا تو وہ اسے تازی میں ملے اور اس کے ساتھ واپس آ گئے اور سبو شہر میں بنی مرین

کی ایک جماعت اسے ملی اور وہ ۷ محرم ۷۶۳ھ کو ہفتے کے روز جدید شہر میں اترے اور کدیۃ العرائس میں ان کا پڑاؤ لگا اور انہوں نے سات روز صبح وشام ان سے جنگ کی اور ان کے وفود اور لشکر پے در پے ان کے پاس آنے لگے پھر آئندہ ہفتے عمر بن عبداللہ' سلطان ابوعمر کے ہراول میں مسلمانوں اور نصاریٰ کی تیرانداز اور نیزہ باز فوج کے ساتھ نکلا اور جو پوری تیاری کے ساتھ اس کے پاس آئے اس نے انہیں ساقہ میں سلطان کے سپرد کر دیا اور ان سے جنگ کی پس وہ اس کے قریب ہوئے پس اس نے حملہ کیا تاکہ تیرانداز فصیلوں میں مضبوطی سے ٹھہرا دے یہاں تک کہ انہیں زخم لگے پھر اس نے ان کی جانب جانے کا ارادہ کیا اور قلب کھل گیا اور فوج منتشر ہوگئی اور سلطان ساقہ کے ساتھ بڑھا تو وہ جہات میں خوفزدہ ہوگئے اور بنومرین اپنے مواطن میں منتشر ہوگئے اور یحییٰ بن رحو' شیخ الخلط مبارک بن ابراہیم کے ساتھ مراکش چلا گیا اور عبدالحلیم اور اس کے بھائی شجاعت اور مردانگی دکھلانے کے بعد تازی آ گئے اور عمر بن عبداللہ نے محمد بن ابی عبدالرحمٰن کی آمد کا بڑے صبر سے انتظار کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

امیر محمد بن امیر عبدالرحمٰن کے آنے اور عمر بن عبداللہ کی کفالت میں جدید شہر میں اس کی بیعت ہونے کے حالات

جب بنومرین نے عہد شکنی کی اور اس کے پاس جمع ہوگئے اور اس نے ابوعمر کی جو بیعت کی اس پر انہوں نے برا منایا کیونکہ اس میں عقل نہ تھی جو شرعاً اور عادۃً شرط خلافت ہے اور انہوں نے اس پر عیب لگایا اور اس نے اپنی نگاہ میں اپنے آپ کو متہم کیا اور نمائندوں کی تلاش کا قصد کیا تو سلطان ابوالحسن کے پوتے محمد بن امیر ابی عبداللہ پر اس کی نظر پڑی جو سلطان ابو سالم کی حکومت کے آغاز میں زندہ سے طاغیہ کے پاس چلا گیا تھا اور اسے اس کے پاس بہترین ٹھکانہ ملا تھا پس اس نے اپنے غلام عتیق الخصی کو اس کے پاس بھیجا پھر اس کے پیچھے عثمان بن یاسمین پھر ان دونوں کے پیچھے بنی احمر میں اس کے رئیس الابکم کو بھیجا ان میں سے ہر ایک نے اسے آنے پر اکسایا اور اس نے مخلوع بن احمر سے گفتگو کی جو طاغیہ کی پناہ میں تھا جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ اس نے تھوڑی مدت ہوئی اس کی پناہ لی تھی پس اس نے اسے اکسانے اور طاغیہ کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے گفتگو کی اور مخلوع' مسلمانوں کی سرحدوں میں اپنے لئے ٹھکانہ تلاش کر رہا تھا کیونکہ اس کے اور طاغیہ کے تعلقات خراب ہو چکے تھے اور اس نے اس کی حکومت کو چھوڑنے کا ارادہ کر لیا تھا پس اس نے وزیر عمر پر شرط عائد کی کہ وہ اس کی خاطر رندہ سے دست بردار ہو جائے تو اس نے اس کی شرط کو قبول کیا اور اُسے بنی مرین کے سرداروں' خواص' شرفاء اور

فقہاء کی مہروں کے ثبت کرانے کے بعد رندہ سے دست برداری کا خط بھیجا' پس ابن احمر' طاغیہ کے پاس گیا اور اس سے اس محمد کو اس کے ملک کی طرف بھیجنے کا مطالبہ کیا اور یہ کہ اس کے قبیلے نے اسے اس کام کے لئے بلایا ہے تو اس نے اس پر شرط عائد کرنے کے بعد اسے چھوڑ دیا اور اس کی آمد کے متعلق خط لکھا اور وہ ماہ محرم ۶۳ ۷ ھ کے آغاز میں اشبیلیہ سے روانہ ہوا اور سبتہ میں اترا' جہاں عمر بن عبداللہ کے قرابت داروں میں سے سعید بن عثمان اس کی آمد کا منتظر تھا' پس خبر اس کے پاس پہنچی تو اس نے عمر کو اس کی بیعت کے سال معزول کر دیا اور اسے اپنی بیوی کے ساتھ اس کے گھر میں اتارا اور سلطان ابوزیان محمد کو بیعت' آلہ اور خیمے بھیجے پھر اس کی ملاقات کے لئے اس نے فوج تیار کی تو وہ اسے طنجہ میں ملے اور وہ تیزی سے الحضرۃ کی طرف گیا اور ۵ اصفر کو کدیۃ العرائس میں اترا اور وہاں اس کا پڑاؤ حرکت کرنے لگا اور ان دنوں وزیر اسے ملا اور اس کی بیعت کی اور اس نے اپنا خیمہ نکالا اور اُسے اپنے پڑاؤ میں لگایا اور سلطان وہاں تین ماہ ٹھہرا رہا پھر چوتھے مہینے اپنے محل میں داخل ہوا اور اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنے ملک میں مشغول ہو گیا اور عمر اس سے بے قابو تھا وہ امر و نہی کو اس کے سپرد نہ کرتا اور اس موقع پر جھگڑا کرنے والوں نے ابوعلی کے لڑکوں پر زیادتی کی۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

سلطان عبدالحلیم اور اس کے بھائیوں کے مکناسہ کی جنگ کے بعد سجلماسہ کی طرف جانے کے حالات

جب عبدالحلیم نے سنا کہ محمد بن ابی عبدالرحمٰن سبتہ سے فاس آ رہا ہے تو اس وقت وہ تازی میں اپنی جگہ پر تھا' اس نے اپنے بھائی عبدالمومن اور اپنے بھتیجے عبدالرحمٰن کو اُسے روکنے کے لئے بھیجا تو وہ مکناسہ پہنچے اور اس کے مقابلہ سے بزدلی دکھائی اور جب وہ جدید شہر میں داخل ہوا تو انہوں نے نواح پر غارت گری کر دی اور بڑا فساد کیا اور وزیر عمر نے فوجوں کے ساتھ ان کی طرف جانے کا ارادہ کیا پس وہ منظم فوج اور آلہ کے ساتھ نکلا اور وادی نجا میں شب باش ہوا پھر اس نے سی تنظم کے ساتھ صبح کی اور تیزی کے ساتھ مکناسہ کی طرف گیا تو عبدالمومن اور اس کا بھتیجا عبدالرحمٰن دونوں اپنی فوجوں کے ساتھ اس کی طرف بڑھے تو اس نے کچھ دیر دونوں سے دفاعی جنگ کی پھر مضبوط ارادے کے ساتھ ان کی طرف بڑھا اور انہیں مکناسہ سے دور کر دیا اور یہ منتشر ہو کر اپنے بھائی سلطان عبدالحلیم کے پاس تازی آ گئے اور وزیر عمر مکناسہ کے میدان میں اترا اور سلطان کے پاس فتح کی خبر لے کر گیا اور میں اس دن اسے اس کے پاس لے گیا پس خوش خبری کی اطلاع پھیل گئی اور سلطان کو اپنی حکومت کے متعلق سرور اور مبارک باد ملی اور اس دن سے وہ اپنی حکومت میں مشغول ہو گیا اور جب عبدالمومن شکست کھا

کر اپنے بھائی عبدالحلیم کے پاس تازی پہنچا تو اس کے پڑاؤ نے بغاوت کر دی اور اس سے الگ ہو کر فاس آ گئے اور وہ اس کے بھائی اور ان کے ساتھ جو معقلی عرب تھے اپنے وزیر السبیع بن محمد کے ساتھ سیدھے چلے گئے اور سجلماسہ پہنچ گئے اور وہاں کے باشندے ان کی بیعت میں داخل ہو چکے تھے اور ان کی اطاعت کر چکے تھے پس یہ وہاں غالب آ گئے اور انہوں نے ملک و سلطنت کی علامت کو از سر نو اختیار کیا یہاں تک کہ ان کا خروج ہوا جسے ہم بیان کریں گے۔

فصل

عامر بن محمد اور مسعود بن ماسی کے مراکش سے آنے اور ابن ماسی کی وزارت کے واقعات اور عامر کے مراکش میں خود مختار بن جانے کے حالات

جب سلطان ابو سالم مغرب کا خود مختار بادشاہ بن گیا تو اس نے عمال کے بیٹوں میں سے مصامدہ کے ٹیکس اور مراکش کی حکومت پر محمد بن ابی العلاء بن ابی طلحہ کو مقرر کیا اور وہ وہاں کا واقف تھا اور ذوی عامر میں سے کبیر نے مناقشہ کیا تو اس بات نے اسے برافروختہ کر دیا اور بعض اوقات اس نے سلطان کے پاس بار بار عامر کی چغلی کی مگر اس نے اس کی بات نہ مانی اور جب عامر کو سلطان ابو سالم کی وفات اور عمر کی امارت کے قیام کی خبر ملی اور ان دونوں کے درمیان دوستانہ تعلقات پائے جاتے تھے تو محمد بن ابی العلاء نے شب خون مار کر اسے پکڑ لیا اور اسے آزمائش میں ڈالا اور اسے قتل کر دیا اور مراکش کی امارت کو اپنے لئے مختص کر لیا اور وزیر عمر نے ابوالفضل بن سلطان ابی سالم کو اس کے پاس بھیجا کہ اس نے بنی مرین کا جو محاصرہ کیا ہے اس کا خیال کرے اور عامر ان پر حملہ کرے اور اسے ختم کر دے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ پھر اس نے مسعود بن ماسی کو بھیجا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور جب بنو مرین نے جدید شہر کا گھیراؤ کر لیا تو عامر کے پاس جو فوج تھی اس نے اکٹھی کی اور ابوالفضل بن سلطان ابو سالم کو مراکش کی طرف بھیجا اور وہ وادی ام الربیع میں اترا اور جب جدید شہر سے ان کی فوج تتر بتر ہو گئی تو وہ یحییٰ بن رحو کے پاس چلا گیا جو اس کا مہربان دوست تھا تو عمر بن عبداللہ کے عہد کی پاسداری کی وجہ سے اس کے لئے اجنبی بن گیا اور مسعود نے اس کی مصاحبت کی اور اس نے اسے جبل کی طرف بھیجا اور اس نے فوج کو نہ دیکھا تو وہ ناراض ہو کر چلا گیا اور سجلماسہ میں سلطان عبدالحلیم سے جا ملا اور عربوں کے ساتھ ایک جنگ میں ہلاک ہو گیا۔

عبدالحلیم کا تازی سے بھاگنا: اور جب عبدالمؤمن الگ ہو گیا اور عبدالحلیم تازی سے بھاگ گیا اور وہ سجلماسہ چلے گئے اور عمر بن عبداللہ کی حکومت منظم ہو گئی اور وہ جھگڑا کرنے والوں کے کام اور ان کے تنگ کرنے سے فارغ ہو گیا تو اس نے مسعود بن ماسی اور اس کے بھائیوں اور اقارب سے اپنے معاملے میں مدد مانگنے کی طرف رجوع کیا کیونکہ ان دونوں کے درمیان رشتہ داری تھی پس اس نے بنی مرین کی رضامندی کے لئے اسے وزارت کے لئے طلب کیا کیونکہ انہوں نے اس سے جو قتلام کی تکلیف پائی تھی ان سب امور سے چشم پوشی کرتے ہوئے وہ اس کی طرف مائل تھے اور عامر بن محمد بھی سلطان کے پاس جانے کا ارادہ کئے ہوئے تھا پس وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا اور حکومت کی طرف سے اس کی خوب پزیرائی ہوئی اور سلطان نے وزیر عمر کے مشورہ سے مسعود بن رحو کو اپنی وزارت پر مقرر کیا پس وہ اس سے طاقتور ہو گیا اور عمر نے اس کی طرف میلان رکھتے ہوئے اور اس کے مقام پر اعتماد کرتے ہوئے اور اس کی پارٹی سے مدد طلب کرتے ہوئے اسے وزارت دی تھی اور اس نے عامر بن محمد سے مغرب کی ہر چیز کی تقسیم کا حلفیہ معاہدہ کیا اور عامر بن محمد کی غرض کی تکمیل کے لئے مراکش کی امارت ابوالفضل بن سلطان ابوسالم کو دی اور عامر نے سلطان ابویحییٰ کی دختر سے رشتہ داری کی جس کا خاوند سلطان ابوعنان فوت ہو چکا تھا اور انہوں نے اس کے اولیاء کو اس کے نکاح پر آمادہ کیا اور وہ دنیا کی عزت وثروت کو اپنے پیچھے کھینچتے ہوئے ۷۶۳ھ میں اپنی مراکش کی عملداری کی طرف واپس آ گیا اور عمر نے عبدالحلیم اور اس کے بھائیوں کو سجلماسہ سے بھگانے کی طرف اپنا ارادہ پھیر لیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

وزیر عمر بن عبداللہ کے سجلماسہ پر حملہ کرنے کے حالات

جب عبدالحلیم اور اس کے بھائی سجلماسہ میں اترے تو تمام معقلی عرب اپنے خیموں سمیت ان کے پاس آ گئے اور انہوں نے شہر کا ٹیکس طلب کیا اور انہوں نے اسے آپس میں تقسیم کر لیا اور انہوں نے اطاعت پر اپنی ضمانت کو بوسیدہ کیا اور اس نے ان کو تمام مخصوص باغات جاگیر میں دے دیے اور وہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور یحییٰ بن رحو اور وہاں جو بنی مرین کے مشائخ تھے انہوں نے اُسے مغرب کی طرف جانے پر آمادہ کیا تو اس نے اس کی بیعت کر لی اور وزیر عمر نے بھی اپنے معاملے میں سوچا اور ڈرا کہ اس کا چچا اُسے مجبور کرے گا پس اس نے اس کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا اور لوگوں میں عطیے اور سفر کا اعلان کر دیا اور وہ اس کے پاس آ گئے اور اس نے ان میں عطیات تقسیم کئے اور فوجوں کا معائنہ کیا اور کمزوریاں دور کیں اور فاس کے میدان سے شعبان ۷۶۳ھ میں کوچ کر گیا اور اس کے ساتھ اس کے مددگار مسعود بن ماسی نے بھی کوچ کیا اور سلطان عبدالحلیم ان کے مقابلہ میں نکلا اور جب تاعزوطت میں اس کے درے کے قریب دونوں فوجیں آمنے سامنے

ہوئیں جو مغرب کے ٹیلوں سے صحرا تک پہنچا تا ہے تو انہوں نے جنگ کا ارادہ کیا پھر کئی دن تک ٹھہرے رہے اور عرب کے جوان ان کے درمیان صلح کرانے اور عبدالحلیم کو اپنے باپ کی وراثت سجلماسہ سے الگ کرنے کے لئے دوڑنے لگے پس ان دونوں کے درمیان معاہدہ ہو گیا اور دونوں الگ الگ ہو گئے اور ہر کوئی اپنی عملداری میں واپس آ گیا اور عمر اور وزیر مسعود اسی سال کے رمضان میں جدید شہر میں داخل ہوئے اور ان دونوں کے بادشاہوں نے ان کا بہت اکرام و اعزاز کیا اور وزیر محمد بن السبیع' سلطان عبدالحلیم سے الگ ہو کر وزیر عمر اور اس کے بادشاہ کے پاس آ گیا تو اس نے اسے قبول کیا اور اُسے نائب وزیر بنا کر اس کی عزت افزائی کی اور ہر کوئی اپنی جگہ پر ٹھہر گیا اور ان کے درمیان مصالحت رہی یہاں تک کہ عبدالمؤمن نے اپنے بھائی عبدالحلیم کو معزول کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

عربوں کے عبدالمؤمن کی بیعت کرنے اور عبدالحلیم کے مشرق کی طرف جانے کے حالات

جب عبدالحلیم' وزیر عمر کے ساتھ مصالحت کرنے کے بعد سجلماسہ کی طرف واپس آیا اور وہاں ٹھہرا تو ذوی منصور کے معقلی عرب دو فریق تھے' احلاف اور اولاد حسین اور سجلماسہ' احلاف کا وطن تھا اور ان کے آغاز امر اور دخولِ مغرب کے وقت سے ہی ان کی جولانگاہوں میں شامل تھا اور جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں اولادِ حسین' وزیر عمر کی مددگار تھی اور اسی سبب سے سلطان عبدالحلیم کا زیادہ میلان احلاف کی جانب تھا' اس بات نے اولادِ حسین کو احلاف پر غصہ دلا دیا اور اس وجہ سے از سر نو فتنہ پیدا ہو گیا اور دونوں ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور سلطان عبدالحلیم نے اپنے بھائی عبدالمؤمن کو اس شگاف کے پُر کرنے کے لئے بھیجا جو ان دونوں کے درمیان پایا جاتا تھا پس جب وہ اولاد حسین کے پاس آیا تو انہوں نے اُسے بیعت لینے اور اپنی امارت قائم کرنے کی دعوت دی تو اس نے انکار کیا پس انہوں نے اسے اس بات پر مجبور کیا اور اس کی بیعت کر لی اور وہ صفر ۶۱ ہجری میں سجلماسہ کی طرف بڑھے اور عبدالحلیم اپنے احلاف مددگاروں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا اور کچھ دیر دونوں ٹھہرے رہے اور اپنی سواریوں کو باندھا اور احلاف منتشر ہو گئے اور شکست کھائی اور اس دن بنی مرین کے مشائخ کا سردار یحییٰ بن رحو جنگ میں ہلاک ہو گیا اور وہ سجلماسہ پر متغلب ہو گئے اور عبدالمؤمن سجلماسہ میں آیا اور اس کا بھائی عبدالحلیم اس کے لئے امارت سے دست بردار ہو گیا اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے مشرق کی طرف چلا گیا پس اس نے اُسے الوداع کہا اور اس نے جو چاہا اسے زادِ راہ دیا اور وہ حج کے لئے چلا گیا اور سوڈان کے شہر مالی تک صحرا کو طے کیا اور وہاں سے حج کی سواریوں کے ساتھ مصر چلا گیا اور وہاں کے امیر کے ہاں اترا جو اس کے ہاں اترا جو اس کے سلطان پر متغلب تھا اور اس کا نام ملیغا الخاصکی تھا اور اس کی اطلاع اس تک پہنچی اور وہ اس کے مقام

سے آگاہ ہوا تو اس نے اس کے مناسب حال اس کی غایت درجہ تعظیم وتکریم کی اور اس نے اپنا حج کیا اور مغرب کی طرف لوٹ آیا اور ۷۶۶ھ میں اسکندریہ کے قریب فوت ہو گیا اور عبدالمؤمن سجلماسہ کا بااختیار امیر بن گیا یہاں تک کہ فوج نے اس پر حملہ کیا جس کا ذکر ہم کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

ابن ماسی کے فوجوں کے ساتھ سجلماسہ پر حملہ کرنے اور اس پر قابض ہونے اور عبدالمؤمن کے مراکش جانے کے حالات

جب سلطان ابوعنان کے بیٹوں کا اتحاد نہ رہا اور عبدالمؤمن نے اپنے بھائی کو معزول کر دیا تو وزیر عمران پر متغلب ہونے کے لئے بڑھا اور اولادِ حسین کے دشمن احلاف اور عبدالحلیم مخلوع کے مددگار اس کے پاس آ گئے پس اس نے فوجوں کو تیار کیا اور عطیات تقسیم کئے اور کمزوریاں دور کیں اور اپنے مددگار مسعود بن ماسی کو سجلماسہ کی طرف بھیجا پس وہ ربیع الاوّل ۷۶۴ھ میں اس کی طرف گیا اور احلاف اسے اپنے خیموں اور چراگاہیں تلاش کرنے والوں کے ساتھ ملے اور وہ تیزی کے ساتھ گیا اور اولادِ حسین اور بہت سے آدمی وزیر مسعود کی طرف مائل ہو گئے اور عامر بن محمد نے عبدالمؤمن کو سجلماسہ کے بارے میں پیغام بھیجا تو اس نے سجلماسہ کو چھوڑ دیا اور عامر کے پاس چلا گیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے جبل ہنتاتہ میں اپنے گھر میں قید کر دیا اور وزیر مسعود نے سجلماسہ آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے اولاد ابی علی کی دعوت کے افتراق سے جو شقاق کا جرثومہ پیدا ہو گیا تھا اکھڑ گیا اور اپنی روانگی کے دو ماہ بعد مغرب کی طرف واپس آ گیا اور فاس میں اترا یہاں تک کہ عمر کے خلاف اس کے بغاوت کرنے اور ان دونوں کے حالات خراب ہونے کی اطلاع آ گئی جسے ہم بیان کریں گے۔

فصل

عامر کے بغاوت کرنے اور اس کے بعد وزیر بن ماسی کے بغاوت کرنے کے حالات

جب جبال مصامدہ اور مراکش کی غربی جانب اور اس کے قرب وجوار کے مضافات پر عامر بااختیار ہو گیا اور انہیں اپنے لئے مخصوص کر لیا تو اس نے اپنے کام کے لئے ابوالفضل بن سلطان ابی سالم کو مقرر کیا اور اس نے اس کا بار اٹھا لیا اور اس کے معاملے کو کافی ہو گیا اور غربی جانب آزاد حکومت کی طرح ہو گئی اور بنی مرین میں سے جو لوگ حکومت سے کشاکش کرتے تھے انہوں نے اپنے چہرے اس کی طرف پھیر دیے اور اس کی پناہ لے لی تو اس نے انہیں حکومت سے ہٹا دیا اور ان میں سے کچھ سردار اس کے پاس آ گئے اور انہوں نے اسے عبدالمؤمن کے آنے کا اشارہ کیا اور یہ کہ وہ ابوالفضل سے نسب اور قیام امر اور بنی مرین کے اس کی طرف میلان کے لحاظ سے نمائندگی کے لئے نہایت اچھا ہے تو اس نے اسے بلایا اور اس نے عمر کو بتایا کہ اس سے وہ اپنے مفاد اور عبدالمؤمن کے ساتھ فریب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس نے اس ساری بات کو عمر کی طرف منسوب کر دیا تو وہ اس سے پریشان ہو گیا اور آخر کار السبیع بن موسیٰ بن ابراہیم جو عبدالحلیم کا وزیر تھا اس کے پاس آ گیا اور اس نے اپنے ہمرازوں میں پردہ اٹھایا اور اس کی طرف فوج بھیجی اور اپنی حکومت کے باشندوں سے پریشان ہو گیا اور اسے وزیر مسعود بن ماسی کے اس خط کے متعلق پتہ چلا جس میں اس نے اس سے دوستی اور خیر خواہی کا اظہار کیا تھا تو اس نے نامہ بردار کو گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا تو مسعود بگڑ گیا اور اسے بنی مرین کے ان ساتھیوں نے جو اسے خروج کرنے اور عمر کے ساتھ امارت کے بارے میں جھگڑا کرنے کے لئے ڈھونڈتے پھرتے تھے اکسایا' اور اسے ان پر فتح کا وعدہ دیا پس اس کا پڑاؤ فاس کے باہر زیتون ٹیں ربیع کے درمیان سیر کا تو ریہ کر کے متحرک ہو گیا اور ماہ رجب ۷۵ھ میں زمین سرسبز ہو گئی اور اس کے ساتھیوں نے اس کے پڑاؤ میں خیمے لگائے اور جب ان کی فوج مکمل ہو گئی اور اس نے خروج کا عزم کر لیا تو وہ مخالفت کی ناشائستہ باتیں کرتا ہوا کوچ کر گیا اور اس نے وادیٔ نجا میں ان لوگوں کے ساتھ جو بنی مرین میں سے اسے خروج کے لئے تیار کرتے تھے پڑاؤ کر لیا پھر وہ مکناسہ کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے عبدالرحمٰن بن علی بن یغلوس کو بیعت کے لئے تادلہ آنے کے لئے لکھا حالانکہ وہ سجلماسہ سے ان کے پلٹ جانے کے بعد وہاں سے چلا گیا تھا اور عبدالمؤمن سے پیچھے رہ گیا۔

عامر کا ان کی طرف فوج بھیجنا: اور عامر نے ان کی طرف فوج بھیجی تو انہوں نے اسے شکست دی پھر وہ بنی دنکاسن کے پاس چلا گیا تو اس نے اس کی طرف ابن ماسی اور اس کے اصحاب کو بھیجا تو وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور عمر نے اپنے سلطان محمد بن ابی عبدالرحمٰن کو نکالا اور کدیۃ العرائس میں پڑاؤ کر لیا اور عطیات دیے اور کمزوریاں دور

کیں اور پھر وادی نجا کی طرف کوچ کر گیا تو مسعود اور اس کی قوم نے اس پر شب خون مارا تو وہ اور اس کی فوج اپنے مراکز پر ڈٹے رہے یہاں تک کہ تاریکی چھٹ گئی اور وہ ان کے آگے بھاگ اٹھے تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا اور ان کی فوج تتر بتر ہوگئی اور لوگوں نے سلطان اور اس کے وزیر عمر کے ساتھ جو سودے بازی کی تھی اور اس کی اطاعت سے وابستگی کا جو عہد کیا تھا وہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا' پس وہ خوف زدہ ہوگئے اور مسعود بن ماسی بن رحو تادلا چلا گیا اور امیر عبدالرحمٰن بن ونکاسن کے بلاد میں چلا گیا اور عمر اور سلطان الحضرۃ میں اپنی اپنی جگہوں پر لوٹ آئے اور بنی مرین کے مشائخ مہربانی کے خواہاں ہوئے اور اس کی طرف پلٹ آئے اور اس نے انہیں معاف کر دیا اور ان کی دوستی چاہی اور ابوبکر بن حمامہ نے عبدالرحمٰن بن ابی یغلوس کی دعوت کے ساتھ وابستگی اختیار کر لی اور اسے اس کی نواح میں قائم کیا اور موسیٰ بن سید الناس نے اس دعوت پر اس کی بیعت کی اور اس کی قوم وزیر عمر کے پاس چلی گئی اور انہوں نے اس سے ابوبکر بن حمامہ پر حملہ کرنے کا وعدہ کیا پس وہ اٹھا اور اس کے بلاد پر غالب آ گیا اور اس کے قلعے ونکاوان میں داخل ہو گیا اور وہ اور موسیٰ کا داماد بھاگ گئے اور انہوں نے اپنے سلطان عبدالرحمٰن کو چھوڑ دیا اور اس سے عہد شکنی کی اور حاکم فاس کی اطاعت کی طرف واپس آ گئے اور وہ سلطان ابوحمو کے ہاں اترا' جس نے اس کی غایت درجہ تکریم کی اور اس کا وزیر مسعود بن ماسی دیر چلا گیا اور اس کے امیر محمد بن زکزاز کے ہاں اترا جو اس سرحد کا حاکم تھا اور اس نے تلمسان سے امیر عبدالرحمٰن کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ موقع پا کر اس کا تعاقب کرے اس نے مغرب میں بیٹھ کر اس سے فائدہ اٹھانے کا خیال کیا مگر ابوحمو نے اس کی بات نہ مانی تو وہ بھاگ کر ابن ماسی اور اس کے اصحاب کے پاس چلا گیا تو انہوں نے اسے امیر مقرر کر لیا اور تازی پر چڑھائی کر دی اور وزیر نے فوجوں کے ساتھ ان پر حملہ کیا اور تازا میں اترا اور وہ اس سے جنگ کرنے کے لئے معترض ہوئے تو اس نے ان کی فوج کو منتشر کر دیا اور انہیں الٹے پاؤں جبل دبر کی طرف واپس کر دیا اور ان کے درمیان وترمار بن عریف ولی الدولہ نے' کشاکش سے ان کی لگام پکڑنے اور امارت کی جستجو سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارے میں چغلی کھائی اور یہ کہ وہ جہاد کے لئے اندلس چلے جائیں پس عبدالرحمٰن بن ابی یغلوس اور اس کا وزیر ابن ماسی غساسہ سے ۷۶۷ھ کے آغاز میں چلے گئے اور فضا ان کے شور و غل اور عناد سے خالی ہو گئی اور وزیر واپس آ گیا اور مراکش پر فوج کشی کی جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

وزیر عمر اور اس کے سلطان کے مراکش پر حملہ کرنے کے حالات

جب عمر' مسعود اور عبدالرحمٰن بن ابی یغلوس کے معاملے سے فارغ ہو گیا تو اس نے مراکش کی جانب توجہ کی اور عامر بن محمد نے وہاں بغاوت کر دی اور اس نے اس کی طرف جانے کی نیت کر لی پس اس نے عطیات دیے اور عامر سے

جنگ کرنے کے لئے سفر کرنے کا اعلان کر دیا اور کمزوریاں دور کیں اور جب ۷۶۷ھ میں اس کی طرف کوچ کر گیا اور عامر اور اس کا سلطان ابوالفضل جبل کی طرف چلے گئے اور وہاں پناہ لے لی اور اس نے عبدالمؤمن کو قید خانے سے رہا کر دیا اور اس کے لئے آلہ نصب کیا اور اسے ابوالفضل کے تخت کے سامنے تخت پر بٹھایا جس سے وہ وہم میں ڈالنا چاہتا تھا کہ اس نے اس کی بیعت کر لی ہے اور یہ کہ اس نے اس کی امارت کو پختہ کر دیا ہے اس طرح وہ بنی مرین سے بچنا چاہتا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ ان کا میلان اس کی طرف ہے اور وہ اس کے انجام سے خوف زدہ ہو گیا پس اس نے اس سے نرمی کے ساتھ بات کی اور خطاب میں نرم رویہ اختیار کیا اور حسون بن علی الصنیجی نے ان کے درمیان صلح کی چغلی کھائی تو جو وہ چاہتا تھا اس کے لئے عمر ضامن ہو گیا اور فاس کی طرف واپس آ گیا اور عامر نے عبدالمؤمن کو اس کے قید خانے میں واپس کر دیا اور حالات پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو گئے یہاں تک کہ انہیں اطلاع ملی کہ وزیر نے اپنے سلطان کو قتل کر دیا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

سلطان محمد بن عبدالرحمٰن کے وفات پانے اور عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن کی بیعت ہونے کے حالات

اس سلطان پر اس وزیر عمر کے قابو پانے کا معاملہ بھی عجیب ہے یہاں تک کہ وہ بچوں کی طرح اسے روک دیتا تھا اور اس نے اس پر جاسوس اور نگران مقرر کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ اس کی بیویاں اور اس کے محل کے آدمی بھی اس کے جاسوس تھے اور سلطان اکثر اپنے شراب نوش رفیقوں اور اپنی مخصوص بیویوں کے ساتھ غم سے لمبے لمبے سانس لیا کرتا تھا' یہاں تک کہ ایک روز اسے وزیر کے قتل کرنے کی سوجھی اور اس نے غلاموں کی ایک مخصوص پارٹی کو اس بات کا حکم دے دیا' پس اس بات کی چغلی ہو گئی اور ایک بیوی نے جو اس پر جاسوس مقرر تھی وزیر کو اس کی اطلاع دی تو اسے اپنی جان کا خوف لاحق ہوا اور وہ قابو پانے اور حکومت پر کنٹرول کرنے میں اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ سلطان کی خلوتوں اور بیویوں کا پردہ اس سے اٹھا ہوا تھا پس وہ اپنے خواص کے ساتھ اس کے پاس گیا تو وہ اپنے شراب نوش رفیقوں کے ساتھ شراب پی رہا تھا پس اس نے ان کو اس کے پاس سے بھگا دیا اور اسے زور سے دبوچ لیا یہاں تک کہ وہ مر گیا اور انہوں نے اسے غزلان کے باغ کے کنوئیں میں پھینک دیا اور اس نے خواص کو بلا کر اس کی جگہ دکھائی کہ وہ اپنی سواری کے جانور سے گر پڑا ہے اور وہ اس کنوئیں میں شراب سے مخمور پڑا تھا اور یہ محرم ۷۶۸ھ کے آغاز کا واقعہ ہے جب اس کی خلافت پر چھ سال گزر چکے تھے اور اس نے اسی وقت عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن کو بلایا جو قصبہ کے ایک گھر میں وزیر کے نگرانوں کی حراست میں تھا کیونکہ سلطان محمد اس کے

حکومت کے نمائندہ ہونے کی وجہ سے غیرت کھا کر اس کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

عبدالعزیز کی محل میں آمد: پس وہ محل میں آیا اور بادشاہ کے تخت پر بیٹھا اور بنی مرین اور خواص و عوام کے لئے دروازے کھول دیئے گئے اور انہوں نے اس کی اطاعت کرتے ہوئے اس کا ہاتھ چومنے میں ازدحام کیا اور اس کا کام مکمل ہو گیا اور وزیر نے اسی وقت مراکش کی طرف افواج بھیجنے میں جلدی کی اور عطیات کا اعلان کر دیا اور فوجی سپاہیوں کا وظیفہ خواروں کا رجسٹر کھول دیا اور ضروریات کو پورا کیا اور اپنے سلطان کے ساتھ ماہِ شعبان میں فاس سے کوچ کر گیا اور تیزی کے ساتھ مراکش کی طرف گیا اور عامر بن محمد کے ساتھ جبل ہنتاتہ میں اس کے پہاڑ میں جنگ کی اور اس کے ساتھ امیر ابوالفضل بن سلطان ابی سالم اور عبدالمؤمن بن سلطان ابو علی بھی تھے' جسے اس نے اسی طرح قید سے رہا کیا اور اسے اپنے عم زاد کے مقابل بٹھایا اور اس کے لئے آلہ بنایا اور وہ اس کی پہلی حالت کے بارے میں مصنوعی باتیں کرنے لگا پھر اس کے اور عمر کے درمیان صلح کی کوشش ہوئی اور صلح ہوگئی اور وہ اپنے سلطان کے ساتھ ماہِ شوال میں فاس کی طرف پلٹ آیا اور اس کے بعد اس کی وفات ہوگئی جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

فصل

وزیر عمر بن عبداللہ کے قتل ہونے اور سلطان عبدالعزیز کے خودمختار امیر ہونے کے حالات

سلطان عبدالعزیز پر عمر کا بہت قابو تھا پس اس نے اپنے معاملے میں دخل اندازی کرنے سے روکا اور لوگوں کو بھی منع کیا کہ وہ اپنے معاملات کے لئے اس کے پاس نہ جائیں اور اس کی ماں محبت اور خوف کے باعث اس کے بارے میں خوف زدہ رہتی تھی اور جب عمر نے اپنی عمارت سنبھالی اور اس پر قابو پا لیا تو وہ سلطان ابوعنان کی دختر کے رشتہ کے بارے میں ان کی طرف مائل ہوا اور اس کی شرط کو لازم ٹھہرایا اور سلطان کے پاس چغلی کی گئی کہ عمر لامحالہ اسے دھوکے سے قتل کرنے والا ہے اور اس کے ساتھ یہ بات بھی شامل کر لی کہ عمر نے سلطان کو اشارہ کیا ہے کہ وہ اپنے محل کو چھوڑ کر قصبہ کی طرف چلا جائے پس اس نے مضطر ہو کر عہد شکنی کی اور اسے قتل کرنے کے عزم کر لیا اور اپنے گھر کے کونوں میں جوانوں کی ایک پارٹی کو چھپا دیا اور انہیں اس پر حملہ کرنے کے لئے تیار کیا پھر اس نے اسی سال اسے اپنے گھر میں مشورہ کے لئے بلایا تو وہ اس کے ساتھ داخل ہوا اور خصی غلاموں نے اس کے پیچھے سے محل کا دروازہ بند کر لیا پھر سلطان نے اس سے سخت کلامی کی اور اسے ملامت کی اور گھر کے کونوں سے نکل کر جوان اس کے قریب ہو گئے اور انہوں نے اسے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس نے اپنے خواص کو

آواز دی جہاں سے اس نے ان کو اپنی آواز سنا دی تو انہوں نے دروازے پر حملہ کر دیا اور اس کی بندش کو توڑ دیا اور انہوں نے اس کو خون میں لت پت دیکھا تو پیٹھ پھیر گئے اور محل سے باہر نکل گئے اور خوف زدہ ہو گئے اور سلطان اپنی نشست گاہ کی طرف آیا اور اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنے خواص کو بلایا اور بنی مرین میں سے عمر بن مسعود بن مندیل بن حمامہ اور خواص میں سے شعیب بن میمون بن وردان اور موالی میں سے یحییٰ بن میمون بن مصمود کو رئیس بنایا اور ۱۵ ذوالقعدہ ۷۶۸ھ کو اس کی بیعت مکمل ہو گئی اور اس نے علی بن وزیر عمر اور اس کے بھائی اور چچا اور ان کے نوکروں اور ان کی جماعت کو گرفتار کر لیا اور قید کر دیا یہاں تک کہ چند راتوں بعد انہیں قتل کر دیا اور ان کی بیخ کنی کر دی اور پُر امن اور پُر سکون ہو گیا اور بھاگنے والوں کو اپنی امان دی اور ان سے خوش ہوا پھر اس نے کچھ دنوں بعد سلیمان بن داؤد اور محمد السبیع کو گرفتار کر لیا جنہیں عمر سے بہت دوستی تھی پس اس نے دونوں کو شک کی وجہ سے قید کر دیا اور ان دونوں کے متعلق میں کسی چیز کے بارے میں اس کے پاس شکایت کی گئی تو اس نے ان کو قید خانے میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ دونوں مر گئے اور اس نے ان دونوں کے ساتھ علال بن محمد اور شریف ابوالقاسم کو ان کے ساتھ صحبت رکھنے کے شک کی وجہ سے قید کر دیا پھر اس نے ابن الاحمر کے وزیر ابن الخطیب کی سفارش پر ان دونوں پر احسان کیا اور انہیں دور بھجوا دیا پھر اس نے اپنے اختیار کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی اور خواص اور راز داروں کو اپنی حکومت میں اپنی اجازت کے بغیر کسی چیز میں دخل اندازی کرنے سے روک دیا اور وزیر کے اختیار کے چند ماہ بعد شعیب بن میمون فوت ہو گیا پھر یحییٰ بن میمون بھی فوت ہو گیا۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

فصل

ابوالفضل بن مولیٰ ابی سالم کے بغاوت کرنے پھر سلطان کے اس پر حملہ کرنے اور وفات پانے کے حالات

جب سلطان عبدالعزیز نے عمر بن عبداللہ کو جو اس پر متغلب تھا قتل کر دیا تو ابوالفضل بن سلطان ابی سالم کو بھی عامر بن محمد کے متعلق اسی قسم کی بات سوجھی کیونکہ وہ بھی اس پر متغلب تھا اور اس کام پر اس کے خواص نے اسے اکسایا جس سے عامر ڈر گیا اور اپنے گھر میں بتکلف بیمار بن گیا اور اس نے اس سے جبل میں اپنی پناہ گاہ کی طرف جانے کی اجازت طلب کی

کہ وہاں اس کے اقارب اور بیویاں اس کی تیمارداری کریں اور وہ اپنے مددگاروں کے ساتھ کوچ کر گیا اور ابوالفضل اس پر قابو پانے سے مایوس ہو گیا اور اس کے خواص نے اسے عبدالمؤمن سے راحت حاصل کرنے پر اکسایا اور عامر کی واپسی سے کچھ راتوں بعد ایک شب ابوالفضل شراب سے مدہوش تھا اور اس نے نصاریٰ کی فوج کے سالار کو اطلاع بھیجی اور حکم دیا کہ عبدالمؤمن کو قصبہ مراکش میں اس کے قید خانے میں قتل کر دے پس وہ اس کا سر اس کے پاس لے آیا اور عامر کو بھی خبر مل گئی تو وہ خوف زدہ ہو گیا اور اس کے شر سے بچنے پر اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنی بیعت سلطان عبدالعزیز کے پاس لے کر گیا اور اسے ابوالفضل کے خلاف اکسایا اور اسے مراکش کی حکومت میں رغبت دلائی اور اسے مدد دینے کا وعدہ کیا پس سلطان نے مراکش پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا اور لوگوں میں عطیات کا اعلان کر دیا اور اپنی روانگی کے اسباب کو پورا کیا اور ۷۶۹ھ میں فاس سے روانہ ہو گیا اور عبدالمؤمن کی وفات کے بعد ابوالفضل خود مختار بن گیا اور اس نے طلحہ نوری کو وزیر بنایا اور اپنی علامت محمد بن محمد مندیل کتانی کو سپرد کی اور مبارک بن ابراہیم بن عطیہ الخلطی کو اپنا مشیر بنایا پھر اس نے کتانی کی شکایت پر طلحہ نوری کو واپس بھیجا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس نے عمر کے مقابلہ پر اعتماد کیا اور جب اس کام کے لئے وہ مراکش سے روانہ ہوا تو اسے اطلاع ملی کہ سلطان عبدالعزیز اس کی طرف آ رہا ہے تو اس کا پڑاؤ منتشر ہو گیا اور وہ تادلہ چلا گیا تاکہ وہاں بنی جابر کے پہاڑ میں پناہ لے لے اور سلطان اپنی فوجوں کو مراکش سے ہٹا کر اس کی طرف لایا اور اس سے مقابلہ کیا اور اس کی ناکہ بندی کر دی اور اس سے جنگ کی۔ پس اس نے اس کی فوج کو شکست دی اور بنی جابر کے بعض آدمیوں نے اس شرط پر کہ وہ انہیں مال دے جنگ کے روز اس کے میدان میں کھلبلی ڈال دینے کے لئے سازش کی تو انہوں نے ایسے ہی کیا۔

ابوالفضل کی فوجوں کو شکست: اور ابوالفضل کی فوجیں شکست کھا گئیں اور اس نے اس کے مددگاروں کو پکڑ لیا اور مبارک بن ابراہیم کو سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے قید کر دیا یہاں تک کہ اس نے اپنی وفات کے قریب عامر کے ساتھ اسے قتل کر دیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور کتانی معلوم نہیں کس طرف بھاگ گیا پھر وہ عامر بن محمد کے پاس چلا گیا اور ابوالفضل ان کے پیچھے قبائل ضاکہ سے جا ملا اور بنی جابر میں سے سلطان کے مددگاروں نے ان سے سازش کی اور اس کے سپرد کرنے کے بارے میں انہوں نے ان کو بہت مال دیا تو انہوں نے اسے سپرد کر دیا اور سلطان نے اپنے وزیر یحییٰ بن میمون کو ان کی طرف بھیجا تو وہ اسے قیدی بنا کر لے آیا اور سلطان نے اسے بلا کر ڈانٹ ڈپٹ کی اور اپنے نزدیکی خیمے میں اسے قید کر دیا اور پھر زور سے بھینچ کر اسے مار دیا اور اس کی وفات مراکش پر آٹھ سال امارت کرنے کے بعد رمضان ۷۶۹ھ میں ہوئی اور سلطان نے عامر کی اطاعت کا امتحان لینے کے لئے اسے اطاعت کرنے کا پیغام بھیجا تو اس نے انکار کیا اور اعلانیہ مخالفت کی یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

فصل

وزیر یحییٰ بن میمون بن مصمور کی مصیبت اور اس کے قتل کے حالات

یہ یحییٰ بن میمون ان کی حکومت کے جوانوں میں سے تھا اور اس نے سلطان ابوالحسن کی حکومت میں پرورش پائی اور اس کا چچا علال اس کے باپ کے ساتھ عداوت رکھنے کی وجہ سے اس کا دشمن تھا اور جب سلطان ابوعنان' اپنے باپ کی حکومت پر جھپٹا تو اس نے بقیہ ایام میں اس یحییٰ کو چن لیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عمر اس کی وفات کے روز مر گیا تھا اور اس نے اس یحییٰ کو بجایہ کا عامل مقرر کیا اور یہ ہمیشہ وہیں رہا یہاں تک کہ موحدین نے اسے اس وقت گرفتار کر لیا جب انہوں نے بجایہ کو اس کے ہاتھ سے چھڑایا اور یہ تونس آ گیا اور مدت تک وہاں قید رہا پھر انہوں نے اسے عمر کے زمانے میں مغرب کی طرف بھیج دیا تو اس نے اسے چن لیا اور جب سلطان عبدالعزیز نے اسے اپنی وزارت پر مقرر کیا تو یہ بڑا غیرت مند' بڑا دانا' سخت عداوت والا اور تیز دھار والا تھا اور اس کے چچا علال نے جب کہ سلطان نے اُسے قید سے آزاد کر دیا تھا اس کی اجازت سے اسے ہٹا دیا اور اس نے اُسے اپنے سامنے متصرف بنا دیا' پس اس نے سلطان کے سامنے یحییٰ کی خودسری کو پیش کیا اور اسے اس کے حال سے ڈرایا اور اسے یہ بات پہنچائی کہ وہ دعوت کو آلِ عبدالحق کے القرابۃ کے ایک آدمی کی طرف منتقل کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ اس نے اس بارے میں نصاریٰ کی فوج کے سالار سے ساز باز کی ہے اور وزیر کو تکلیف پہنچی جس سے وہ سلطان کی مجلس سے رک گیا پس لوگ اس کی ملاقات کو گئے اور نصاریٰ کے سالار اس کے دروازے پر بیٹھ گئے تو اسے ان کے معاملے میں شک پڑ گیا اور اسے ان کے بیٹھنے سے معاملے کے متعلق یقین ہو گیا پس سلطان نے اپنے خواص میں سے ایک آدمی کو بھیجا جس نے اسے گرفتار کر لیا اور اس نے اسے قید خانے میں ڈال دیا پھر دوسرے روز اسے مقتل میں لے جایا گیا اور نیزے مار مار کر قتل کر دیا اور تہمت لگانے والوں نے القرابۃ اور فوج کے سالاروں کو قتل کر دیا اور وہ سب قتل ہو گئے اور دوسروں کے لئے عبرت بن گئے۔